UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226259
UNIVERSAL
LIBRARY

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

بعد سد کہ از تصنیفات جناب مولانا شیخ محمد عبید اللہ مدظلہ مضامین دلگیر خاطر سید المشرب

تحفۂ هند

بفرمایش مولوی عبد الحق صاحب بتصحیح و تحشی جدید صاحب ممدوح بنا بر فائدۂ خاص و عام

در مطبع فاروقی دهلی معظم طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر اوس پاک ذات کا کس زبان سے ادا ہو سکے کہ جسنے رنگا رنگ مخلوقات کو پیدا کر کے آدمی کو سب سے اشرف
بنایا اور اسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکے وسیلے سے حق کو ناحق سے جدا کر کے اپنے
مالک کی معرفت حاصل کرے اور اگر اس نورانی چراغ کو گرد اور غبار خواہش نفسانی سے بچا کر اسکی روشنی مین
طرح طرح کے دینوں اور مذہبوں پر نظر کرے اور غور اور فکر اور انصاف سے دیکھے تو بیشک سچے دینوں اور مذہبوں
مذہبوں سے بیزار اور سچا دین حاصل کر کے مرضی پروردگار کا مطیع ہو جاوے اور جو کہ سبب ہونے بنیاد انسان
کے غفلت پر جدا ہونا اس سچے موتی یعنی عقل کا تاریکی نفسانیت سے بہت مشکل ہے اسواسطے ہو جب حکمت کاملہ
اپنی کے حضرات انبیا علیہم السلام کو سب کا مرشد اور راہ نما بنا کر بھیجا تا کہ دین پاک کو سب گندے دینوں سے
جدا کر کے عام و خاص کو رہنمائی کریں اور سر سبز دشمن اور کفر سے نکال کر مومن اور دیندار بنا دین خصوصاً
ہمارے پیشوا سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان
کی ہدایت کے لئے بھیجا کہ ہم سب کو باپ اور دادا کی رسمون کے اندھیرے سے نکال کر سیدھی راہ پر
ہدایت کی اور ماں باپ سے زیادہ مہربانی فرما کر ادنی ادنی نفع اور نقصان دین اور دنیا کا بتا دیا فرمانبرداری
سبون اوس مربی مہربان کے نہ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد کہتا ہے بندہ محمد عبید اللہ بیٹا منشی کوٹے مل متوطن قصبہ بانگل کا کہ یہ فقیر اردگرد

میں اپنے باپ کے جیتے جی گرفتار دین بت پرستی کا تھا اتنے میں رحمت الہی نے ہاتھ پکڑ کر بچایا یعنی دین اسلام کی خوبیاں اور
ہندوؤں کے دین کی قباحتیں میرے دل پر کھل گئیں اور دل و جان سے دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنے آپ کو
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبرداروں میں گن لیا اور پھر دوبارہ عقل خداداد نے مشورہ دیا کہ دین اور
مذہب کی تحقیق میں کہ ہمیشہ کے آرام یا ہمیشہ کے عذاب اسی پر موقوف ہے غفلت کرنا اور بے تحقیق صرف باپ دادا
کی رسم سے گمراہی کے جال میں پھنسے رہنا کمال نادانی ہے یہ سوچ کر کے مشہور اور رواجی دینوں کا
حال دریافت کرنے لگا اور بدون رعایت کسی دین کے ہر مذہب میں فکر اور غوض کیا ہندوؤں کے دین کو بخوبی
تحقیق کیا اور اُنکے بڑے بڑے پنڈتوں سے گفتگو کی اور دین نصاریٰ کے اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا اور
دین اسلام کی کتابیں بھی دیکھیں اور عالموں سے بات چیت رہی اور سب دینوں کو بنظر انصاف بغیر لگاؤ
کسی دین کے سوچا اور خوب جانا سبکو غلطی اور گمراہی پر پایا سوائے دین اسلام کے کہ خوبی اسکی اچھی طرح
ظاہر ہوگئی پیشوا اس دین کے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیوں اور اخلاق کے
ساتھ موصوف ہیں کہ زبان اوسکے بیان سے عاجز ہے اور اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس
دین کے اندر ہیں جو کوئی معلوم کرتا ہے خود ہی جان لیتا ہے سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اسکی ایسی نہیں ہے
کہ جسمیں معبود حقیقی کی طرف توجہ نہ ہو الحاصل اللہ کی عنایت سے حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اوجالے اور
اندھیرے کے جدا جدا ہوگیا کہ ہر چند کہ بہت مدت سے دل ساتھ نور اسلام کے منور اور موحد ساتھ کلمہ شہادت
کے معطر تھا لیکن نفس اور شیطان نے عیش و آرام دنیائے بے بنیاد کی زنجیر دین میں مکڑ رکھا تھا اور مدت
تک حال ظاہری رسوم کفر سے خراب رہا آخر بدیہ توفیق الہی کا بزبان حال فرمانے لگا کہ اس گونگے بہرے کو
کب تلک پردہ کی صندوقچہ میں اور اس عطر راحت افزا کو کہاں تک حجاب کے صندوقچہ میں رکھیگا اس موتی کو گلے کا
ہار بنانا چاہیے اور اس عطر کی خوشبو سے فائدہ اٹھانا ہی چاہیے آؤ علماے باعمل نے بھی فتوا دیا کہ
دین اسلام کو چھپانا اور لباس اور وضع کفار کی رکھنا جہنم کو پہنچاتا ہے سو الحمد اللہ کہ سن بارہ سو چوبیس ہجری میں
دن مبارک عید الفطر کے آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سے نکلکر جلوہ گر ہوا اور بھائی مسلمانوں کے ساتھ عید
کی نماز ادا کی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ مُحَمَّدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ اور مدت سے یہ خیال تھا کہ واسطے

فائدہ عام کے بیان حقیقت دین اسلام اور ملت ہنود مین کچھ لکھا جاوے کہ کوئی صاحب عقل انصاف
کی نظر سے دیکھے حق اور باطل اُسپر کھلجاوے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹھ ہجری مین یہ
رسالہ مختصر مسمی بہ **تحفۃ الہند** تمام ہوا اور بدیسیانہ چھاپہ خانہ مین چھاپا گیا لیکن چونکہ اسمین
بعضے الفاظ اور عبارات مشکل تھی اور ہر کسی کے سمجھ مین نہ آتی تھی لہذا حالات عجیبہ بعضے بندگان
کے جیسے برادر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب وغیرہ کہ بعد طبع اس رسالہ کے دولت اظہار اسلام کو پہنچے تھے
اسمین درج کرنے مناسب تھے سو باشارہ بعضے یاران منعمی مثل مولانا و اولانا جناب لوی شیخ محمد حسین صاحب
متوطن مضیبنت اور شفیق رفیق جناب میر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیض مآب حافظ محمد اسمعیل صاحب
متوطن قصبہ جھنجانہ وغیرہم کے اس کتاب کے بعضے مشکلات کو آسان کرکے اور بعضی عبارات بدون فوت
ہونے مطلب کے کم زیادہ کرکے اور بعضے مضمون اور قصے عجائب کہ خوبی اُنکی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے
اسمین شامل کرکے مطبع مصطفائی دہلی مین باہتمام مصدر اخلاق مجمع اشفاق فرید عصر وحید زمان محمد حسین خان
صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف رہتے ہین سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین بار دیگر
بہزار صحت مطبوع ہوا تھا جو کہ نسخے قلیل طبع ہوئے تھے اور طالبون کے کثیر تھے بقول شخصے یک نار صد بیمار
تب برادر **محمد عبدالقادر** نے کہ جنکے اوصاف صفحہ ۱۴ مین مذکور ہین اپنی فرمائش سے مطبع ہاشمی مین باہتمام
محمد ہاشم علی کے سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین بار سوم بہزار صحت الفاظ و حروف مطبوع کرایا اور یہ رسالہ مرتب ہوا چار
باب اور ایک خاتمہ پر **پہلا باب** اعتقاد کے بیان مین **دوسرا باب** عبادات مین **تیسرا باب** معاملات مین
چوتھا باب ہندؤن کے اعتراضون کے جواب مین **خاتمہ** مسیح بیان خوبیون دین اسلام کے اب دانایان
صاحب شعور سے امیدوار ہون کہ تعصب اور طرفداری کو یکطرف رکھکے بدون عایت کیکے اس کتاب مین غور
اور فکر سے نظر کرین جب حقیقت حال کھلجاوے تو حق کے قبول کرنے اور ناحق کے جھوڑنے مین دیر نفرماوین اور
صرف باپ دادا کی پیروی سے گمراہی کے جنگل مین آوارہ نہ پھین خیال کرنا چاہیے کہ حق تعالے نے گو ہر شعور
آدمی کو صرف اپنی پہچان کے لئے بخشا ہے تو اس صورت مین لازم ہے کہ دین کے اختیار کرنے مین کسی تقلید کا گرفتار نہ رہے
بلکہ جسطرح دنیا کے کامون مین کہ بلد فنا ہونیوالی ہے کمال فکر اور دور اندیشی کے ساتھ کاروبار کرتا ہے جس

لہ جو کوئی اس کتاب مین اگر بیان دین محمد کا اور بعضے رسوم جو ذکر کے سلمانون کا کہین دیا ہے مین

۴ سہ رسالہ ہذا کے بعد بعضے رسالہ جات اسلامیہ بھی بار اول مطبع ہاشمی مین بہ ہتمام مذکور بہ ہزار صحت طبع ہوئے ہین

صورت مین تھوڑا سا نقصان اپنا جانا ہی تو اُس صورتمین کسی اپنے اور بیگانے کی نہین سنتا ویسے ہی بلکہ
زیادہ اُس سے دین کے کامو مین بھی کہ اوسکا فایدہ مخفیہ رہنے والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجا لاوے اور
اندھون اور بادلون کیطرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوے مبادا کہ اس غفلت اور ناوانی ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہوے
ع غم دین خور کہ غم غم دین است + ہمہ غمہا فرو تر ازین ہست + غم دنیا مخور کہ بیہودہ ہست + ہیچکس در جہان
نیاسودہ ہست + اکثر ہندون کو کہتے سُنا ہی کہ اپنا دہرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کے دانہ کے برابر اور دوسرا
دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کے برابر ہو جب بھی اپنا دہرم نہ چھوڑے لیکن تعجب ہی کہ یہ قاعدہ صرف دین اور
دہرم کے مقدمہ مین جاری کرتے ہین اور دنیا کے اکثر کامون مین بزرگونکی پیروی کا خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسی کا
باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت
کرکے دولتمندی اور نام آوری کو چھوڑ دین بلکہ طرح طرح سے پرائے مال و دولت کے حاصل کرنیمین نہایت محنت اور کوشش
کرتے ہین اور دین کے امر مین ہرچند کہ اپنے مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن
ہو جاوے اُسوقت جھوٹا عذر بزرگون کی پیروی کا پیش لاتے ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا جاوے
سوا اسکے کہ ان لوگون نے دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجھ رکھا ہی حال آنکہ مذہب ہندون کے
ہی بلکہ تمام دینون کے نزدیک دنیا کے عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کے آگے کچھ حقیقت ہی نہین رکھتا
دنیا ہیچست و کار دنیا ہمہ ہیچ + ای ہیچ زہر ہیچ در ہیچ ہیچ + اللہ تعالےٰ فرماتا ہی وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا
لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے
جی بہلانا اور کھیلنا اور بچھلا گھر جو ہی سو یہی ہی جینا اگر یہ سمجھ رکھتے ہین اور مطلب کے شروع پہلے کتنی التماس کیجیے
خدمت یکنے والون اس رسالہ کے کرتا ہون پہلا التماس ہندون کے بزرگونکی روایات اور حکایات کہ اس
کتاب مین لکھی گئی ہین ایسا اور بہت سے قصے انکی پوتھیون مین موجود ہین یہان تمہونے سے بطور نمونہ کے لکھے گئے
لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کے بعضے ہندو بعضی اُن حکایات سے صاف انکار کر جاتے ہین اور اکثر اہل اسلام
کہ انکی کتابون سے واقف نہین ہین اُسکے جواب مین چپ ہو جاتے ہین اسواسطے مناسب ہی کہ وقت گفتگو کے
اول سرسری بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کے اُن حکایات کو ہندون سے پوچھا جاوے تو صاف صاف

سچ کہدینگے جب وہ اقرار کرلینگے جو گفتگو منظور ہی سو کرینگے اور اکثر ہندو کہ اپنے مذہب سے بھی واقف نہین ہین
اسواسطے بھی اُون باتون سے انکار کردیتے ہین **دوسرا التماس** جس جگہ کہ اس کتاب مین کوئی بُرا کام
ہندوؤن کے بزرگون کے نام منسوب ہے اُسپر یقین نہ کرئیے گا کیونکہ احتمال ہی کہ شاید اُنکے بزرگون مین
بعضے اشخاص مومن اور مقبول بارگاہ الہی ہوئے ہون اور یہ باتین کہ اُنکی نسبت اُنکی پوتھیون مین لکھی ہین
صرف جھوٹ ہون اور ہوسکتا ہی کہ اس ملک مین حق تعالےٰ کی طرف سے بعضے انبیا بھی مبعوث ہوئے ہون لیکن
بہرحال جسدن سے حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین
پچھلے دین سب منسوخ ہوگئے **تیسرا التماس** جب کسی ہندو سے دین کے بابت مباحثہ کرنا منظور ہو تو اُسمین یہ بات
منظور نظر عالی رکھین کہ سچے دین کی حقیقت اور خوبی ظاہر ہوجاوے اور بھولا ہوا ہدایت پاوے اور مباحثہ سے
کوئی غرض نفسانی یا تعلقہ زبانی منظور نہو اور گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر نکرین بلکہ
اگر وہ سرسخت کلام کرے آپ صبر کرین اور اُنکے بزرگون کو خرافات اور گالی گلوچ سے یاد نکرین اسمین
کچھہ فائدہ نہین بلکہ کسی طرح کا ضرر متصور ہے **چوتھا التماس** اس کتاب مین بعضی فصلون کا مطلب موقوف
ہی بعضی فصلون دوسری پر سوچاہے کہ اول سے آخر تک ترتیب وار اس کتاب کو حتی المقدور ملاحظہ فرماوین
پانچوان التماس اکثر حکایات و قصص کو مین نے مختصر کرکے لکھا ہی تاکہ کتاب دراز نہ ہوجاوے لیکن اصلی مطلب
کو گم ہونے نہین دیا اسبات کو مضر مقصد نجانین **چھٹا التماس** غرض اس رسالہ کی تصنیف سے فقط بیان
مذہب ہنود ہی کا نہین ہے بلکہ واسطے فائدہ مسلمان بھائیون کے اکثر مسایل ضروری دین اسلام کے بھی اسمین
بیان ہوئے ہین سوچاہے کہ جو شخص اہل علم اسکے مضمون سے واقف ہون وہ سر مسلمانون کو کہ اُن پر مسئلے
ہین اسکے مضمون سے واقف کرین انشاء اللہ تعالےٰ ثواب عظیم پاوینگے اور اس کتاب مین ایسے عمدہ مسائل ضروری
بیان ہوئے ہین کہ خوبی اُنکے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے **ساتوان التماس** اس کتاب مین بعضی جگہ بہ
واسطے ضیافت طبع ناظرین گفتگو سے ظرافت آمیز بھی کی گئی ہے اس گستاخی کو معاف فرماوین اور جہان
کہین حکایات ہنود مین بیان مسخ و فجور وغیرہ کا ہی ایسے مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین
نہ سناوین **آٹھوان التماس** درود شریف پڑہ کر اس مسکین کے حق مین اور میرے اوستادون اور دوستون

۶

اور سارے مسلمان مرد اور عورتون کے حق مین دعا فرماوین کہ حق تعالی الطفیل حبیب اپنے کے دنیا اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کے واسطے دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو **مثنوی** بماند سالہا این نظم و ترتیب + زما روزہ خاک افتد بجائے + غرض نقشیست کز ما یادماند + کہ ہستی را نمی بینم بقائے + مگر صاحبدلی روزے برحمت + کند در کار این بیکس دعائے

نوان التماس اس کتاب مین اگر کہین خطا معلوم ہو اصلاح فرماوین **دسوان التماس** یہ ظاہر ہے کہ اگر دنیا اگر ہزار ہا برس عمر پائے آخر ایک دن ضرور دنیا کو چھوڑنا ہی پڑیگا سو سب بھائی مسلمانون کو چاہئے کہ موت کو یاد رکھین اور آسایش جہان گذران کو چھوڑین اور عاقبت کے سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادائے نماز و روزہ وغیرہ عبادات مالی و بدنی اور بجا آوری تمام احکام شرع شریف کے خرچ کرین اور تلاوت قرآن شریف باہنی اور مطالعہ کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح و استغفار اور درود مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور نہی منکر کرتے رہین اور واسطے تہذیب اخلاق کے مضمون کتاب احیاء العلوم اور کیمیای سعادت و منہاج العابدین وغیرہ پڑہتے سنتے رہین اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکھین اور اس برابر کوئی دولت نہین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نے سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجھ رکھا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط کرکے پکڑے جبوقت کہ میری امت بگڑ جاوے تو اس شخص کے لئے سو شہید کا ثواب ہی سو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کو سچا سمجھ کر سب سنتون کے زندہ کرنے خصوص ان سنتون کے جو ان دنون نکاح مین بہت سی کیا کرین اور بیہاجی وغیرہ رسوم بدشادی وغیرہ سے دور کرین اور موت کو یاد کرین اور جو علمای نفسانی اور طالب دنیا نہون انکی بات پر اعتماد نہ کرین اور اپنے دنیا کے سب کام مین مثلاً بیاہ شادی وغیرہ مین اتباع سنت نبوی کو ہاتھ سے نہ چھوڑین اور جو رسم باپ دادا کی سنت نبوی سے ثابت نہو اسکو ترک کرین اور حضرت کے اہلبیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحا سے محبت رکھین والسلام علی من اتبع الہدی

باب پہلا اعتقاد کے بیان مین

اسمین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی** خدا تعالی کی پہچان مین ہم مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہین کہ بیدا کرنیوالا اللہ

مالک سارے جہان کا ایک ہی اللہ اُسکا نام پاک ہی کوئی اُسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کے ہون تو
جہان کا بندوبست بگڑ جاوے اور سب بڑائیان اور کمال اوسکو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کیونکہ عیب والا
لایق خدا ہونے کی نہین ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا
کیونکہ جو خود دوسرے کا محتاج ہو تو سارے جہان کا پیدا کرنا اور سب حال کی خبر کہنی اور سب کی فریاد سُنی اور سب کو
رزق پہنچانا اور سب کی حاجت روا کرنی اُس سے کیونکر ہو سکے اور سب اللہ کے محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین
اُسے بے پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین اُسی کیطرف حاجت ہے اور خدا یتعالی ہر وقت مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ
وہ چیز اندھیرے مین ہو خواہ اُجالے مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ مین
اور ازل سے ابد تک ہر چیز کا احوال جسطرح جسوقت جس مکان مین جو کچھہ گذرا اور گذریگا خدا یتعالی کو سب معلوم ہے
یہانتک کہ ہر کسی کے دل کے بھید بھی جانتا ہی کیونکہ اگر کسی چیز کو نہ جانتا تو لایق خدائی کے نہ ہوتا اور اُس کا
جاننا آدمیون اور جنون اور فرشتون کے جاننے کے مانند نہین ہے کیونکہ ان سبکو جو کچھہ معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالے کے
بتانے سے معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہی اور کسیوقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت ۸
مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حقتعالی کو سب کچھہ آپ ہی بغیر بتلانے کسی کے اور بغیر وسیلہ
عقل اور حواس کے معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکھون کے دیکھتا ہی کوئی
چیز کسی وقت مین اُسکی نظر سے باہر نہین یہانتک کہ اندھیری رات مین چونٹی کے پانون کو بھی دیکھتا ہی
اور سب کچھہ بغیر کانون کے سنتا ہی یہانتک کہ چونٹی کے پانون کی آواز بھی سنتا ہی اور ہر کام پر قدرت
رکھتا ہی جو چاہے سو کرے فقط اُسکے ارادے سے اور ایک حکم کُن سے سارا جہان پیدا ہوا ہی اور جب چاہے ایک حکم سے
سبکو فنا کر دے اور جو کسی کام کو نہ کر سکتا تو خدائی کے لایق نہوتا اور اُسکی قدرت ایسی نہین جیسے آدمیون اور جنون
اور فرشتون کی قدرت ہی کہ سوا اسکے کہ سب اللہ کے محتاج ہین آپ کچھہ نہین کر سکتے اور اُنکی قدرت ضعیف کسیوقت
مین چلتی ہی کسیوقت مین نہین چلتی اور اللہ تعالے کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدا یتعالی نہ کسیکو چاہتا ہی اور نہ
کسی نے اُسکو چاہا اور نہ کسی کا بھائی ہی اور نہ کسی سے ناتا رکھتا ہی غرضکہ خدا یتعالی کے مانند اور کوئی چیز نہین ہے
خدا یتعالی بیچون اور بے چگون اور بے شبہہ اور بے نمون ہی اور جو کوئی کہے کہ خدا یتعالی کو آنکھون سے دیکھنا تو اس

لہ کہ ان لفظون کی کیا کیا کیا معنی ہوسکتے ہین ۱۲

جہان مین ثابت نہین ہوا پھر تمنے خدا تعالیٰ کو کسطرح سے پہچانا ہے سو اسکا جواب ہی کہ ہمنے اللہ تعالیٰ کو اُسکی
مخلوقات کو دیکھکر پہچانا ہے مثلاً رنگے ہوے کپڑے کو دیکھکر رنگریز کو جان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنے والا ہے
اور خط کو دیکھکر اُسکے لکھنے والے کو پہچان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا لکھنے والا ہے کیونکہ بنا لکھنے والے کے
لکھنا نہین ہوسکتا اور تخت کو دیکھکر بڑھئی کو پہچان لیتے ہین کہ کوئی شخص کاریگر اسکا بنانے والا ہے پھر آدمی
اِس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک پانی ہوا آگ درخت دریا پتھر لکڑی حیوان انسان
بادل مینہ پھول پھل گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکھکر اُنکے پیدا کرنیوالے کو کیونکر نہین پہچانیگا
دوسرے ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہین وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کے موافق نہین ہوتا پھر ہماری اُس مراد کو
کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹنے والا خدا تعالیٰ ہی اور آدمی یہ خیال کرے کہ تھوڑی سی مدت کے آگے اسکا نام اور نشان نہ تھا
اب تو یہ خیال کرے کہ اسوقت مین کہ موجود ہے اپنے بدن پر ایک بال نہین پیدا کرسکتا پھر اسکا نام اور نشان نہ تھا
اپنے آپکو کیونکر پیدا کرلیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا یہ آپ نہین کوئی اور ہے سوا اسکے پس وہی خدا ہے
جسنے سب کچھ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکھا کرے تو اللہ تعالیٰ کے وجود کی
شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندوؤن کے خدا یعنی ایشور کی شناخت مین بہت اختلاف ہے چنانچہ کچھ بیان اسکا
اسی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور کچھ بیان یہان بھی ہوتا ہے جاننا چاہئے کہ از روے دین
ہندوؤن کے خدا دو طور سے ہے ایک نرگن یعنی جسکو کچھ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا اور کہتے ہین کہ نرگن
اُسوقت ہوتا ہے جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہے اور اُسکی اسحالت کا بیان کچھ نہین ہوسکتا اور سرگن اسوقت ہوتا
ہے جب اُسکا پیدا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور مایا کی جنبش ہوتی ہے تو تین گن یعنی رج اور ست اور تم اُسمین ظاہر
ہوتی ہین رج کی جہت سے برہما کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہی اور ست کی جہت سے بشن کی صورت مین
ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہے اور تم کی رو سے مہادیو کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہے اور مفصل بیان
اِس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تو گویا برہما اور بشن اور رمہادیو یہ تینون دیوتے بقول
ہندوؤن کے مظہر و نائب خدا بلکہ ایک خدا کے تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار سارے جہان کے ہین

اس مقام مین ایک بات کو سمجھنا چاہیئے کہ اوّل تو سوائے اللہ کے اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا مقسم ہونا جایز ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ تینون نائب خدا اور مختار کل سارے جہان کے ہین تو عقل سلیم کے نزدیک نہایت ضرور ہے کہ یہ تینون عادل اور منصف اور اچھی صفتون سے موصوف اور بُری صفتون سے پاک ہون لیکن ہندون کے دین سے اِن تینون کے اوصاف ایسے ظاہر ہوتے ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بھی انکی بے عقلی پر ہنسے چنانچہ اسمین سے بہت ہی کم بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین **مہابھارت** مین لکھا ہے کہ اَتری مُنی کی جورو بہت نیک تھی یہ تینون یعنی برہما وشن مہادیو اُسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اُسکے دروازہ پر بھیک مانگنے گئے وہ بیچاری بھیک دینے کو باہر آئی یہ صاحب فرمانے لگے کہ ہم کیا بھوکے ہین کہ ایسی بھیک لینگے ہان اگر ہمکو اپنے گھر مین لیجا کر اور ننگی ہوکر ہمکو کھانا کھلاوے تو ہم ٹھیرے رہین وہ بیچاری اپنے خصم سے اجازت لیکر ان تینون کو اپنے گھر مین لیگئی جب کھانا کھلانے لگی اُس عورت نے اُنکے بدن پر پانی چھڑکا یہ تینون چھوٹے لڑکے بنگئے انتہیٰ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تینون بدمعاش اور دغاباز اور شہوت پرست اور عاجز ایسے تھے کہ ایک عورت کے جادو سے لڑکے بنگئے بھلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا مالک ہوسکتا ہے اور **گارتک مہاتم** اور **پدم پوران** مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ اندر دیوتا مہادیو کے درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص بدصورت سُرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا بیٹھا ہے اندر نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے یعنی مہادیو کہان ہے اُسنے اندر کی بات کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا اندر نے خفا ہوکر اُسکی گردن پر گُرز مارا وہ گُرز اُسیوقت راکھ ہوگیا اندر حیران رہگیا اور حقیقت مین وُہ شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تھا مہادیو نے چاہا کہ اندر کو جلا کر راکھ کر ڈالے اتنے مین برہسپت کہ سارے دیوتاؤن کا پیر و مرشد ہے وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنے لگا اور بہت عاجزی سے اندر اور برہسپت نے مہادیو کو سراہا تب مہادیو نے اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمہاری مرضی ہے مجھ سے مانگو اُن دونو نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ یہ غصہ کی آگ تمہاری آنکھون مین بھڑک رہی ہے اسکو دبا لیجئے مہادیو نے کہا کہ یہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو کہین اور جگہ پھینک دیتا ہون پھر مہادیو نے اُس غصہ کی آگ کو

سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہے وہان پھینک دیا وہ آگ وہان پڑتے ہی ایک لڑکے کی صورت بنگئی اور
اُس لڑکے نے رونا شروع کیا اُسکی آواز کی ہیبت سے زمین و آسمان مین بھونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نے
برہما کی تعظیم بجالاکر اُس لڑکے کو برہما کی گود مین رکھ دیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکھ دیجئے اُس سعادتمند لڑکے نے برہما
کی ڈاڑھی ایسے زور سے پکڑ کھینچی کہ برہما کی آنکھون سے جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اُسوقت برہما کی آنکھون سے جل نکلا تھا اُس
لڑکے کا نام جلندھر رکھا اور شکر دیوتا کو کہ سارے دیوتونکا گرو ہے بلاکر کہا کہ جلندھر کو سب دیوتونکا راجا بناؤ اور
برندا نام عورت سے کہ کالنیمی دیوتون کے سردار کی بیٹی ہے اُسکا بیاہ کردے شکر نے بموجب حکم برہما کے اسی طور کیا
اور جلندھر اُسیوقت جوان قوی ہیکل بنگیا اور زمین کے سارے راجاؤن اور بہادرون سے زیادہ تھا کہ کوئی اُسکے
اور دیوتا اُسکے مقابلہ کا نہ تھا تب اُسکو بہت سا تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سے نکال دیا اس بات سے
سارے دیوتاؤن نے غمناک ہوکر یہ حال برہما سے عرض کیا برہما نے اُنکو بشن کے پاس بھیجا بشن کو جلندھر کا بلا
کرانا منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا دل ہے اُسنے بشن کا یہ ارادہ دریافت کرکے یہ چاہا کہ جلندھر بغیر مہادیو اور کسکے
ہاتھ سے مارا نہین جاویگا پھر نارد نے حیلہ کیا کہ جلندھر سے جاکر کہا کہ سب اسباب بادشاہت کا تیرے گھر مین موجود
ہے لیکن پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہے جبتک تیرے ہاتھ مین آوے تو کچھ لطف نہین ہے جلندھر نے
مہادیو سے پاربتی مانگی لیکن ملی تب لڑائی کا قصد کیا چنانچہ مہادیو اور اُنکے صاحبزادے جلندھر مین سخت
لڑائی ہوئی برہما اور بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچے پر جلندھر کے آگے سب عاجز ہوے پھر بشن نے اپنے
دلمین سوچا کہ برندا جلندھر کی جورو بہت نیک اور پتی ورتی ہے جبتک اُسکی عصمت مین خلل نہ آویگا جلندھر نہین مریگا
پھر بشن نے اپنکو جلندھر کی صورت بناکر اُسکی جورو سے فعل بد کیا اِس حیلہ سے اُسکا جت توڑدیا تب جلندھر
مہادیو کے ہاتھ سے مارا گیا جب برندا جلندھر کی جورو کو بشن کا یہ فریب معلوم ہوا اُسنے بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر
کہا کہ تو پتھر بنجا بشن اُسکے سراپ سے پتھر بنگیا جسکو سالگرام کہتے ہین اور کنڈکا ندی مین جا پڑا چنانچہ اب اُس ندی
مین سے پتھرون کو لاکر پوجتے ہین آنقصہ برندا جلندھر کی جورو اِس غم سے آگ مین جلکر راکھ ہوگئی اُسکی
راکھ سے تلسی کا درخت جما چونکہ بشن نے برندا کے وصل سے بہت مزا لوٹا تھا اور برندا پر عاشق ہوگیا تھا اُسکے جل مرنے سے
بہت اُداس ہوا اور بیتاب ہوکر اُسکی بھسم یعنی راکھ پر آبیٹھا اور بیقرار ہونے لگا دوسرے دیوتاؤن نے یہ حال دیکھکر

تلسی کی پتی اُسکے سر پر رکھی چونکہ تلسی بھی بشن کی معشوقہ کی راکھ سے ظاہر ہوئی تھی اُس سے بشن کے دلکو تسلی ہوئی چنانچہ ابتلک جو لوگ بشن کو پوجا کرتے ہین سالگرام پتھر کو بشن کا روپ سمجھکر پوجتے ہین اور تلسی کی پتی اُسپر چڑھاتے ہین یہ قصہ مختصراً تمام ہوا اس داستان سے معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑے خوش اخلاق تھے کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان پر لازم ہوتی ہے اندر اُنکی زیارت کو گیا اُسکو جھڑک کر بیعزت کردیا کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے **فرد** یک ترشروئی برائے دفع صد مہمان بس است + چین ابرو چوب دربان بس است صاحب خانہ + اور عاجز اور مغلوب الغضب ایسے تھے کہ اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکے اور برہما ایسا عاجز تھا کہ ایک لڑکے سے اپنی ڈاڑھی چھوڑا نہ سکا بلکہ چشم پُرآب ہوا اور بشن نے دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کے عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اور اُسکی بددعا سے پتھر بن گیا چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکھ کر اُسکی پوجا کرتے ہین یہ اُسکی زنا کی نشانی ہے کہ ہندون کی عبادت مین داخل ہے اور نارد نے کہ بشن کا دل ہے جلندھر کو بہکا کر مہادیو کی عورت کا سوال کروایا بیچارے مہادیو کی عزت کو بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو تینون کو بقول انکے کہ سارے جہان کے مالک و مختار ہین ایک جلندھر کے قتل کرنے سے عاجز ہوگئے پھر ایسے فریبی نفسانی اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا اور مختار کل سمجھنا محض جہالت اور ضلالت ہے اور سوائے بدبختی ازلی کے کیا تصور کیا جاوے اور سنو کہ انکے بعضے اہل تواریخ کہتے ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی بٹنا ملکر نہانے لگی اور اپنے بدن کے میل سے ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہے اور اسکو گھر کے دروازہ پر بٹھایا تاکسیکو اندر نہ جانے دے اتنے مین مہادیو باہر سے آئے گنیش نے اُنکو اندر جانے سے منع کیا مہادیو نے خفا ہوکر اُسکا سر کاٹ کر دور پھینکدیا پاربتی اُسکے غم سے بہت روئی اور کہنے لگی کہ اُسکو زندہ کرو مہادیو نے ہر چند گنیش کے سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتھی کا سر کاٹ کے گنیش کے جسم سے ملاکر زندہ کردیا اور اُسکو یہ بر یعنی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچھ کام کیا کرے پہلے تیرا نام لیوے اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کرے پہلے تیری پوجا کرلے تب اُسکی وہ پوجا قبول ہو اس سے بھی مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پھر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہوسکے اور **شیوپران** مین لکھا ہے

کہ سب سے پہلے بشن کی ناف سے کنول کا پھول نکلا اُسمین سے برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جھگڑنے لگے برہما نے کہا تجھکو مینے پیدا کیا ہے بشن نے کہا مینے تجھکو پیدا کیا ہے اتنے مین آسمان سے ایک دھوان ظاہر ہوا اُس دھوین مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہ بشن ہے جسکی ناف سے کنول نکلا اور اُس سے تو ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نے اُس دھوین کی طرف غور سے نگاہ کی تو اُسمین سے ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی برہما ہنس کی شکل بنکر اُس لنگ کی پیمایش کیلیے اوپر کو اُڑا اور بشن سُور بنکر پاتال کو گیا دونو ہزار برس تک دونو دوڑے گیے پر اُس لنگ کا انتہا نہ پایا پس برہما نے جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہے اسوقت سے اُس لنگ کی پوجا شروع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسے جاہل تھے کہ آپسمین جھگڑنے لگے اور ہر کوئی اپنے آپکو دوسرے کا پیدا کرنیوالا جاننے لگا اور پھر برہما نے اپنے خالق کو پہچانا تو اسطرح پہچانا کہ ایک بڑے آلت کو بسبب سازی اُسکی کے اپنا خالق سمجھ لیا اور دونو بلکہ اُس آلت کی مقدار دریافت کرنے سے عاجز ہو گئے اور آلت کا دریافت کرنا اور اُسکے ناپنے مین اہتمام کرنا عقلمندونکا کام نہین بلکہ مسخرون اور بڑے بیجا ونکا کام ہے غرض ایسے شخصون کو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ بعضے شاستروں مین اِن تینون کی ہجو لکھی ہے چنانچہ پدم پوران مین لکھا ہے کہ برہما اہنکار یعنی تکبر اور مہادیو کا مادر یعنی شہوتی ہے ایک بشن ہی ستو گن یعنی پاک صاف ہے اور اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ بشن نے جلندھر کی جورو سے زنا کیا سبحان اللہ ستو گن ایسا ہی چاہیے اور اسکندھ پوران مین لکھا ہے اشلوک بشنو درشن ماترینے شوو درشنا پرجا بتی + شوو درشنا ہات ندرشندے مُتو ترکن بانت دارشن یعنی بشن کے درشن سے شو یعنی مہادیو دھوکا ہوتا ہے اور مہادیو کی خفگی سے بلا شک بڑی دوزخ مین جاتا ہے اور بیدانت شاستر کے بقول انکے سب شاستروں سے افضل ہے اُسمین یون لکھا ہے کہ ابدّیا یعنی نادانی کا سنبندھ یعنی پیوند خدا سے ہوا تب سب مخلوقات بن گئی یعنی معاذ اللہ خدا نے آپکو جیو یعنی حیوان سمجھ لیا اور بقول سانکھ شاستر کے جہان کا پیدا ہونا خدا سے نہین بلکہ پرکرتی سے ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین فصل مین آویگا فشار اسد تعالیٰ اور بقول ویماسا شاستر کے بھی خدا خالق نہین بلکہ پیدا ہونا جہان کا کرم یعنی اعمال سے جانتے ہین اور بعضوں کے نزدیک کال یعنی زمانہ سے پیدا ہونا جہان کا ہے اور بعضوں کے نزدیک سبھاؤ یعنی

یعنی خاصیت سے ہے غرض خلاصہ اُنکے اکثر شاستر وں کا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ خالق کسی چیز کا نہین ہے
سبحان اللہ عجیب بات ہے کہ اللہ صاحب کو جو سبکا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتے ہین تعجب نہین پوچھتے کہ
اگر اللہ تعالیٰ معطل ہو تو سارے جہان کی خبر کون رکھے اور بقول اُنکے خدا تعالیٰ کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوا اور خدا
سے کیسکو کچھ نہ نفع پہنچے نہ نقصان پھر اُسکے خدا ہونے سے کیا فائدہ اور لوگون کو بُرے کامون سے بچنا
اور اچھے کامون کا کرنا کچھ ضرور نہوا کیونکہ سارے جہان کا مالک ہے وہ تو بقول اُنکے کچھ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو
جزا دیوے نہ بدون کو سزا پھر کیسکو اُسکا خوف کیا رہا اور کیسکو اُس سے اُمید کیا رہی اور دوسرے جانا جائے
کہ خدائے تعالیٰ کا پہچاننا بدون پہچاننے اُسکی مخلوق کے نہین ہوسکتا کیونکہ جو کاریگر آنکھون سے
دیکھا ہو تو اُسکے کام کو دیکھکر اُسکا پہچاننا ہوتا ہے اسیطرح خدائے تعالیٰ کا دیکھنا آنکھون سے اس جہان مین
ثابت نہین ہوا آخر اُسکی مخلوقات کو دیکھکر پہچانا گیا ہے پھر جبکہ کوئی چیز اُسکی پیدا کی ہوئی نہو تو اُسکو پہچانے
کسطرح اور عجب تر یہ ہے کہ جو سارے جہان کا مالک اناً بعد اناً شیئاً خالق بدیع حی قیوم ہے اُسکو معطل جانتے
ہین اور جہان کا پیدا ہونا سمجھتے ہین پر کرتی سے جو بقول اُنکے اندھی اور بیعقل ہے چنانچہ اسی باب کی ساتوین
فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ یا سمجھتے ہین کرم سے جو فاعل اُسکے مخلوقات ہین اور وہ اُنکا
فعل ہے یا سمجھتے ہین کال یعنی وقت سے جو وہ بھی بے شعور اور بیجان ہے اور خدا پاک سے نادانی کی نسبت کرنی
اور اُسکو جہان کی پیدائش کا سبب سمجھنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہے معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو
تو جہان کا کام کسطرح چلے کوئی نادان خدا کو نادان نہ کہیگا یہان منصفون سے امید نصاف ہے کہ بغور تمام
قیاس فرماوین کہ بموجب ہمارے دین کے اللہ صاحب کی صفتین کسطور بیان ہوئی ہین اور بموجب دین
ہندوؤن کے کیا کچھ بیان واہی تباہی ہے ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسا علیم ہے کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا
ہے اور ہندوؤن نے اُسکے ساتھ نادانی کا پیوند جائز رکھا ہمارے نزدیک سبکا خالق اور نفع نقصان بخشنے والا سوا
خدا کے اور کوئی جانتا شریک ہے اور ہندوؤن نے خدا کو معطل ہی ٹھیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الٰہی ہماری
ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اسبات سے کہ ہم تجھ عالم الغیب والشہادۃ سے نادانی کی نسبت کرین یا تجھکو معطل
سمجھین اور سوا تیرے کسی اور کو جہان کا پیدا کرنے والا اور نفع نقصان بخشنے والا سمجھین اور سوا تیرے

اور سے خوف اور امید رکھین اے پروردگار تو ہی سب کا خالق اور خالق اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا
اور عزت دینے والا اور ذلت دینے والا اور جزا دینے والا اور سزا دینے والا تو جو چاہے سو کرے کوئی تیرا
شریک نہین سب تیرے بندے اور تیرے آگے عاجز ہین اگر ہندو اس مقام مین اس اعتراض کا یہ جواب
دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر کی سے معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا اور بغیر کانون کے
سُنتا اور بغیر آنکھون کے دیکھتا اور خلقت کو پیدا کرتا ہے اور مہا بھارت کے آدیرپ یعنی پہلے مین حق تعالیٰ کی
صفت مین یون لکھا ہے کہ برہما اور مہادیو اور اِندر سبکو اُسنے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ ہے اور ہوگا
اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہ محیط ہے اور کریم بخشندہ اور ضعیفون کو قوی کرنے والا ہے سو اُسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بھی تو تمہارے ہی بید اور شاستر سے ثابت ہوا ہے کہ خدا کچھ نہین کرتا چنانچہ ابھی اسکا بیان گذرا
ہے اور مفصل بیان اِس بات کا اس باب کی ساتوین فصل مین دیکھ لو تو یہ اختلاف تمہارے ہی دین مین ہوا
پھر جن شاستروں سے خدا کا مُحصّل ہونا ثابت ہے اگر تم اُنکو مردود سمجھو تو البتہ یہ بات تمہاری قابل سماعت
ہو اور تم جب شاستر و نکو مست یعنی حق کہتے ہو اسواسطے یہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہارے اکثر شاستر و نکا
خلاصہ تو یہی ہے کہ خدا خالق نہین ہے اگر کوئی یا کچھ اِسکے برخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسرے انکے
دین مین لکھا ہے کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکے دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہے تو
خدا تعالیٰ ایک شکل اختیار کرتا ہے یعنی ایک جسم مین اُترتا ہے اِسواسطے اُسکو اوتار کہتے ہین سو بعضے کہتے ہین
کہ چوبیس ۲۴ مرتبہ خدا نے جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتارونکو بہت اشرف جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اُنمین
سے چار اوتار ست جگ کے زمانہ مین ہوے ہین **پہلا مچھ اوتار** کہتے ہین کہ سنگاسر دیت برہما
کے چارون بید کو چُراکر نگل گیا اور سمندر مین غائب ہوا برہما نے لاچار ہوکر بھگوان سے عرض
کیا بھگوان نے مچھلی کی صورت اختیار کرکے سمندر کی تہ مین جاکر سنگھاسر دیت کو مارکر بیدون کو
اُسکے پیٹ سے نکالکر برہما کے حوالہ کیا **دوسرا کچھ اوتار** کہتے ہین کہ دیوتاؤن نے چودہ رتن
نکالنے کے لیے چاہا کہ سمندر کو دہی کی طرح بلوین مندراچل پہاڑ کی رئی اور باسگ ناگ کی اُسمین
رسّی ڈالکر سمندر کو بلونے لگے مندراچل پہاڑ جو بہت گران تھا پاتال کو جانے لگا دیوتا اُسکو

تحت سزا ۱۲

۴۷
۱۵
۵۳

سنبھال نہ سکے لاچار ہوکر بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے آپ کچھوے کی صورت پر ہوکر اُس پہاڑ
کے نیچے اپنی پیٹھ رکھی تب دیوتاؤن نے حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سے نکالے اور وہ چودہ رتن
یہ ہین امرت یعنی آبحیات ہلاہل یعنی زہر مدھرا یعنی شراب لچھمی یعنی لبشن کی جورو کام دہین گائے سپت
لچھمی یعنی سات مُنہ والا گھوڑا سورج کی سواری کا چندرا یعنی چاند زنبھا پاترا یعنی عورت ناچنے والی جو اندر کے
آگے مجرا کرتی ہے کلپ برچھ یعنی درخت جو سرگ مین ہے کوستبھ مٹی یعنی جواہر دھنتر یعنی دھنتر بید نام طبیب کا ہے اپسرا
نام فیل دھنک یعنی کمان جو بشن کے ہاتھ مین ہے سنکھ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتے ہین **تیسرا بارہ**
اوتار کہتے ہین کہ ایک دیت سارنی مین کو مع ساکنان زمین کے بوریہ کی طرح لپیٹ کر پاتال کو لیگیا
بھگوان خوک کی صورت اختیار کرکے پاتال مین جاکے اُس دیت کو مار کے زمین کو اُسکے ہاتھ سے
چھوڑا لایا **چوتھا نرسنگھ اوتار** کہتے ہین کہ ہرن کسب دیت نے لوگون سے کہا کہ تم میری عبادت
کرو پرہلاد اُسکا بیٹا خدا پرست تھا ہرن کسب نے لوہے کے ستون آگ مین سرخ کرکے ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اُس سے
باندھے بھگوان نے اُسیوقت ایسے جانور کی شکل پر کہ آدھا اگلا بدن اُسکا شیر کا اور ادھا پچھلا بدن اُسکا
انسان کا تھا ظاہر ہوکر ہرن کسب کو ہلاک کیا اور کہتے ہین کہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوے ہین **پہلا**
باون اوتار کہتے ہین کہ بھگوان نے بموجب التماس دیوتاؤن کے بقدر باون انگلی کے جسم اختیار کرکے
راجا بل کو کہ بہت عادل اور خوشخصال تھا چھل یعنی مکر کے ساتھ سلطنت سے خارج کیا چنانچہ اس چھل یعنی
مکر کو بھگوان کے مناقب مین داخل کرتے ہین **دوسرا پرسرام اوتار** کہتے ہین راجا سہسترباہو چھتری نے
جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو اُسکا مخالف تھا قتل کردیا بھگوان اُسکا بدلا لینے کو جمدگن کے گھر پیدا
ہوا تھا ایک تیر ہاتھ مین لیکر ایک خون کے بدلے سارے جہان کے چھتریون کو قتل کرڈالا اور چھتریونکا تخم
جہان مین نہ چھوڑا اُن مقتولون کی عورتون سے برہمنون نے جماع کیا اُنسے جو اولاد باقی رہی وہی اب
کھتری اور چھتری کہلاتے ہین **تیسرا رامچندر اوتار** کہ واسطے قتل راون دیت کے راجا دسرتھ کے
گھر پیدا ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا رامچندر نے ہنومان کی مدد سے اُسکو ہلاک
کیا اور اپنی بیوی کو چھڑا لایا اور رامائیک کی رامائین مین لکھا ہے کہ شوپنکھا راون کی بہن نے رامچندر سے اپنا بیاہ

کرنا چاہا رامچندر نے کہا کہ میرا بیاہ ہولیا ہی میرے بھائی لچھمن کا نہین ہوا تو اُسکی پاس جا حالانکہ لچھمن کا بیاہ بھی ہوچکا تھا اور مخفی لچھمن سے کہلا بھیجا کہ اس عورت کی ناک و کان کاٹ لے لچھمن نے ایسا ہی کیا کہتے ہین کہ اسی سبب سے راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تھا اور لکھا ہی کہ رامچندر نے عوام الناس کو برنگیخت کرکے راون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سے چھوڑا کر پھر اپنے گھر مین داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹھیرا کر اجودھیا کے لوگ اُس سے پرہیز کرنے لگے اور دواوتار دوابر جگ مین ہوئے ہین ایک کرشن اوتار کہتے ہین کہ بھگوان نے واسطے قتل کنس نام ستھرا کے راجا کے باسدیو کے گھر دیوکی پیٹ سے کنس کی چچیری بہن تھی تولد ہوکر کنس کو قتل کیا اور حکومت ستھرا کی راجا اگرسین کو دی کہتے ہین کہ اس اوتار نے عورتون سے بہت ہنسی اور کھیل کیا ہی دوسرا بودھا اوتار اور وہ آدمی کی صورت صندل سے تراشی ہوئی ایک جگن ناتھ مین موجود ہی جب پرانی ہوجاتی ہے پھر نئی بنا دیتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اُس مورت کا درشن کرلے اُسکی تمام عمر کی گناہ عبادت بن جاتے ہین اور اسقام مین ہندو ایک دوسرے کی جھوٹے سی پرہیز نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کلجگ مین سنبھل شہر مین وشن دت برہمن کے گھر پیدا ہوگا جسکو کلکی اوتار کہتے ہین اور جانتے ہین کہ اُسکی ہونے سے تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سے بگڑگئی ہوگی پھر درست ہوجاویگی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا خلاصہ مذہب ہنود کا بیان شناخت حقتعالی کی پورا ہوا اب بے انصاف کرنا چاہیے کہ اول نطفہ کا ظاہر ہونا کسی حیوان کے جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور مضغہ ہوکر پھر کیڑا رہتا ہی اور خون حیض کھاتا ہی اور پھر ٹانگے براہ معہودہ پیدا ہوتا ہی اور پھر سوکھ پاس نہ اور قضای حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہی اور ایسی باتون سے حقیقی کی قدرت مین فرق آتا ہی اور پھر ایسی جسمون مین اوتار کا صورت نہایت کریہی جیسے خوک وغیرہ اور پھر جسم انسانی مین اکثر ظلم اور فسق و فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت کو کلام کرنی جیسے اوپر جان ہوئی ہین اور لکڑی کو جسم مین بند کرنا یہ باتین تو اسکی شان سے نہایت ہی بعید ہین بھلا یہ سب باتین کہ ہندون کی دین مین ہین عقل اور قیاس کے نزدیک مستحسن ہین یا وہ باتین مستحسن ہین

کہ بموجب دین ہمارے کے حق تعالی کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ کہ تھوڑی سی بھی عقل رکھتے ہین اس بیان کو سنکر وہ بھی سمجھ جاوینگے کہ دونو دینون مین کونسا سچا ہی

دوسری فصل

فرشتون کے بیان مین ہمارے مسلمانون کے نزدیک فرشتے اللہ کے بندے ہین نور سے پیدا ہوئے نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچھ کھاتے ہین نہ پیتے اللہ کا ذکر انکی زندگی ہے اور پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر اللہ نے قایم کردیے اُسپر قایم ہین کبھی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتے اور منتی انکی سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا اور خدا تعالی نے انکو بہت قوت اور زور دیا ہی اور ہندو انکی بابت فرشتون کا حال کچھ نہین کھلتا ہے مگر کہتے ہین کہ ایک قسم مخلوقات کے دیوتے ہین اور وے مرد بھی ہین اور عورت بھی جنکو دیوتے اور دیوتایان کہتے ہین اور جانتے ہین کہ دنیا کے کام انکے تابع ہین اندر دیوتا سُرگ کا راجا مینھہ برسانے والا یم راج یعنی دھرم رائی نرگ کا داروغہ خلقت کا انصاف بعدمرنے کے کرنے والا نارد دیوتا بشن کا دل چتر گپت متصدی دفتر نویس لوگون کے اعمال لکھنے والا برشپت دیوتا سب دیوتا ؤنکا گرو اور سوای انکی اور بہت دیوتے ہین اور سانگمہ شاستر مین لکھا ہے کہ دیوتے اٹھ قسم پر ہین پراجاپتی اندر پتر کاندنپ رچھ راچھس براھمے پسیاچ اور تین دیوتا ؤن کو سب سے افضل جانتے ہین ایک برہما دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو نائب خدا بلکہ خدا کے تین خدا جانتے ہین اور پدم پران کہتا ہے کہ تین دیوبان سب دیوون سے افضل ہین اور ان تینون دیوتا ؤن کی مددگار ہین ایک مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار ہی وطن اُسکا ہنگلاج مغرب کیطرف نزدیک کراچی بندر کے اور ظہور اُسکا گجرات اور جوالامکھی وغیرہ اٹھتالیس کوس مین کلیسر سے جامنڈا تلک دوسری مہالچھمی کہ بشن کی مددگار ہی وطن اُسکا بندصباچل متصل مرزاپور کے اور ظہور اُسکا چاندی اور سونے وغیرہ مال دولت مین ہے تیسری ساوتری کہ برھما کی مددگار ہی وطن اُسکا کشمیر اور ظہور پھوپھے کے نزدیک نہر کی صورت مین اور کتھا یہ ہے کہ ان تین دیوبون سے نو کرور دیوبان موجود ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ دیوی دیوتے کھاتے پیتے بھی ہین چنڈی پاٹ سے معلوم ہوتا ہی کہ چنڈی دیوی نے شراب پی ہی اور دیوتا ؤن کا پاک ہونا گناہ اور فساد

اور خدا کی نافرمانی سے شرط نہیں جاتی کیونکہ بقول انکے دیوتاؤن سے ایسے بڑے کام صادر ہوئے ہین کہ
اُنسے ہر عاقل کو عار آتی ہے چنانچہ کچھ بیان اسکا انشاء اللہ تعالیٰ اس باب کی چوتھی فصل مین بسمارکی تعریف
مین آویگا اور مہابھارت کی آدپرب مین لکھا ہے کہ راجا اُپرچر شکار کیلئے گیا اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا
تو اُسکی منی نکل پڑی راجا نے اُس نطفہ کو ایک پتی مین رکھکر باز کے ہاتھ اپنی بیوی کی پاس بھیجدیا راہ مین
ایک دریا زاس پتی کو طعمہ سمجھکر اس باز سے آلپٹا پتی مین سوراخ ہوگیا راجا کا نطفہ دہانے نکلکر پانی مین
ایک مچھلی کی منھ مین جا پڑا اور یہ مچھلی ایک اپسرہ یعنی بہشت کی عورت تھی کہ برہما کی دعا سے مچھلی بن گئی
تھی الغرض بعد دس مہینے کی ایک مچھوی نے اس مچھلی کو پکڑکر جب شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی اُسکے
پیٹ سے نکلی مچھوا اُنکو راجا اپرچر کے پاس لے گیا راجا نے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بناکر رکھا اور لڑکی
مچھوے کو دیدی اُسنے اُس لڑکی کا نام ستونتی رکھا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور راستگو
تھی اور اُسکے بدن سے مچھلی کی بو آتی تھی اسواسطے اُسکو مچھ گندھا بھی کہتے تھے اور اُسکی باپنے ایک چھوٹی
کشتی اُسکے حوالہ کی اور وہ مسافرونکو بدون لینے مزدوری کے دریا سے پار کیا کرتی ایک بار پراسر
وہان آپہونچا اور اُس لڑکی پر عاشق ہوا اجماع کا قصد کیا لڑکی نے کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل
مین دیکھینگے کیا کہینگے پراسر نے ایسا منتر پڑھا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندھیرا ہوگیا اُسنے لڑکی کا ہاتھ
پکڑا لڑکی نے کہا مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہوجاویگی تو فضیحت ہوگی پراسر نے کہا تیری
بکارت پھر بدستور ہوجاویگی اور تو مجھسے کچھ اور بھی مانگ لڑکی نے کہا میرے بدن کی بدبو دور ہوجاوے
پراسر نے دعا کی اُسکے بدن سے ایسی خوشبو آنے لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہونچتی تھی پھر
پھر اُسکا نام جوجن گندھا مشہور تھا القصہ اُس مستجاب الدعوات شہوت پرست نے اُس ستونتی سے
جماع کیا اور اسکے نطفہ سے اُسیوقت ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کے لئے
چلا گیا اور اپنی ماں سے کہہ گیا کہ وقت مشکل کے مجھکو یاد کرنا اور اُس لڑکی کا نام بیدویاس ہے یعنی بید کو
جُدا جُدا کرنیوالا کہتے ہین کہ بید کو چار حصے اُسی نے کیا ہے جب اُس لڑکی سے اُس مچھوہ وغیرہ نے
پوچھا کہ تیری بدن سے خوشبو کیسی آتی ہے اُسنے کہا مینے ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سے پار کیا تھا

اُسنے میری حق مین دعا کی یہ اُسکی برکت ہی چنانچہ پھر اُس لڑکے کا نام جو جن گندھار رکھا گیا اتفاقاً
ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسکو باپ سے اُسکو چاہا اُسنے کہا ایک شرط سے تجکو دیتا ہون کہ اسکی
اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نے یہ منظور نہ کیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہی کہ میری ایک بیٹا گنگا کے
پیٹ سے موجود ہو اُسکے ہوتے ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کردن لیکن راجا کے دلمین
عشق کی آگ بدستور بھڑک رہی تھی راجا کے بیٹے نے جو گنگا کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور نام اُسکا
بھیکھم تھا اس حال سے واقف ہوکر ستونتی کے باپکے پاس آکر اس عہد سے کہ ستونتی کی اولاد صاحب ریاست
ہو ستونتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اوٹھا کر لایا باپ کے حوالہ کی اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے راجا کے
مرنے کے بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اُسکے بعد چھوٹا بیٹا مسند پر بیٹھا بھیکھم نے بنارس کی راجا کی
دو بیٹیون کو زبردستی سے پکڑ لاکر اُس سے بیاہ دین لیکن اُسکے اولاد نہوئی جب مر گیا ستونتی نے
بھیکھم سے کہا کہ میرے بھائی کی دو جورو مین موجود ہین تو اُنسے صحبت کرتا کہ نسل باقی رہی بھیکھم نے
منظور نہ کیا آخرش یہ بات ٹھیری کہ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنے بھائی
کی بیویون سے جماع کرتا کہ اولاد باقی رہی بیاس نے منظور کیا پہلے ایک عورت کے پاس گیا اُسنے بیاس
کی صورت دیکھی بال سُرخ اور سیاہ اوبجھے ہوئے آنکھین مشعل ڈاڑھی اور مونچھین سُرخ وہ عورت
دہشت مین آگئی اور آنکھین بند کرلین بیاس نے اُس سے جماع کیا اور اپنی ماں سے کہا کہ اس عورت سے
لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب زوردار عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجکو دیکھکر آنکھین بند
کرلین وہ لڑکا اندھا ہوگا چنانچہ اُسسے راجا دھرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس نے
حکم ستونتی کے دوسری عورت کے پاس گیا بیاس کی صورت سے اُس عورت کو ایسی دہشت ہوئی
کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نے اُس سے جماع کیا اور کہا کہ اس عورت کا رنگ میری دہشت سے زرد ہوگیا
اسکا بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نے اسی
عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کی ڈرانی صورت کے خوف سے اپنی باندی
کو اپنی پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اُسنے باندی بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نے

اُس سے جماع کیا اُس سے راجا بدر پیدا ہوا اکیدن راجا پانڈ شکار کیلئے باہر گیا جنگل میں ایک ہرن اور
اُسکی بیوی ہرن کیصورت اختیار کرکے جماع کر رہے تھے راجا پانڈ نے اُسکے تیر مارا اُسنے راجا کو
بددعا کی کہ تو جب جماع کرے ہلاک ہوجاوے راجا پانڈ نے گھر میں آکر اپنی عورتوں سے یہ قصہ کہا اور
کہا کہ مین اب جماع نہین کرسکتا امد مینے سنا ہو کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی جورو کنتی سے کہا
کہ جسطرح ہوسکے میرے لیے اولاد حاصل کر پس کنتی نے کہین کہین سے تین بیٹے حاصل کئے ایک دھرم
دھرم دیوتا سے سحان اللہ جو دھرم یعنی خیر و صلاح یگانی جو رو سے مشغول ہو تو اد ھرم یعنی شر و فسا
کیا کچھ کریگا دوسرا بھیم سین پون دیوتا سے تیسرا ارجن اندر دیوتا سے راجا پانڈ اس بات سے خوش ہوا
اور کہا جیسے تو نے اولاد حاصل کری اسیطرح مادری کیلئے بھی اولاد حاصل کر اور مادری کی
دوسری جورو تھی چنانچہ اُسنے کمار دیوتا سے دو بیٹے مادری کے پیدا ہوئے ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہ پانچ
بھائی پانڈو کہلاتے کہ اس دیوتا بہشت کی اولاد ہین سحان اللہ بہشت کو داخل ہونیکا یہی سبب ہے کہ
اولاد ولدالزنا حاصل کرے گویا انکے دین مین بہشت کی کنجی زنا ہی اور ان پانچون کی ایک جورو تھی اور وہ
نام سات سات دن ہر ایک بھائی اپنی نوبت پر اُس سے کامرانی کرتا تھا اور اسی کتاب کے اوپر مین
لکھا ہی کہ بھیکھم اپنی مایندہ یعنی سوتیلی ماں ستونتی سے کہنے لگا کہ ایک عالم بد تھا اسکی جورو کا نام تھا منا
ایکروز اوس عالم بد کا بھائی برہسپت دیوتا اُسکی جورو سے جماع کرنیکو آیا اُسنے کہا مجکو تیرے بھائی سے
حمل ٹھیر رہا ہی اور اُسکا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہی بید پڑھتا ہو اور ساتھ ہی تیرا نطفہ ٹھہر جاویگا برہسپت
شہوت کی غلبہ کو ضبط نہ کرسکا اور اُس سے صحبت کرنے لگا وہ لڑکا پیٹ مین ہی بولا کہ میری جگہ کو
تنگ مت کر برہسپت نے کچھ نہ مانا اور تخم ریزی کی اُس بچہ نے اپنا قدم آگے بڑہا کر بچہ دان کا منہ بند کیا
اور برہسپت کا نطفہ ضائع کردیا برہسپت نے خفا ہوکر کہا کہ تو نے میرا عیش ہمیشہ کردیا مین بھگوان سے
چاہتا ہون کہ تو مادر زاد اندہا ہو چنانچہ اُسکی دعا قبول ہوئی لڑکا اندھا ہی پیدا ہوا سحان اللہ
ایسے زنا کار شہوت پرست کی دعائین زنا کے وقت مین کیون نہ قبول ہون بقصہ لڑکا عالم
بید خوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اُسکو جورو ملی گو تم نام ایک بیٹا اور سوا اسکے اور کئی بیٹے اُسکی پیدا ہوئے

پر اُسکی عورت اُس سے راضی نتھی ایکروز خاوند نے عورت سے سبب دلگیری کا پوچھا اُسنے تنگی گزرانکی
بیان کی خاوند نے کہا تو مجکو چھتری نکی پاس لیچل کہ کچھ اون سے مانگ کر تجکو دون عورت خفا ہوکر
بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی آور آج سے مین تیری گھر کا انتظام نہین کرنے کی تو جو چاہے
سو کر خاوند نے کہا آج سے مین ایسا قاعدہ ٹھہراونگا کہ کوئی عورت سوا ئے ایک خاوند کے دوسرا
خاوند نکرے اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوے عورت یہ سُنکر
خفا ہوئی اور لڑکون کو کہا کہ اُسکو دریا مین ڈال دو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندہ کر گنگا
ندی مین بہا دیا اور وہ وہان پہونچا جہان راجا بل نہا رہا تھا راجا اُسکو اپنے گھر لیگیا اس رادہ سے
کہ اُسکی جورو مین اسنا مینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اُسکی پاس جانیکا حکم دیا اُس عورت
نے اندھے کی نزدیکی سے کنارہ کیا اور اپنی جگہ دائی کو بھیجدیا اُس دائی کو اُس اندھے سے
گیارہ بیٹے حاصل ہوئے اندھے نے انکو بید پڑھایا پھر راجا نے اپنی دوسری عورت اُس پاس
بھیجی اندھے نے اُسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا تیرے ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اُسی
وقت حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا کیون نہو نیک بخت پرہیزگار کی بچن بھلا خالی جاتے ہین بھیکھم نے
کہا رسطور اچھے نیک چھتری برہمنون سے پیدا ہوتے رہے ہین اور اُسی کتاب کے آوپر مین لکھا ہے
کہ بسوامتر نے جب بہت عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہ شخص کثرت عبادت سے میری نگر
یعنی بہشت کا راج لے لے ایک عورت البشرہ کو بہشت سے بھیجا تھا اُس عورت نے اپنے ناز و کرشمہ
اور رقص و نغمہ سے بسوامتر کو اپنی صحبت مین مائل کیا اور عبادت سے باز رکھا جاننا چاہیے کہ عبادت سے
ہٹانا شیطان کا کام ہے اور اُسی کتاب کی آوپر مین لکھا ہے پلستیم پائن نے راجا جنمجہ سے کہا کہ راجا
پرچھتا رک دیتا ہو کر عبادت کرنے لگا اندر دیوتا نے اُسکو طرح طرح کی باتون سے فریب دیکر عبادت سے
ہٹا دیا اور اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونو
کی بیوی پر عاشق ہوئے اُن دونو مین سے ایک نے مرغ کی صورت پر بنکر آدھی رات کو آواز بلند کی گوتم رکھ
نے جانا کہ مرغ بولتا ہی صبح ہوگئی جلدی سے اوٹھکر نہانے کیلئے گنگا پر گیا گنگا نے کہا کہ ابھی بڑی

رات ہی نہانے کا وقت نہین ہوا گو تم رکمہ گھر مین آیا کیا دیکھتا ہی کہ چندرمان نہا تا ہوا دروازے پر کھڑا ہوا انگہیائی
کر رہا ہی اور اندر دیوتا اُسکی جورو کی ساتھ جماع کر رہا ہے گو تم نے خفا ہو کر مرگ چھالا یعنے ہرن کی کھال
چندرمان کے ماری اور سراپ یعنی بددعا کی کہ اسکا داغ تمام عمر تیرے بدن پر رہیگا اُسی وقت
سیاہی کا داغ چندرمان کے بدن پر پڑگیا اور یہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اُسی کا نشان ہی
اور اندر خوف سے بھاگ گیا گو تم رکمہ نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے محنت
اوٹھائی تیرے بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہوجاوینگی چنانچہ اُسیوقت اندر کے بدن پر ہزار فرجین ظاہر
ہوگئین اندر اُسکی شرم سے پہکر نالا کے درمیان کنول کی جڑ مین جا چھپا قصہ کوتاہ بعد مدت دراز کے
بشن کی مہربانی سے وہ فرجین کہ اندر کے بدن پر تھین آنکھ کی صورت پر بدل ہوگئین تب اندر وہان
سے باہر نکلا اور برہسپت کو گیا مقام غور کا ہی کہ چاند ہندون کا معبود اور اندر بقول اُنکے بہشت کا
مراد اندر بہشت ۱۲
راجا اِن دونو کے بدن پر بقول اُنکے ابتک زنا کا نشان موجود ہے یعنی چاند مین سیاہی اور
اندر کی ہزار آنکھ اور بیجا ایسے تھے کہ دونو ملکر ایک عورت سے زنا کرنے گئے معاذ اللہ من بہشت
کا بادشاہ ایسا ہو کہ اُسکے بدن پر زنا کی شامت سے ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اُس بہشت کے
رہنے والون کی عیش پیزہ ہوجاوینگی اور دیودان نام ایک برہمن کہنے لگا کہ دہرم راج ہی سو کہ بقول
اُنکے سارے جہان کا عدالتی ہی اور بعد مرنے کے ہر کسی کے اعمال کا حساب لیتا ہے کنتھی راجا پانڈو سے
کی جورو نے بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدہشٹر ہی اور سیواسطے اُسکو دھرم پوت کہتے ہین فہ الانصاف
کرنا چاہیے کہ صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سی زنا کری اور اُسکے زنا کی خبر ہر خاص و عام کو
معلوم ہو تو رعیت کے لوگ زنا کو کیا بُرا جانینگے اور وہ صاحب عدالت زنا کاردن پر کیونکر مواخذہ
کریگا ذرا سوچو تو سہی کہ بقول ہندون کے اندر بہشت کا حاکم اُسنے گوتم کی جورو سے زنا کیا
دوہرم راے دوزخ کا حاکم اسنے راجا پانڈ کی جورو سے زنا کیا جس دین مین عالم عقبیٰ اور دار الجزا کا
کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پھر اُس دین سی فلاح کی امید رکھنی بیعقلی ہی اور جو ہندو یہ کہین کہ ہاروت
اور ماروت فرشتے ایک عورت پر عاشق ہوئے تو اُسکا جواب یہ ہی کہ اول اُنکے عاشق ہونیکی

روایت بعضے علما کی نزدیک معتبر نہیں ہی دوسرے جب اُنھون نے گناہ کیا تھا اسوقت مین محض
فرشتے نرہے تھے بلکہ بعضی صفات بشریت کی اُنکو لاحق ہوگئی تھی اور گناہ کی بعد بہت نادم ہوئے
اور اللہ نے گناہ کی سزا اونکو دی اب تلک بابل کی کنوین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت
تلک عذاب ہی مین رہینگے برخلاف تمھارے بڑی دیوتاؤن کی کہ بقول تمھارے رنگا رنگ گناہ اون سے
ہوئے اور بیگانی بہو بیٹیون سے بھوگ یعنی مزے کرتے رہے اور کبھی پشیمان نہوئے دیوتا کیا اگر اُن کو
سانڈ کہو تو بیجا ہی **فصل تیسری** بیچ بیان کتابون آسمانی کے ہم یقین رکھتے ہین بہات پر کہ بعضے
پیغمبرون پر حق تعالی کیطرف سے لوگون کی ہدایت کیلئے کتابین نازل ہوئین کہ وہ خاص اللہ کے
کلام ہین اُنمین سے چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی زبور حضرت داؤد علیہ السلام
پر انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر جب سے قرآن شریف
اوترا پچھلی کتابون پر چلنے کی حاجت نرہی اب یہ خدای تعالی کا حکم ہی کہ ہر کوئی اپنی جان چلن ہو جبکہ
قرآن شریف کو رکھے اور ہندؤن کے نزدیک کتاب آسمانی چار ہی بید ہین جنھا بھارت مین لکھا ہی
کہ بید کو چار حصے بیاس نے کر دیا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چارون بید برہما کے چارون منھ سے نکلے ہین
اور برہما کے چار منھ ہونیکا سبب اس باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے اب شناچاہیے کہ قرآن شریف
مین اتنی کچھ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین آسکتے پر بطور مختصر کے یہان بیان کرتا ہون **پہلی خوبی**
یہ کہ مقتضای عقل کا یہی ہی کہ جو کتاب آسمانی ہندؤن پر اوترے ایسی زبان مین ہو کہ وہ زبان دنیا مین بولی
جاتی ہو اور جو بی اُس کتاب کو لاوے اُسکی اور اُسکی قوم کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب
اوترے تاکہ وہ لوگون پر خدای تعالی کا الزام پورا ہو سو یہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ کہ ایسی زبان مین ہو کہ
اب وہ سارے عالم مین کسیکی بولی نہین ہی جیسے ہندؤن کے بید کہ اونکو کتاب آسمانی کہتے ہین اور ایسی بولی
مین ہین کہ وہ کسی بشر کے کلام نہین ہین بلکہ بڑے بڑے پنڈتون سے کوسون ہزارون مین ایک ہوگا کہ بید کے
معنی سمجھتا ہوگا **دوسری خوبی** عقلاً یہ ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لے کے
آوے چاہیے کہ اچھی صفتون سے موصوف اور برے کامون سے بچنے والا ہو سو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ وسلم جنکے ہاتھہ سے ہمکو قرآن شریف پہنچا ہوا ایسے ہی تھے چنانچہ اُسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ
اس باب کی چوتھی فصل مین ہوگا نہ یہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اُسکو حال
کتاب آسمانی جانتے ہین اور اُسکا فاسق اور نفسانی ہونا انہین کے دین سے ثابت ہے چنانچہ
اسکا بیان بھی اسی باب کی چوتھی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **تیسری خوبی** لازم ہے کہ جو خبرین غیب
کی اور اصل اصول دین کے کتاب آسمانی سے ثابت ہوں انمین اختلاف نہو ورنہ کلام الہی پر کذب
لازم آویگا سو قرآن شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم اختلاف نہین ہے نہ یہ کہ اُسکے
اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسے ہندون کے چہہ شاستر کہ بقول اُنکے بید سے نکلے ہین اور انجا
اور اصول دین مین اختلاف عظیم ہے کہ بیان اُسکا اس باب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ اور کچھہ حال اس باب کی پہلی فصل مین معلوم ہو چکا ہے **چوتھی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بہ
سبیل عموم سارے جہان مین پھیل جاوے سو قرآن شریف اس کثرت سے جہان مین پھیلا ہوا ہے
کہ کوئی بستی اہل اسلام کی ایسی نہوگی کہ جسمین دو چار قرآن شریف نہ مکلمین کے نہ یہ کہ ہزار تلاش اور تردد
سے کسی پرگنہ مین ملے نہ ملے جیسے ہندون کے بید شاید بنارس مین موجود ہونگے اور کہین پتا
نہین لگتا **پانچوین خوبی** جب تلک خدا پاک کو اُس کتاب آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکھنا ہو
چاہیے کہ اتنی مدت تک امداد حق سے وہ کتاب تحریف سے محفوظ رہے اور عالم سے گم نہ ہو جاوے سو
قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تک باقی رکھنا منظور ہے قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ حضرت کے
وقت سے اب تک صدہا اور ہزارہا اور لکھہا حافظ قرآن مجید کے عالم مین موجود ہین اور اس مقام مین
ایک اور بات ہے کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کی پیغمبری کے حق ہونے پر دلیل روشن ہے اور وہ یہ ہے کہ
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وانا لہ لحٰفظون یعنی ہم اس قران کی آپ حفاظت کرنیوالے ہین سو یہ بات
ظاہر ہوئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ شرق سے غرب تک جتنے نسخہ قرآن مجید کے موجود
ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحابون کو پہنچے
تھے کسی مین زیر و زبر کا بھی اختلاف نہین ہے اور جب کہین کچھہ غلطی ظاہر ہوتی ہے تو فی الفور حافظ

اور عالم اُسکو نکال دیتے ہین نہ یہ کہ حامل کتاب اُسکے پہونچنے مین شک ہو جیسے ہندوؤن کے بید
کہ معلوم نہین کہ کسکے کلام ہین اور کسکے ہاتھ سے پہونچے اور سارے جہان مین ایک بھی حافظ
اُنکا ایسا نہین ہے جسکی زبان پر یاد ہون اور اس مقام مین اگر ہندو یہ کہین کہ بید خدا کے کلام قدیم
ہین اور برہما سے ہمکو پہونچے ہین سو اُسکا جواب یہ ہو کہ تم لوگ تواریخ کے بہت کچھ ہوتے ہو تمہاری روایت
اور بید لاکا بہنہ۔ ہے اور ہماری روایت کی حفاظت کے لئے ایک علم جدا مقرر ہو چنانچہ اسکا بیان جو تمہے
کی حفاظت باسن ۔ ہین ہایم ۔ سے یہ بھی شک ہوتا ہو کہ خدا جانے برہما اصل مین کچھ وجود رکھتا
باب مین آویگا انشاء اللہ تعالی اس) ہدایت ہے ۔ مین ۔ کہ
ہے یا یون ہی تمہارے بڑون کی وہم اور خیال بندی ہو اور اس بیدی بابت خود تمہارے شاستر
اس قول کے برخلاف کہتے ہین چنانچہ منو شاستر مین ہو کہ برہما نے بید ذکھو اگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا
اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کے بید خدا کا کلام اور قدیم کہان رہا چھٹی خوبی باوجود رنگینی عبارت
اور اسلوبی قوانین علم صرف اور نحو اور بیان کے جھوٹھ سے خالی ہو اور طرح طرح کے مضمون اُسمین ہین چنانچہ
جتنے علم دین کے ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہم سب قرآن ہی سے نکلے ہین
بلکہ سوے اُنکے جتنے علم دنیا مین ہین سب کا اصل قرآن مین پایا جاتا ہو لیکن سمجھنے کو عقل سلیم اور فہم مستقیم
چاہیے اور کچھ بیان اسکا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتھی فصل مین ہوگا ساتوین خوبی
لایق ہو کہ اُس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف مین جابجا
توحید کی خوبی اور شرک کی برائی کا بیان ہی نہ یہ کہ اُس کلام کے مضمون سے اللہ کی تعطیل اور غیرونکی تعریف
بہت نکلی چنانچہ ہندوؤنکے بید کہ اللہ کی توحید کا بیان اُسمین کم ہے بلکہ بعضے شاستر کے بید سے نکلے ہین
اُنسے اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ معطل ہونا ثابت ہو چنانچہ اسی باب کی ساتوین فصل سے معلوم
ہوگا اور سوے اللہ کے دوسرونکی تعریف بہت سی موجود ہو اور گاتیری کہ انکے نزدیک سارے بیدونکا
خلاصہ اور سب منتروں سے افضل ہو اسواسطے اُسکو مول منتر کہتے ہین ہو اُسمین اللہ کا ذکر ہی نہین ہے
بلکہ سورج ہی کا ذکر ہے لہذا اُسکا مضمون بھی خراب اور مخالف توحید کے ہو چنانچہ گاتیری کی تعریف
اور اُسکے معنی کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسرے باب کی پہلی فصل مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب

فصل چوتھی

بیچ بیان اُن شخصون کے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی راہ بتاتے ہین اور اُنکے وسیلہ سے ہر کوئی اپنی بہتری کو پہونچتا ہے اور اُنکی مطابعت بدون کسیکو نجات حاصل نہین ہوتی جاننا چاہیے کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالیٰ نے واسطے فائدہ انسان کے بنائی ہین اور انسان کو اسواسطے بنایا ہے کہ اپنی سعادت حاصل کرے اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کے دکھہ سے بچنا اور یہ بات اُسوقت حاصل ہو کہ اپنے مالک اور پیدا کرنیوالے کو پہچان کر اُسکی رضامندی اور ناراضامندی کے کام جانکر اُسکے حکم کا تابع رہے اُسکے رضامندی کے کام کرے اور ناراضامندی کے کاموں سے بچے سو ہر کسیکو چاہیے کہ ایسے شخص کو جس سے اللہ کی رضامندی اور ناراضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کرکے اپنا اُستاد و مرشد بناوے اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص ملے تو اُس زمانہ سے پہلے جو کوئی ایسا شخص گذرا ہو اُسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیونکے زبانون سے دریافت کرکے اُسکی مطابعت کرے پر ایسے شخص کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہیے کیونکہ **فرد** اکثر بسا ابلیس آدم روی ہست

پس بہر دستی نباید داد دست ۔ سو ایسے شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کے یون ہے کہ اللہ صاحب نے اپنے بندونکی بہتری کیواسطے اور اپنی رضامندی اور ناراضامندی کی باتین بتانے کیواسطے انہین آدمیونمین سے ایسے شخص مقرر کئے ہین کہ وہ لوگ اللہ کے بہت مقبول ہین اور اُنکا مرتبہ اللہ کے نزدیک ساری مخلوقات سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اُنکی زبانی بندون پر بھیجے ہین اسواسطے اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتے ہین اور وہ لوگ ایسے نیک اور خوش خلق ہوتے ہین کہ اُنسے کبھی تمام عمر مین بُرا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سے بالکل پاک ہوتے ہین نہ کبھی جھوٹھ بولین نہ کسی سے مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری بھی اُنسے ہونی درست نہین غرض اُنسے قصداً کوئی گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بُرے کام کرنے لگین تو اوندھے نکوبُرے کاموں سے کسطرح ہٹاوین اور لوگ اُنکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پھر وہ کہدے رسول لوگون سے فرماتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تم تمکو سعادت کی راہ بتلانے واسطے ہین تم ہماری متابعت کرو اور نہین ہمیشہ دوزخ کی آگ مین جلوگے پھر جب لوگ اُنکے پیغمبر ہونے پر کوئی نشان مانگتے ہین

تو اللہ تعالیٰ اُنکے ہیچے کرنے کو اُنکے ہاتھہ سے بعضے ایسے کام ظاہر کر دیتا ہی جو اللہ کی عادت کے بخلاف ہوتے ہین جیسے کہ پتہر لکڑی کا گویا کر دینا اور دو تین سیر اناج سے سیکڑون آدمیون کا پیٹ بھر دینا اور بعضی خبرین غیب کی بتا دینی اور اُنگلیون سے پانی کا نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہو جاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کے ہاتھہ پر ظاہر ہوتا ہی تو اُسکو معجزہ کہتے ہین سو پیغمبر جہان مین بیشمار ہوئے ہین گنتی اُنکی اللہ خوب جانتا ہی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی اُنہین کی اولاد ہین اور سب سے پیچھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن روح پاک آپ کی سب سے پہلے پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوئے جب اُنکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل فرشتہ اُنپر بھیجا اُس دن سے پیغمبری ہوئی قرآن شریف اُترنا شروع ہوا پہر تیرہ برس مکہ مین رہے وہان سے معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطے سواری حضرت کے لیکر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصےٰ مین لیگئے اور وہان سے ساتون آسمانون پر تشریف لیگئے عرش کرسی سب کچھہ دیکھا بہشت دوزخ کی بھی سیر کی اُس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا سے پائین پہر جب حضرت ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مدینہ شریف کو تشریف لے گئے دس برس وہان رہے وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی ہی جا کر سی آپکی یہ ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد المناف کا ترسٹھہ برس کی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالیٰ نے پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت ہی کا دین اللہ تعالیٰ کی جناب مین مقبول ہی پچھلے دین سب منسوخ ہو گئے ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین پھر بنا مین تشریف لاوینگے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہونگے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے بہت معجزے ظاہر ہوئے چند معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب استفسا مین لکھا ہی کہ حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ محدث نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ ایک رات کو مکہ کے بت پرست سردار جیسے ابو جہل ابن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ جمع ہو کر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے مین دکھا دے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور پہر ملگئے اور

حضرت امام احمد حنبل اپنی کتاب مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب
کے سامنے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہی کفار کے بت پرستون نے دیکھا اور کہنے لگے کہ اگر اس شخص نے جادو
کیا ہی تو ہمارے ہی اوپر کیا ہوگا نہ کہ سارے جہان پر پس باہر سے جو مسافر لوگ آوین اُن سے
پوچھنا چاہیے پھر جب مسافر لوگ آئے اُنھون نے اس واقعہ کے دیکھنے کی گواہی دی اور اس معجزہ کی
روایت اور بھی بہت سے محدثون نے مثل امام بخاری و مسلم وغیرہ نے بہت سے اصحابیون سے بیان کی ہی
اور اس معجزہ کی خبر خدای تعالی نے قرآن مجید مین بھی دی ہی کہ ان بے دینون کے واسطے جن کے
نزدیک قیامت کا قایم ہونا اور آسمان کا پھٹ جانا محال تھا جیسے فرمایا اللہ تعالی نے اِقْتَرَبَتِ
السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک
پہونچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پھٹ جاویگا۔ دیکھو چاند پھٹ گیا اور بے دینون کا یہ حال
ہے کہ اگر کوئی نشانی دیکھتے ہین تو ٹال جاتے ہین اور کہتے ہین کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام
مسلم نے حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ صحابیون سے روایت کی ہی کہ حنین کی لڑائی مین جب ۲۹
بت پرست موذیون کا اژدھام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر بے ٹوٹ پڑے اور ہزارون ہی تھے تو پیغمبر صاحب
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک کی اُٹھا کر اونکے لشکر کی طرف پھینکی تو کوئی اونمین ایسا باقی نہ رہا
کہ جسکی آنکھون مین خاک نہ بھر گئی ہو اور اُنھون نے ہزیمت فاش اور ہٹائی اور شکست کھائی اور مشکوٰۃ
شریف اور روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ وغیرہ کتابون مین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ عرب کے بہت سے کافر
جمع ہوکر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کرنیکو مدینہ منورہ پر چڑھ کر آئے حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اصحابی کے مشورہ سے حکم فرمایا کہ اپنی اور اُنکی فوج کے بیچ
ایک خندق کھودی جاوے پس حضرت کے اصحاب خندق کھودنے لگے اور حضرت باوجود اس عظمت
اور شان کے آپ بھی یارون کے ساتھ خندق کے کھودنے مین شریک تھے ناگہان ایک جگہ خندق مین کیا کیا
ایسا سخت پتھر ظاہر ہوا کہ لوگ اُسکے توڑنے سے عاجز ہوئے یہ حال حضرت کی خدمت مین عرض
حضرت نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُسپر سایل مارا وہ پتھر جو رہو کر ریت بنگیا اور حضرت کے پیٹ پر سے بسبب بھوک کے

پتہر غدسا ہوا تہا کہ اُس سے لگکر آس ہنگامہ مین بہاردن کو ئین دن سے روٹی کہانے کا اتفاق نہین ہوا تہا
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے حضرت کی بہوک کا حال دریافت کرکے اپنے گہر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا اور
میری بیوی نے تقدیر چار سیر جو کو آٹا تیار کیا تہا سو موجود تہے پیسے اور مینے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر آہستہ
آپ سے عرض کیا کہ اتنا کچہہ سامان مہمانی کا میرے گہر ہے آپ اور کئی اصحاب آپکے ساتہہ میرے گہر تشریف لیچلین
حضرت نے باواز بلند فرمایا کہ ای خندق والو جابر نے تمہاری مہمانی کی ہے جلد چلو اور مجہے فرمایا کہ جب تک مین تمہارے
گہر آؤن ہنڈیا چولہے پر نہ اتاریو اور روٹی مت پکائیو پہر حضرت ہمارے گہر تشریف لائے اور گندہے ہوئے
آٹے مین اور گوشت کی ہنڈیا مین اپنے منہ مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانے
کا حکم دیا اور حضرت اپنے ہاتہہ مبارک سے روٹی تنور سے نکال کر گوشت اور شوربے مین ملا کر لوگون کو
کہلاتے تہے یہانتک کہ ہزار بہوکون نے پیٹ بہر کے کہایا اور حضرت کے ارشاد سے ہمنے بہی کہایا اور ہمسایون
کو بہی تقسیم کیا اور کتاب مشکوٰۃ شریف مین حضرت جابر صحابی رضہ سے روایت ہے کہ جنگ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے
ہوئے اور حضرت کے پاس ایک برتن پانی کا تہا حضرت نے اُس سے وضو کیا اصحاب حضرت کی طرف چلے اور
عرض کیا کہ ہم پانی نہین جس سے وضو کرین اور پئین مگر یہی پانی کہ آپکی خدمت مین موجود ہے پہر حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ مبارک اُس برتن مین ڈالا پہر حضرت کی انگلیون مین سے پانی کی نہرین
جاری ہوئین وہ پانی ہمنے پیا اور اُس سے وضو کیا کسینے حضرت جابر رض سے پوچہا کہ تم اُس دن کتنے
تہے حضرت جابر نے کہا کہ اگر لاکہ ہوتے تو سیر ہوجاتے لیکن ہم پندرہ سو آدمی تہے اور روضۃ الاحباب
اور مدارج اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہے کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سے ایک گوہ پکڑکے لایا راہ مین بہت
لوگون کا مجمع دیکہا اور پوچہا کہ یہ لوگ کون اور کیون جمع ہوئے ہین لوگون نے بتلایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم مدعی عبداللہ کا دعوی پیغمبری کا کر رہا ہے لوگ اُسپر جمع ہوئے ہین اعرابی نے اُس جماعت مین
داخل ہوکر حضرت سے کہا کہ قسم لات اور عزیٰ کی کہ تجہسے زیادہ جہوٹا اور میرا دشمن کوئی نہین حضرت نے چاہا
کہ اُسکو گوشمالی کرین حضرت نے فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سے نزدیک ہے پہر حضرت نے فرمایا کہ ای اعرابی
قسم ہے خدا کی کہ زمین و آسمان مین امانت دار ہون اور آدمیون اور فرشتون کے نزدیک سچا ہا گیا ہون

خدا سے ڈرا اور بتوں کی پرستش چھوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان اعرابی نے کہا
قسم ہے لات اور عزی کی کہ میں تجھ پر ایمان نہیں لاتا جبتک یہ گوہ تجھ پر ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت
کے آگے پھینک دیا گوہ بھاگنے لگی حضرت نے فرمایا اے گوہ آگے آ گوہ ہٹ آئی پھر حضرت نے فرمایا اے
گوہ گوہ نے خوش آواز سے کہا لبیک وسعدیک حضرت نے فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہے بولی اُس اللہ
کی بندگی کرتی ہوں جسکا عرش ہے آسمان میں اور اُسکی حکومت ہے زمین میں اور بہشت میں اُسکی رحمت
ہے اور دوزخ میں اُسکا عذاب ہے حضرت نے فرمایا میں کون ہوں بولی تو رسول ہے پروردگار عالمیان
کا اور خاتم ہے پیغمبروں کا جو کوئی تجھکو سچا نبی جانے نجات پاوے اور جو کوئی تجھکو جھٹلاوے دوزخ
میں مبتلا ہوں اعرابی گوہ کی زبانی یہ باتیں سُن کر حیران ہوا اور کہا میں اور کوئی دلیل اور معجزہ
نہیں مانگتا یعنی مجھے اتنی ہی بات سے آپ کے سچے ہونیکا یقین ہو گیا پھر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں
آیا تھا اُسوقت آپ سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اب میں تمکو اپنے کان اور آنکھ اور جان اور باپ
اور اولاد سے زیادہ دوست رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا الحمد اللہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت
امام بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک
ستون مسجد سے کہ کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب حضرت کے لئے ممبر تیار
کیا گیا حضرت ممبر پر تشریف لائے وہ ستون ایسا چلانے لگا گویا ابھی پھٹ جاتا ہے جناب خاتم المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام ممبر سے اُترے اور اوس ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا تب وہ ستون
اسطرح رونے لگا جیسے چھوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اُسکو رونے سے چپ کراوے اور وہ روتا ہے
آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا
اُسکے غم سے رونے لگا تھا اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عقیل حضرت
علی کے بھائی نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ
فرسنگ میں مینے حضرت کے کئی معجزہ دیکھے ایک یہ کہ میں پیاسا تھا حضرت سے پیاس کا حال ذکر کیا آپنے

فرمایا کہ جا اور اُس پہاڑ سے کہہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مجکو پانی دے مینے موجب فرمودہ
حضرت کے عمل کیا پہاڑ مجھسے بات کرنے لگا اور کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کہ
مجکو جب سے یہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ دوزخ سے جسکا ایندہن آدمی اور
پتھر ہین مین اتنا رہا ہون کہ مجھمہ مین پانی باقی نہین رہا دوسرے کہ اُسمین حضرت نے چاہا کہ قضاے حاجت
کرین اور کوئی آر نہی وہان سے دور کئی درخت تھے حضرت نے اُن درختون کو فرمایا کہ تم مجکو چھپا لو درست
گنبد کے مانند جمع ہوے حضرت اُس پردہ مین قضاے حاجت کر کے میٹر یہ کہ ہم ایک مقام پر پہونچے
ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے آگے دوزانو ہو کر کہنے لگا الامان الامان اور اُسکے پیچھے
سے ایک اعرابی تلوار کھینچے ہوے آیا حضرت نے فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارے سے کیا چاہتا ہی کہا
ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مینے اس لئے خریدا ہی کہ میرا کام کرے اور مجھو اس سے نفع ہو
اب یہ میری نافرمانی کرتا ہی مینے یہ قصد کیا کہ اسکو ذبح کر کے اسکے گوشت سے نفع پکڑون حضرت نے
اونٹ سے فرمایا تو کیون باغی ہوا ہی اونٹ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھہ سوا سطے ۴۲
اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام نکرون بلکہ مینے سنا ہی کہ آپنے فرمایا ہی کہ جو کوئی عشا کی نماز ادا
کرے اُسکو اللہ کا عذاب پہونچے اور یہ اعرابی مع اپنی قوم کے عشار کی نماز نہین پڑھتے ہین اسواسطے
بھاگتا ہون کہ مبادا انکی شامت سے مجھے بھی عذاب پہونچے حضرت نے فرمایا کہ ای اعرابی ایسا ہی ہی جیسا
کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مینے عہد کیا کہ پھر رات کی نماز مین سستی نہ کرونگا اور اپنی قوم کو بھی
تاکید کرونگا اسکے پیچھے اونٹ اُسکا فرمانبردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی
کہ ایکدفعہ حضرت نے کئی سنگریزہ زمین سے اپنے ہاتھہ مین لیکے سنگریزہ اللہ کی پاکی بیان کرنے لگے
اس طرح کی آواز سے جیسے زنبور عسل کی آواز ہوتی ہی جب حضرت نے سنگریزون کو زمین پر رکھہ دیا
چپ ہو گئے پھر اُن کو اُٹھا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین رکھہ دیا اسی طرح سے تسبیح
کرنے لگے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین رکھہ دیا اُسطرح
تسبیح کرتے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ بھی وہان حاضر تھے

اونکے ہاتھ مین بھی سنگریزون نے تسبیح کی اسطرح پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے بموجب
حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگریزون کو اپنے ہاتھ مین اوٹھایا سنگریزون نے تسبیح کی ابوذر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوا کہ سنگریزے انکے ہاتھون مین تسبیح
بولتے تھے میرے ہاتھ مین خاموش ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تو چاہتا ہے خلفاے
راشدین کی برابر ہو یہ نہین ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ
بن حصیب نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ مین آپکی
خدمت مین مسلمان ہوکر آیا ہون پر مجکو ایک معجزہ دکھلایئے تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا ہے عرض کیا کہ اس درخت کو بلایئے اپنے فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام
پہونچا کر بلا لا اعرابی درخت پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو بلاتا ہے درخت اپنے رگ و ریشہ
کو زمین سے کھینچکر حضرت کیطرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر کہا السلام علیک
یارسول اللہ اعرابی نے کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ کفایت کرتا ہے پھر بموجب حکم حضرت کے وہ درخت اپنی
اسی جگہ پر جارہا اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ طائف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ
پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے ایک بیری کے درخت پر پہونچے جسمین کانٹے بہت تھے اور اسوقت حضرت کی
آنکھین خواب آلودہ تھین جب درخت کے قریب ہوئے وہ درخت بیچ سے پھٹکر آدھا ایکطرف اور آدھا
دوسری طرف ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سے اسمین کو گذر گیا کہتے ہین کہ وہ درخت تا اب
اوسیطرح دو پارہ ہوا کھڑا ہے اور اسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری کہتے ہین اور حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مین بہت بھوکا تھا حضرت نے میرا حال دیکھکر مجھے اپنے گھر بلا کر ایک دودھ کی پیالہ
سے تمام اہل صفہ کو شکم سیر کیا پھر مجھے پیٹ بھر کر پلایا پھر حضرت نے آپ پیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرا بیٹا صبح اور شام کو دیوانہ ہو جاتا ہے حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک اسکے سینہ پر لگایا اور دعا کی
تو اس بچہ کو قی آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کے اسکے اندر سے نکلا اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوگیا اسکو

اور معجزات کا حال جسکو دریافت کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالعہ کرے اور سب سے بڑا معجزہ حضرت کی
پیغمبر کا گواہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑے کامل فصیح تھے اور وہ لوگ اپنی زبان
آوری مین اپنے مقابلہ مین سارے جہان کو عجم یعنی گونگا کہتے ہین اور اون مین سے بہت لوگ
بسبب بغض اور عداوت اور کبر کے تمنا رکھتے تھے کہ کسی طرح حضرت کو جھوٹ کا الزام دین اور انھون نے ہماری
خیرت کے حضرت کی دشمنی مین اپنے مال و جانین تلف کین جب حضرت نے قرآن شریف کے مقابلہ مین
ایک سورۃ اونکی تصنیف مانگی اور یہ بھی فرمایا کہ تمسے ہرگز نہ بن آویگی سو اون سے نہ بن آئی اور اونکی
فصاحت اور شاعری ہیچمدان ہوئی اور ایک سورۃ کے کہنے سے عاجز ہو گئے چنانچہ فرمایا ہے حق سبحانہ
وتعالیٰ نے سورہ بقر کے تیسرے رکوع مین وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی ای لوگو
اور اگر تم ہو شک مین اس کلام سے جو اوتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورۃ اس قسم کی اور
بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور اسکے آگے یون فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ یعنے پھر اگر نکرو اور ہرگز
نکروگے تو بچو آگ سے جسکا ایندھن ہین آدمی اور پتھر تیار ہے منکرون کیواسطے اور سورۂ یونس کے چوتھے
رکوع مین یون فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنے کیا لوگ کہتے ہین یہ بنالایا تو کہدے لے آؤ ایک سورۃ
ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور سورۂ ہود کے دوسرے رکوع مین یون
فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ الآیۃ یعنے کیا
کہتے ہین باندھ لایا ہے اسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک سی سورت مین ایسی باندھ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ
کے سوا اگر ہو تم سچے پھر اگر نکرین تمھارا کہنا تو جان لو کہ یہ اوترا ہے اللہ کی خبر سے اور سورۂ بنی اسرائیل
کے دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا یعنی کہدے اگر جمع ہوں آدمی اور جن اسپر کہ لاویں
ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہ آیتین قرآن مجید کی حضرت کی
تصدیق نبوت اور قرآن مجید کی کلام الٰہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضاً پیغمبر
خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبری کے دعوی مین جھوٹے ہوتے تو صدہا شاعر فصیح کے سامنے کبھی
یون نہ کہتے کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین یا ایک سورۃ تمسے اور تمھارے شاہدین اور مددگارون
سے تمام جن اور آدمیون سے نہ بن سکینگی کیونکہ جھوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون ایسی ہی اور لوگ
ہین اگر یہ کہونگا کہ اس کلام کے مانند تمسے ہرگز نہ بن آویگی تو شاید کوئی شخص اسکے مقابلہ مین ایسے ہی
کلام کہہ لاوے تو مین شرمندہ ہو جاؤن غرض ہر صورت جھوٹے آدمی سے ایسا دعوی ہرگز نہین
ہو سکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تھے اور یہ کلام بیشک اللہ کا کلام تھا اسواسطے چار مقام مین
قرآن شریف سے صاف ظاہر ہی کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جانا چاہیئے کہ حضرت
کے وقت سے ابتلک ہر زمانہ مین دین اسلام کے بہت دشمن ہوتے رہے اور اس زمانہ مین بادری لوگ
دن رات اسی فکر مین رہتی ہین کہ کسی وجہ سے دین مسلمانی کو باطل ٹھہراوین اور اس کام کیواسطے طرح
طرح کے علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکھتے ہین کسی وقت مین قرآن شریف کے مانند کسی نے دو تین
سطر کی عبارت بھی نہین لکھی اور یہ ظاہر ہی کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم
اور سحر اور وصل اور شراب و کباب اور بزم و رزم اور باغ و صحرا وغیرہ مضامین جسمین فصاحت اور بلاغت
اور صنایع اور بدایع اور معانی و بیان کی گنجایش بہت ہوا کرتی ہی سو قرآن شریف مین نہین ہی اور جھوٹ
اور مبالغہ شاعرانہ سے بالکل خالی رکھی بلکہ مبدء اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات
اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کے بیان مین جیسے
حقتعالی نے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا یعنی اور
پھیر پھیر سمجھایا ہمنے لوگون کو اس قرآن مین ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت نے ناشکری کی اور باوجود اسکی
خوبی اور رنگینی عبارت کے اور رعایت قواعد علم بیان اور معنی بھی اوسمین ہی پر آدمی منصف غور کرنیوالا چاہیئے تاکہ

ان دلائل مین فکر کرے اور قران شریف کے مضامین اور عبارات کو سمجھ کر قرآن شریف کو کلام الہی
ہونیکو اور حضرت کے نبی برحق ہونے کو عقل سے سمجھے کہ عقل سلیم کے نزدیک اس بات مین ایک ذرہ بھی
شبہ اور شک نہین ہے اور اگر کوئی اس سے بھی نہ ہدایت پاوے تو کمبخت ازلی ہے اور حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تھے کہ انکی پیغمبر ہونے پر دلیل قاطع اور
برہان ساطع ہین از انجملہ مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے
دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنے عرصہ مین کبھی مجکو اُف نہین فرمایا اور نہ کبھی فرمایا کہ تو نے یہ کام
کیون نہین کیا اور نہ فرمایا کہ یہ کام کیون کیا ایضاً اور انھین سے روایت ہے کہ مین آٹھ برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
(یعنے یہ بھی مشکوٰۃ شریف مین ہے ۱۲)
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس برس مینے حضرت کی خدمت کی کبھی کسی چیز کے ضائع ہونے پر حضرت نے
مجھے ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپکے گھر والون سے مجھے ملامت کرتا تو حضرت فرماتے کہ چھوڑو اُسکو
ملامت مکرو جو کچھ تقدیر مین ہے وہی ہوتا ہے ایضاً اور انھین سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
(یعنے یہ بھی مشکوٰۃ شریف مین ہے ۱۲)
وسلم ایسے خوش خلاق تھے کہ اگر مدینہ کے لوگون کی ایک باندی بھی آپکا ہاتھ پکڑ لیتی تو جہان وہ چاہتی حضرت
اوسکے ساتھ چلے جاتے ایضاً اور انھین سے ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
(مشکوٰۃ مین ہے ۱۲)
بکریان مانگین اسقدر کہ درمیان دو پہاڑون کے بھین حضرت نے وہ سب بکریان اُسکو بخشدین پھر وہ
شخص اپنی قوم مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہو جاؤ قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بہت کچھ دیتا ہے کہ فقیر ہو جانے سے نہین ڈرتا ایضاً اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا سوا نرفت لانبان بیارکش گرگ
مگر با شہدان لا الہ الا اللہ ایضاً اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک فقیر جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور حضرت پر موٹی کنارے والی چادر تھی اتنے مین
ایک گنوار وہان آپہونچا اُسنے حضرت کی چادر مبارک کو پکڑ کر حضرت کو اسقدر سختی سے کھینچا کہ حضرت اوسکے
سینہ تک آگئے میں دیکھا کہ اُس چادر کا کنارہ حضرت کی گردن کی کنارہ مین چبھ گیا اور
اُسکا نشان پڑ گیا تھا پھر وہ کہنے لگا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مال کہ تیرے پاس ہے تیرا نہین

اور تیری باپ کا نہین اللہ کا ہی اسمین سے مجکو دلوا پھر حضرت نے اُسکی طرف دیکھا اور ہنسے اور اُسکا
سوال بھی پورا کر دیا **ایضاً** اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کافروں پر بد دعا کرو آپنے فرمایا کہ مجکو اللہ نے بُرا کہنے کے واسطے پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کے
واسطے رحمت بھیجا ہے **ایضاً** اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کسیکو گالی نہ دیتے اور بازارون مین نہ چلاتے اور اگر کوئی حضرت سے بدی کرتا اُس سے بدلا نہ لیتے
معاف کر دیتے **ایضاً** اور حضرت انس سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسے متوکل
تھے کہ اپنے نفس کے واسطے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے تھے **ایضاً** اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ اگر مین چاہون سونے کے پہاڑ میرے
ساتھ چلین میرے پاس اتنا دراز قد فرشتہ کہ کمر اُسکی کعبہ کے برابر تھی آیا اور اُسنے کہا کہ تمھارا
رب تمکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو پیغمبر بادشاہ سو مینے حضرت
جبرائیل علیہ السلام کیطرف دیکھا یعنی بطور مشورہ پوچھنے کے پس جبرئیل نے میری طرف اشارہ کیا کہ
پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری اختیار کرو پس کہا مینے کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ کہتی
ہین کہ اس حال سے پیچھے پھر کبھی حضرت نے تکیہ لگا کر کھانا نہین کھایا اور فرماتے کہ مین کھانا کھاتا ہون
جیسے کہ بندے کھایا کرتے ہین اور بیٹھتا ہون جیسے کہ بندے بیٹھا کرتے ہین **ایضاً** اور حضرت
مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم کا کچھ دینا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
قرض تھے سو اُنھ حضرت پر تقاضا کیا اپنے فرمایا ای یہودی اسوقت میرے پاس کچھ بھی نہین کہ
تجکو دون یہودی نے کہا ای محمد جب تک تو میرا قرض نہین ادا کریگا مین تجسے جدا نہین ہونگا آپنے
فرمایا خیر مین تیرے پاس بیٹھا رہونگا سو حضرت اُسکی پاس بیٹھے رہے پھر نماز پڑھی حضرت نے ظہر اور عصر
مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اتنی مدت تک اُسی یہودی کے ساتھ رہے اور حضرت کے یار اُس یہودی کو
جھڑکتے تھے حضرت کو اصحاب کی یہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھلا ایک یہودی آپکو روکے رکھا اور نکلنے نہ دے پھر حضرت نے فرمایا کہ مجکو میرے پروردگار نے منع فرمایا ہے

اس سے کہ ظلم کرون کسی پر پھر جب صبح ہوئی اوس یہودی نے کہا اشہدان لاالہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تحقیق نہین بندگی کسی کی سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ بیشک تم اللہ کے بھیجے ہوئے ہو اور کہا کہ میرا آدھا مال تصدق ہی راہ خدا مین ؛ سنتے ہو جو مینے آپسے یہ گستاخی کی ہی صرف اسواسطے کی ہی کہ دریافت کرون آپکی تعریف جو توریت مین ہے اور وہ تعریف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا پیدا ہوگا مکہ مین اور اوس کی ہجرت گاہ طیبہ منورہ اور ملک یعنی عظمت و شوکت اوسکی شام کے ملک مین نہین ہے محمد بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا پھر کہا اشہدان لاالہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور بلاشبہ تم اللہ کے رسول ہو اور کہا یہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کے جہان اسکا خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ کرو ایضاً اور حضرت ابن مسعود صحابی روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے ہوئے تھے جب اٹھے تو آپکے بدن مبارک پر بوریا مجھ کر نشان پڑ گیا تھا ابن مسعود نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہکو فرماتے کہ ہم آپکے لیے نرم فرش بچھاوین اور اچھے کپڑے بناوین حضرت نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام ہی مجھے دنیا سے اتنی غرض ہی جیسے کسی سوار نے ایکدرخت کے نیچے کچھ آرام پکڑا اور سوار ہی کھڑا رہا پس چلدیا اور درخت کو چھوڑ گیا ایضاً اور حضرت ابوامامہ صحابی سے روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو میرے پروردگار نے فرمایا کہ اگر تو چاہی تو تیرے لیے بطحاء مکہ کو سونا کردون پس مینے عرض کیا کہ ای پروردگار مین یہ نہین چاہتا ہون لیکن اتنی خواہش رکھتا ہون کہ ایکروز شکم سیر ہون اور ایکروز بھوکا ہون پھر جب بھوکا ہون تیرے آگے عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر ادا کرون اس مقام مین حضرت کے اخلاق مین سے بہت ہی تھوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ و شمائل ترمذی وغیرہ کتب تواریخ اور حدیث سے دریافت کرے کہ حضرت کے کیا نیک اخلاق تھے جیسے کہا ہی شاعر نے فرد مجمع اوصاف تیری ذات ہی + آپکی ہر بات کی کیا بات ہی اور اسیواسطے فرمایا ہی حقتعالی نے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پر پیدا ہوا ہی

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قرآن ہی یعنی جو کچھ قرآن مجید مین ہی وہ بالطبع
حضرت کے اخلاق ہین سبحان اللہ قرد وصف خلق کسی کہ قرآنست + خلق را وصف وچہ امکانست
اور پیغمبرون سے نیچے دین کی راہ بتلانے والے پیغمبرون کے نائب ہوتے ہین اگرچہ اونکا گناہون سے
بالکل پاک ہونا شرط نہین لیکن پھر بھی اونکے افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتے ہین اور اگر اون سے
کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اوس وقت
سے آج تک جہان مین موجود رہے ہین اونمین سب سے افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کے اہلبیت اور
اصحاب ہین جنھون نے باایمان حضرت کو دیکھا اور اون سے اوتر کر تابعین ہین کہ جنھون نے باایمان
اصحابون کو دیکھا اور اونسے اوتر کر تبع تابعین ہین جنھون نے باایمان تابعین کو دیکھا اور اون سے
اوتر کر اولیا اور علما اور صلحا ہین کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکھون سے کم نہین اور ان نائبون کے اخلاق
اور افعال ایسے اچھے ہین کہ جنکے بیان سے دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہے اور اون مین بہتون
ہاتھ سے خرق عادت بھی ظاہر ہوئے ہین چنانچہ اس مقام مین یکے از ہزار واندکے از بسیار بعضے
اخلاق اور خرق عادات بعضے بزرگون کے بیان ہوتے ہین روضۃ الاحباب اور دوسرے
کتب تواریخ اور احادیث مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ لشکر کا سامان کر رہے تھے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدھا مال حضرت کی خدمت مین لے آئے حضرت نے پوچھا کہ گھر والون کے واسطے
کیا چھوڑ آیا اونھون نے عرض کیا کہ آدھا مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اٹھا
لائے حضرت نے پوچھا کہ گھر کے لوگون کیواسطے کیا چھوڑ آیا ہی اونھون نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول
اور کیمیاے سعادت مین لکھا ہی کہ ایکروز ایک غلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودھ لاکر پلایا پیچھے سے
معلوم ہوا کہ وجہ حلال سے نتھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حلق مین اوںگلی ڈالکر
قے کری تمام دودھ نکالدیا اور کہا کہ بارخدایا جو کچھ کہ میری رگون مین باقی رہگیا ہو اوس سے
تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین لکھا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی
خلافت کے دنون مین ایک شخص کو نام اوسکا ساریہ تھا ایک لشکر کا سردار بناکر کسی طرف کو روانہ کیا تھا

اور وہ بزرگ ایکروز اپنی فوج کے ساتھ عجم کی ملک مین کافرون کی غلبہ سے بھاگ چلا تھا اور سحوفت
مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ مین منبر پر خطبہ فرما رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو یہ حال کشف سے معلوم ہوا خطبہ ہی کے درمیان فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ
کیطرف ہو کر اپنی آپکو قائم رکھ ساریہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز وہان سے سُنی اور
خبردار ہو گیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر مضبوط ہوا اور کافرون کو بھگا دیا اور اسی کتاب مین
نقل کیا ہے کہ مصر مین دستور تھا کہ ایک کنوارہ لڑکے کو واسطے مذبحیت دریای نیل کی بنا و سنگا
کرکے دریای نیل مین ڈالدیا کرتے تھے تو دریا جاری ہوا کرتا تھا جب وہان حکومت اسلام کی ہوئی
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہ حاکم اُس شہر کے تھے اس رسم بد کو موقوف کر دیا دریا بالکل
خشک رہا وہان کے رہنے والون نے جلا وطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نے یہ سب
حال حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مین لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسکے جواب
مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکھا کہ بتنے ہی رسم کو موقوف کیا اچھا کیا اور ایک رقعہ چھوٹا سا لکھکر
اُس خط مین ملفوف کرکے لکھا کہ اس رقعہ کو دریای نیل مین ڈالدینا اور مضمون اُس رقعہ کا یہ تھا
کہ رقعۃ اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر کا دریای نیل کیطرف آما بعد اگر تو اپنی آپ سے جاری تھا تو اب
جاری نہین ہونیکا اور اگر تجکو اللہ جاری کرتا تھا تو مین مانگتا ہون اللہ واحد قہار سے کہ تجکو جاری کر دے
عمرو بن عاص نے اُس رقعہ کو دریا مین ڈالا اللہ تعالیٰ نے دریای نیل کو جاری کر دیا تب سے وہ رسم بد
اُس شہر سے موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ ایکدن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے
ہوئے اسقدر روئے کہ ڈاڑھی مبارک تر ہو گئی رفیقون نے پوچھا کہ آپ کبھی بہشت و دوزخ کے ذکر سے
اتنا نہین روئے جتنا آج روئے مین اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مینے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہے جسکو یہ آسان رہا باقی منزلون مین اُس پر آسان ہوئین اور جسکو یہ
تکلیف ہی باقی منزلون مین تکلیف سے گذرین تو پہلی منزل مین سب منزلون کا غم ہوتا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت اکثر اوقات مسجد نبوی مین زمین پر سوتے جب اوٹھتے تو

۵۷ دریای نیل کو رقعہ لکھکر ڈالنے کا بیان

سنگریزون کے نشان آپ کے بدن پر پڑجاتے اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان مین لکھتے
ہین کہ ایک دفعہ ایک گلی مین ناداستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پانو ایک کنگال کے پانون پر آگیا اوسنے
خفا ہوکر کہا کہ تو اندہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو مجکو
معاف کردے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچہا اور
اوسکا جواب فرمایا اوس مجلس مین سے ایک شخص نے کہا کہ یہ مسئلہ یون نہین ہے جسطرح آپ فرماتے ہو
آپنے فرمایا جو تجھے اچہا معلوم ہے کہدے اوس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہ سچ کہتا ہے اور صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے
حضرت ضرار بن حمزہ سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصف مجسے بیان کر و حضرت ضرار نے اول اس
بات سے عذر کیا جب حضرت معاویہ نے قسم دی تو یون بیان کرنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے برگزیدہ
اور متقی تہے بڑی قوت والے تہے قول اونکا فیصل تہا حاکم اور عادل تہے علم اونکے اطراف سے رواں تہا
بات اونکی حکمت کی تہی دنیا اور اوسکی زینتون سے بیزار تہے اونکی آنکہون سے بہت آنسو جاری رہتے تہے
تدبر اور تفکر کیا کرتے تہے روکہی سوکہی روٹی اور موٹے کپڑے پر قناعت کرتے تہے اپنے آپ کو ایک ادنا آدمی
سمجہتے تہے جو کچہہ ہم پوچہتے اوسکا جواب دیتے اگر ہم اونکو بلاتے تو اجابت کرتے اہل دین کی تعظیم کرتے
مسکینون سے قرب رکہتے قول باطل کے تابع نہوتے کوئی ناتوان اونکے عدل سے ناامید نہوتا اور مینے
اونکو اندہیری رات مین تنہا دیکہا ہے کہ اپنا ہاتہہ داڑہی مین ملتے تہے اور غم سے روتے ہے اور فرماتے تہے
کہ اے دنیا مین تجہہ پر نہ بہولونگا تیرا فریب نہ کہاؤنگا یہ فریب اور کسیکو دے تو مجہے شوق کہتی ہے مین
تجہے بیزار ہون کہان ہوسکتا ہے کہان ہوسکتا ہے کہ مین تجہی محبت کرون کہان میری محبت ہوئی تجہے بعید ہے تجکو
تین طلاق بائن دی کہ ہر رجوع نکروںگا عمر تیری چہوٹی ہے اور خوف تیرا بہت ہے ہائے توشہ کم اور
سفر دراز اور راہ کا خوف یہ باتین سنکر حضرت معاویہ رو پڑے اور کہنے لگے خدا تعالی ابوالحسن پر رحمت
کرے کہ واللہ ایسے ہی تہے اور جو تم نے کہا سچ ہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مجہے شرم آتی ہے اس سے کہ اپنے پروردگار سے ملون ایسے حال مین کہ اپنے پروردگار کے گہر کی کسی

ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے

امام حسن رضی اللہ عنہ

پاپیادہ نگیا ہون اسواسطے حضرت ممدوح نے پچیس حج پاپیادہ ہوکر کیے حالانکہ سواریان آپکے ساتھ تھی
تہین اور اوسی کتاب مین ابونعیم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دو بار اپنا سارا
مال اللہ کے نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا آدہا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا شلا اگر دو جوتیان یا دو موزہ
ہوتے تو ایک اللہ کے نام پر دیدیتے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایک بڑہیا نے حضرت امام حسن
اور امام حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہم کی ضیافت کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے
ہزار دینار سونے کے اور ہزار بکرے اوس بڑہیا کو بخشے اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
نے اوسکو دیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور
تواریخ کی کتابون سے ظاہر ہے کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بنگیا اوسنے چاہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
مجسے بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند رسول علیہ السلام نے جانا کہ اس فاسق نالائق
سے بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس اوسکی بیعت سے انکار کیا اور آخر
سے اپنی جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کی اور طرح طرح کی سختیان اوٹہاکر مع اکثر
صاحبزادون کے شہید ہوئے پر اوس نابکار کی متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت
ابن حجر مکی شفعوی اپنی کتاب قلائد العقیان فی مناقب الامام ابحنیفۃ النعمان مین لکہتے ہین کہ حضرت سفیان
یعنے شافعی مذہب کہا کہ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبہی اپنے بال بچون کے لیئے کچہہ کہانا یا کپڑا خریدتے تو پہلے اوسے
اوسی قدر علما کو بہی دیتے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حسن بن زیاد نے کہا کہ قسم ہے خدا کی حضرت
امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے کبہی امیرون اور بادشاہونکا ہدیہ قبول نہین کیا اور ایک دفعہ حضرت امام نے کچہہ کپڑا
واسطے بیچنے کے اپنی تجارت کے شریک پاس بہیجا اوسمین ایک تھان عیبدار تہا آپنے کہلا بہیجا کہ خریدار سے
اس تہان کا عیب ظاہر کرکے بیچو تقدیر الہی سے وہ شخص اوس تھان کا عیب بیان کرنا بہول گیا اور سب
اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اوسکی قیمت کو اپنے خرچ مین لانا گوارا نہ کیا
اور رفع اوسکا سب کہ تقدیر بیس ہزار درہم کے تہا محتاجون کو دیدیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت
امام ابوحنیفہ نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتون مین ایسا اتفاق ہوتا

کہ ایک رکعت نماز مین سارا قرآن شریف ختم کرتے اور اوسمین اسقدر رقت ہوتی کہ اونکے رونیکی آواز
ہمسایہ سُنکر اونکے حال پر ترس کہاتے اور یہہ بہی روایت ہے کہ جس جگہہ مین امام مرحوم کی وفات ہوئی
آپنے اوسجگہہ مین سات ہزار قرآن ختم کئے تہے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس
مین لکہتے ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بنتی ابوعبداللہ
کی فرماتی ہین کہ جب سے میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا ہے اوسنے رمضان شریف کے دنونمین کبہی دودہ
نہین پیا کہتے ہین کہ ایک دفعہ رمضان کا چاند بادل کے سبب سے کہائی نہین دیا تہا لوگون نے حضرت
محبوب سبحانی کی مان سے رمضان کے چاند کا حال پوچہا اونہون نے فرمایا کہ آج عبدالقادر نے دودہ
نہین پیا پہر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ
نے فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کے دن مین گائے چرانے جنگل مین گیا اوس گائے نے میری طرف منہہ کرکے
کہا اے عبدالقادر خدا تعالے نے تجہے اس کام کے واسطے نہین بنایا اور اسکام کا حکم نہین دیا مین یہہ سنکر
ڈرا اور پلٹ کر اپنے گہر کی کوٹہے پر چڑہ گیا دیکہتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجکو نظر آتے ہین مینے اپنی والدہ
سے عرض کیا کہ مجہے اللہ تعالی کی عبادت کے لیے چہوڑ اور اجازت دے کہ بغداد مین جاکر علم پڑہون اور
نیکونکی زیارت کرون مان نے اسکا سبب پوچہا مینے احوال ظاہر کیا مان روئی اور چالیس دینار میرے
خرچ کے لیئے میرے جامہ مین سیئے اور مجکو رخصت کیا اور مجسے عہد لیا کہ جوٹہہ کبہی مت بولیو مین
قافلہ سے ملکر بغداد کو چلا راہ مین ساٹہہ سوارون کا ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوار نے مجہہ سے پوچہا ای فقیر تجہہ
پاس کیا ہے مینے کہا چالیس دینار ولا کہان ہین کہا میرے جامہ مین بغل کے نیچے سلے ہوئے ہین وہ سمجہا
کہ مجہہ سے مسخری کرتا ہے چلا گیا دوسرے نے اسیطور پوچہا مینے سچ سچ کہدیا اون دو نو سوارون نے
میرا حال اپنے امیر سے ظاہر کیا امیر نے مجکو بلا کر اسیطرح پوچہا مینے وہی جواب دیا پہر میرا جامہ پہاڑ کر دیکہا
جو مینے کہا تہا وہی پایا مجہے اس سچ بولنے کا سبب پوچہا مینے کہا میری مان نے مجسے سچ بولنے کا عہد لیا ہے
مین اپنے عہد مین خیانت نہین کرتا یہہ سنکر قزاقون کا سردار رونے لگا اور کہا کہ مین کئی برس سے اپنے پروردگار
کے عہد مین خیانت کر رہا ہون اور اوس سردار نے میرے ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی سے توبہ کی اور اسکے

ساتھہ والون نے بہی میرے ہاتھہ پر توبہ کی اور کیمیائی سعادت مین لکہا ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ
عنہ ایسے زاہد تہے کہ گلیون مین سے کہجور کی گٹہلیان اوٹہا کر اپنی غذا کرتے اور چہوٹے چہوٹے ٹکڑے
گری پڑی اوٹہا کر پاک کر کے اپنے کپڑے بنا لیتے اور کتاب محبوب الابرار مین لکہا ہے کہ حضرت بابا فرید
شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تک ایک کنوئے مین اوندہے ہو کر لٹکے عشا کی نماز پڑہکر لٹکتے فجر
کی نماز سے پہلے باہر آجاتے اور مینے کسی سے سنا ہے کہ سبب اسکا یہ تہا کہ ایک رات آپ تہجد کے وقت
سوئے رہگئے اور اوس روز کی نماز وتر قضا ہو گئی آپ نے نفس کو سستی کی یہ سزا دی اور اوسی کتاب مین
لکہا ہے کہ حضرت بابا فرید کری کے درخت کے نیچے عبادت کیا کرتے اور غذا آملی کر یکا پہل تہا جسکو ٹیلا کہتے
ہین اور یہہ بہی پیٹ بہر کر نہ کہاتے تہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت بوعلی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
جب جذبہ کی حالت مین آگئے تو اوس بیہوشی مین آپ کی موچہین اندازہ شرعی سے زیادہ ہو گئی تہین
حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک من آملی داڑہی پکڑ کر موچہین کتروالین حضرت
بوعلی صاحب اپنی ڈاڑہی کو چوما کرتے اور فرماتے کہ یہ میری ڈاڑہی شرع شریف کی راہ مین پکڑی گئی
ہے اور سنا گیا ہے کہ ایک شخص جو پور کے راجا کالی پالک بہاگ کروتی مین مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت مین پہونچا اور کہنے لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک حجلہ مجکو نظر آتا ہے مولانا نے فرمایا
کہ اسکی تعبیر یہہ ہے کہ یہہ تخت بہشت کا ہے تو مسلمان ہو تو یہ تخت تجکو نصیب ہووے وہ شخص اوسیوقت
مشرف باسلام ہوا اور سنا ہے کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد کی رفاقت مین
کافرون سے جہاد کر رہے تہے باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم سید صاحب کے تہے بعضے وقت اپنے گہوڑے
لیے آپ جنگل سے گہاس لایا کرتے تہے اور کبہی لشکر کے اونٹون کے شلیتے اپنے ہاتہہ سے بندہواتے اور
کبہی لنگر کی ہنڈیون مین اپنے ہاتہہ سے لکڑیان چیر کر ڈالتے مولانا ممدوح بہت ہی بے تکلف رہتے اور ایسا ہی
حال جناب سید احمد صاحب کا تہا اور اکبر وزیر مولانا قطب الدین صاحب اسلمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ ایکدفعہ
جناب مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کشتی مین سوار تہے اور اونکی بیوی اوسی کشتی کے بیچ گاڑی مین بیٹہی ہوئی
تہین جب نماز کا وقت آیا مولانا ممدوح نے نماز پڑہی بیوی سے کہا کہ تم بہی نماز پڑہو بیوی صاحب نے کہا

ینے بھی گاڑی مین جسطرح مجھے ہوسکی نماز پڑہ لی ہی مولویصاحب نے فرمایا یون نہین ہی بلکہ گاڑی سے اوتر کر کھڑے ہوکر پڑہو تب مولویصاحب نے اپنا سر منہہ ڈہانپ کر گاڑی سے اوتر کر کشتی مین کھڑے ہوکر نماز پڑہی مولویصاحب نے لوگونکی تعلیم کے لیے آواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکھہ لو عبدالحی کی بیوی نماز پڑہ رہی ہی یعنے تمہاری بیویون کو بھی ایسا ہی چاہیئے کہ سفر مین اسطور پر نماز ادا کیا کرین نہ یہ کہ بے موقع شرم اور غیرت کر کے اللہ کے فرض مین قصور کرین اور ہندوؤن کے دین کے پیشوا بھی بہت ہوئے ہین برا ونکے افعال و اخلاق عجب طرحکے ہین کہ جنسے عقل حیران ہی بڑا پیشوا انکے دین کا برہما ہے اور اوسکو رسول نہین بلکہ خدا جانتے ہین اور رسول ونکے چار ون بید برہما کے چارون منہہ سے نکلے اور بید کو کلام الٰہی جانتے ہین باقی تمام شاستروں کو انہین بیدون سے نکلے جانتے ہین چنانچہ برہما کے سب پیشوا و اونکا پیشوا ہے مہابہارت کی آدیرب مین لکہا ہے کہ برہما سارے دیوتاؤن کا اوستاد ہے اور مہادیو بھی اوس سے پیدا ہوا اور دوسری جگہہ لکہا ہے کہ مہادیو برہما کی دونو ابرو سے پیدا ہوا چنانچہ اوسکی نسبت انکی کئی توارکیخون مین لکہا ہے کہ پہلے برہما نے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور سکام دیو یعنے شہوت جماع کو بھی بنایا کام دیو نے برہما سے یہ برعیے بخشش چاہی کہ وہ جسکے دلمین جاگہسے اوسکی عقل ماری جاوے برہما نے اوسکو یہی برعیدیا کام دیو برہما ہی کے دلمین جاگہسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی اپنی بیٹی سے قصد جماع کا کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کے ایک طرف کو پہر گئی اوسطرف برہما کی صورت مین ایک اور منہہ ظاہر ہوگیا سارستی کو اوس منہہ سے گھورنے لگا سارستی پیچہے کو ہوگئی اوسطرف بھی ایک اور منہہ برہما کے ظاہر ہوگیا اور نظر بد کرنے لگا سارستی دوسری طرف کو ہوگئی یہی حال اوسطرف ہوا چنانچہ برہما کے چار منہہ اوسوقت سے ہین اسیواسطے برہما کو چترمکہہ کہتے ہین القصہ جب سارستی نے دیکہا کہ برہما یہانہین چہوڑتا وہان سے بہاگ چلی برہما اوسکے پیچہے دوڑا سارستی زمین مین غائب ہوکر بہاگ لگی جب باہر نکلکر دوڑی برہما بہی پیچہے وسکے بہاگا گیا غرض اسیطرح سارستی کبہی ظاہر کبہی غائب ہوکر اوسکے ہاتہہ سے بہاگی پر اوس جو انمرد نے پیچہا نہ چہوڑا مصرعہ آفرین باد بریں ہمت مردانہ او جب دیوتاؤن نے اسباتکے چرچے ہوئے مہادیو نے اس گناہ کے بدلے برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا

اور بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجے جاتے ہین پھر برہما
اور بعضے کہتے ہین کہ ایکدفعہ برہما نے پاربتی مہادیو کی بیوی سے آشنائی لگائی تہی اسواسطے مہادیو نے
اوسکا سر کاٹ دیا اور رہتے ہین کہ اوس سارتی نے ندی کیصورت پر ظہور کیا ہے کہ کہتر کی زمین مین تہا سر
کے نیچے کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہی سو اب تک اوس بات کا یہہ نشان موجود ہی اور شیتلہ
پوران مین لکہا ہے کہ برہما نے اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتان کی سو برس تک رکہا پھر اوسکو اپنی بیٹی
سویم بہوہ سے بیاہ دیا اور بامن پوران مین لکہا ہے کہ برہما نے مہادیو کے ذکر کی درازی کا انتہا نہ پایا
اور جہوٹون کہدیا کہ مینے مہادیو کے لنگ کی مقدار دریافت کرلی ہے اس جہوٹ کی شامت سے اوسکی
پوجا جہان سے موقوف ہوئی اور انکی بعض تواریخ سے برہما کا شراب پینا بہی معلوم ہوتا ہے و عقلمند ایسا
تہا کہ ایکبار شب کے آلت کو ناپنے لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور جب اوسکا انتہا نہ پایا تو برہما نی
جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہے اور اوسکی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کی پہچان ایسی ہے
چاہیئے اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہیئے جیسا کہ برہما ہے جسکو زیادہ احوال برہما کا دریافت
کرنا ہو مہابہارت اور رامائن پوران اور بایو پوران وغیرہ تاریخون مین دیکہے غرض ہندونکے دین کی یہ جہوٹی
ثابت ہے کہ برہما فسق و فجور سے پاک نتہا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سے جماع کیا پہر ایسی نفسانی
اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنیسے کیا حاصل ہے فاسق و جہوٹا اس تالایق نہین ہوتا کہ اللہ تعالی کا رسول
ہو اور جہوٹے اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلون کا کام ہے بلکہ جاہل بہی نہین کرتے اسمقام مین بعضے
ہندو جواب دیا کرتے ہین کہ برہما سامرتہے یعنے مقدور والا تہا اور سامرتہی کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اسکا
جواب یہ ہے کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہو کر بیعقل ہو جاوے وہ سامرتہی کہان رہا اور اگر برہما کو گناہ نے
ضرر نہ کیا تہا تو مہادیو نے اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سے کیون
اوٹہ گئی اور بالفرض اگر سامرتہی کو گناہ ضرر نہ کرے جب بہی ضرور ہے کہ اللہ رسول گناہ سے پاک ہو کیونکہ
فاسق کی نصیحت لوگون کو فائدہ نہین کرتی یعنی جو شخص آپ برے کام کرے اور دوسرونکو اوس سے منع
کرے لوگ اوس سے مسخری کرینگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام برے ہین تو آپ کیون کرتا ہے اور اوسکی مثال ہے

جیسے کوئی شخص جلو اکہا رہا ہے اور لوگون سے کہتا ہے کہ اسمین زہر ملی ہوتی ہے تم مت کہاؤ لوگ اوسکے کہنے کا یقین نکرینگے اور کہینگے کہ اگر زہر ملی ہوئی ہوتی تو آپ کیون کہاتا اور بعضے ہندو یہ جواب دیا کرتے ہین کہ برہما سے یہ حرکت اسواسطے ہوئی تاکہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر کی بہادری یعنے خدا کی خواہش ایسی غالب ہے کہ برہما سے بہی نرمٹی یعنے خدا کے ارادہ مین یون ہی تہا کہ برہما سے یہہ حرکت ہوئی اوسکا جواب یہ ہے کہ ارادہ الہی کا ظاہر ہونا کچہہ اسی بات پر موقوف نہا کہ اللہ تعالی کا پیغامبر ایسے گناہ سے بدنام ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑ جاے بلکہ جو اور کسیکا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑجاتا ارادہ الہی کا غالب ہونا اوس سے بہی خوب ظاہر ہوجاتا اور اللہ کے ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والون کے نزدیک ہرطرح ثابت ہے اور یہ بات عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جائز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور ایک پنڈت نے ایک اور اسبات کا یہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین معلوم ہوتا ہے کہ برہما نے یہہ حرکت کی ورنہ حقیقت مین یہ کام برہما سے سرزد نہین ہوا سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہر فاسق اور زنا کار کہہ سکتا ہے کہ مینے یہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہے اور بالفرض اگر حقیقت مین برہما نے گیا نہ کیا تو مہادیو نے اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہ کہو کہ مہادیو نے بہی نہین کاٹا یہ بہی نظرونکی غلطی ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ تمہاری بہولہ تہیونکی غلطی ہے جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہے تو اس سے تمہارا دین ہی غلط ٹہہرا اور جو دین غلط ہو اوس سے نجات کی امید رکہنی محض غلط ہے **حکایت** جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا ایک روز مینے دیوان چندر برہمن سے پوچہا کہ مصر جیسے بہلا اگر کوئی شخص راجا سے ملاقات حاصل کیا چاہے تو آیا کسی میر و زیر معتبر کے وسیلہ سے ملے یا فلانے فلانے بدکار کے وسیلہ سے ملے کہنے لگا کہ بہلا مہاراج ایسے بچون کو راجا کے دربار مین کون پوچہتا ہے مینے کہا کہ جب ان راجون کے دربار مین بچون کے وسیلہ سے نہین پہونچ سکتے ہین تو اوس شہنشاہ یعنے اللہ کے دربار مین تو بچون کے وسیلہ سے ہرگز رسائی نہوگی بولا کہ ہان سچ ہے پہر مینے کہا کہ تم ایسے شخص کے بیچے کیون لگے کہ بقول تمہارے ایسا لچا ہے کہ اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا یعنے وہ برہما ہے پس اوسنے اسبات کا یہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتے ہین ہمارا کہنا الو جو کچہہ تمہارے من مین ہی

دل ہی مین رکھو اسطرح ظاہر مت کہا کرو انتہی اور یہ ہاسے اوتر کرا ور لوگ انکے دین کی راہ بتلانے والے
ہین چنانچہ اونکا حال یہی ایسا ہی ہے کسی نے اپنی بیٹی سے زنا کیا کسی نے بیگانی عورتون سے
بُرا کام کیا کسی نے دغابازی اور فریب کیا اور کسی نے کچھہ اور کسی نے کچھہ اور کوئی ان سب بدی صفتون
سے موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ انکی پوتھیون مین کشن کا یہ حال لکھا ہے کہ رات دن برج کی
عورتونکے ساتھہ مشغول رہتا تھا کبھی کرتا مسری بجا کر اوسکو سناتا ایک دفعہ کئی عورتین نہا رہی تھین
اونکے کپڑے اوٹھا کر کدم کے درخت پر چڑہ گیا تھا اونکا بدن ننگا دیکھی اور اوسے راد ہا نام بیگانہ
عورت سے کہ جسکا خاوند جیتا تھا آشنائی لگا کر اوسکو اپنی بیوی بنایا غرض اوسکے فسق وفجور کی
باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹھہ خیال ٹھہا چھند چھیا دہرت کبت مین گاتے بجاتے
ہین بلکہ بعضے وقت کشن اور اوسکی بیویون کی سانگ بنا کر اونکو اپنے سامنے نچاتے ہین اسکا نام
راس لیلا ہے اور کہتے ہین کہ پراسر رکہہ سفر کو چلا بیوی سے عہد کر گیا کہ جب تجھے حیض آکر فراغت
ہوگی اپنا نطفہ تیرے پاس بہیجونگا یہہ اوسنے اپنی منی نکالکر ایک درخت کے پتے مین لپیٹ کر ایک شکرے
ہاتھہ اپنی بیوی کے پاس بہیجی راہ مین ایک دریا پر اوس شکرے سے ایک اور شکرا لڑنے لگا اس کشاکش مین
وہ نطفہ پراسر کا دریا مین گر پڑا اوسکو ایک مچھلی نگل کر حاملہ ہوگئی اوس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا
نام مچھودری ہے وہ لڑکی ایک ملاح نے اپنی بیٹی کر کے رکہی اتفاقا اسی دریا پر ایکدفعہ پراسر رکہہ آیا مچھودری
اوسکو دریا سے پار کرنے لگی پراسر عاشق ہوا برے کام کا قصد کیا مچھودری نے کہا میرے بدن
مچھلی کی بدبو آتی ہے پراسر کی دعا سے وہ بدبو خوشبو بنگئی مچھودری نے کہا میرے باپ دادا دیکھتے
ہین اور سورج دیکھتا ہے چونکہ جناب پراسر صاحب کو شہوت غالب ہوئی تہی فعالکی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچھہ
سوجھے اوسوقت شوق سے مچھودری کے ساتھہ کہ حقیقت مین انہین کی صاحبزادی تہی جماع کیا اور بہاگوت
مین یون لکھا ہے کہ یہ لڑکی راجا پراچر کے نطفے سے پیدا ہوئی تہی جس سے پراسر نے زنا کیا چنانچہ یہ قصہ
دوسری فصل مین مذکور ہے الغرض اوس زنا سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ویاس ہے چنانچہ بہت سی پرانون
تواریخ وغیرہ کی خصوصاً بیدانت شاستر کہ جسکو سارے شاستروں سے افضل جانتے ہین اوسکی تصنیف ہین اور

۵۱ بیاؤنسے کہا بادل
مین پڑے ہوئے عورتون سے
پراسر نے کیا جسکا
پراسر کہا آیا مچھودری
خوشبو کا کرشن کا
بہوتن نہا رہی تھین
چوڑا اوتر لیکر دوڑا
اونہون نے غصب الاشکا
دیکہا ہی کیا اسی اوری
کہتا ہے کہ پاپین ننگا
سونا بہت تنگ ہے یہ
دیکہی تہین ہوئی اسی
کو جو اب بہت سے کی
ہے اور میدان مین
برہنہ ہونا تو اوس

۵۲

اور بیدون کو کہتے ہین کہ اوسی نے چار حصہ کیا ہے اسواسطے اوسکو بید بیاس کہتے ہین سو بیاس ہی لگا
بڑا پیشوا ہے سو اوسکے راجا پانڈو کی جورون سے زنا کیا چنانچہ دوسری فصل مین بیان ہوچکا ہے اور اسی سے
کہ بسوامتر نے ہزار برس عبادت کرے ایکدن ایسی پر عاشق ہوکر اوس سے خراب ہوکر اپنی ساری عبادت
برباد کی اور گناہ کی شامت سے مخدوم ہوا آخر کتا بنکر اسکے پیچھے پیچھے ہوکر سرگ مین گیا غرض ہندوؤنکے
رہنماؤنکا احوال اونکے شاستروں سے ایسا ہی نکلتا ہے جسکو زیادہ دیکھنا ہو مہابہارت اور بدم پران
وغیرہ کی سیر کرے اسمقام مین زیادہ بیان ایسی فحش کی باتون کا کیا کرون اب ہندوؤن کو مناسب
بلکہ فرض ہے کہ ان لوگون کی پیروی چھوڑین کہ ایسے لوگ لایق پیغمبری اور رہنمائی کے نہین ہوتے
جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کے پیغمبر ہین اونکے اور اونکے نائبون کے اخلاق اور افعال کیطرف
غور کرین اور اپنے بزرگون کے اخلاق اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت سے
اللہ کے ملنے کی امید ہوتی ہے اور ہم یہ بات ہندوؤن کی خیرخواہی کے لئے کہتے ہین حق تعالیٰ انکو ہدایت کرے

فصل پانچوین قیامت کے بیان مین

ہم یقین رکھتے ہین اسپر کہ ایکدن اس
جہان کا تمام کارخانہ بگڑجاویگا جو کچھ نظر آتا ہے سب فنا ہوگا کچھ نہ رہیگا پھر حق تعالیٰ ہرکسیکو زندہ کریگا
اور ہر کسیکو اچھے برے کامونکا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالمون سے مظلومونکا حق دلایا
جاویگا بعد ہونے انصاف کے اچھے لوگ جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا ہے اور گناہون سے بچتے رہے
یا گناہ سے توبہ کری ہے اور اونکے سامنے مرے ہین بہشت مین داخل ہونگے پھر کبھی نہ نکالے جاینگے اور نہ مرینگے
اور برے لوگ جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکالے جاینگے نہ
مرینگے نہ عذاب کم ہوگا اور جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سے گناہ کرکے بدون
توبہ مرگئے کچھ مدت موافق گناہ کے دوزخ مین سزا پاکر پھر بہشت مین داخل ہونگے بعضون کو اللہ
سزا نہ دیگا بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندونکے حقوق تلف کئے ہین جیسے چوری قزاقی پیٹ گالی غیبت
رشوت خوری وغیرہ ایسے گناہ بدون راضی ہونے صاحب حق کے بخشے نجاوینگے اور اوسدن جبکہ
حکم اللہ کے اچھے لوگ گنہگار مسلمانون کی سفارش کرینگے حق تعالےٰ قبول کریگا اور سوائے کفر کے جس گناہ کو

اللہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچھی اچھی نعمتین کہانے پینے کی عمدہ لباس
ستہرے مکان یار دوستان خوشی و تازگی سیان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سب کے آپسمین ملاقات اور
ہمیشہ کی زندگی اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہے آگ سانپ بچھو گرم پانی
جیسے گہلا ہوا تانبا کانٹے بدبوطوق زنجیر ماپیٹ فرشتون کی جھڑکی وغیرہ اللہ پناہ دے اور مفصل
احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور عذاب و ثواب قہر کا بڑی کتابون مین مندرج ہے انتہے
اور ہندون کے دین مین یون ہے کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہے تو جم راج
جسکو ہندو دہرم راے کہا کرتے ہین اوسکے سپاہی گنہگار کی روح کو جم راج کے پاس لیجاتے ہین
جم راج اوسکے عملون کا حساب لیتا ہے پہر وہ جس سزا کے لایق ہوتا ہے اوسکو ویسا ہی جسم اور
ملتا ہے اوس جسم مین اپنے اعمال کی سزا پاکر اوس جسم سے نکلکر پہر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہے
اسیطرح ہزارہا جنم لیتا ہے اور حسب اعمال کے ہرطرح کے حیوان کے جنم لیتا ہے یہانتک کہ کبھی اور
بہڑ اور سور اور کتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبھی درخت بہی ہوجاتا ہے اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ پتہر بہی
ہوجاتا ہے اور رہبت سے جنم لیکر اور اپنے عملون کی سزا پاکر جب گناہون سے صاف ہوتا ہے تب
اوسکی کمش یعنی نجات ہوتی ہے اور موکہش سے ہے کہ نیست و نابود ہوکر خدا کی ذات مین لجاتا ہے اور
کبھی گناہونکی شامت سے نرک یعنی دوزخ مین جاکر وہان سے نکلکر کبھی بہر جنم لیتا ہے اور کرم بیان مین
لکہا ہے کہ جو کوئی سلیچہ اپنی عمر مین اچھے کام کرے تو وہ بعد مرنے کے شودر ہوتا ہے اور جو کوئی شودر
اپنے طریق پر ثابت رہا ہو اور اچھے کرم کرے تو مرکر ویش ہوتا ہے اور جو ویش اچھے عمل کرے اور
اپنے طریق پر قایم رہے تو وہ بعد مرنے کے کہتری ہوتا ہے اور کہتری اچھے عمل کرے تو بعد مرنیکے
برہمن کا جنم لیتا ہے اور برہمن اچھے عمل کرے تو اوسکی موکہش یعنے نجات ہوتی ہے اور یہ بہی کہتے
ہین کہ جب کوئی اچہا آدمی مرتا ہے تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تہا بعد مرنیکے اوسی دیوتا کے مقام مین
جاتا ہے اور کہتے ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا ہے تو بعد مدت مقررہ کے وہان سے نکلکر
پہر جنم لیتا ہے اور بقول انکے جو کوئی بہشت مین گناہ کرے اوسکی بہی سزا ملتی ہے چنانچہ مہابہارت کے

مین لکھا ہے کہ راجا جیجات نے بہشت مین کہا کہ مین اپنے برکسیکو نہین جانتا اندر نے اس گناہ کیوجہ سے اوسکو بہشت سے
دنیا مین پھینک دیا پھر اوس گناہ سے پاک ہوکے بہشت مین گیا اور وسی مین لکھا ہے کہ ایک اجامل
کردا بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجا بھی وہان حاضر تھا ہوا نے گنگا کا
دامن اوٹھا دیا راجا کی نظر گنگا کی رانو پر پڑی عاشق ہوگیا اس گناہ کی شامت سے بہشت سے نکالا گیا
اور یہ بھی انکا اعتقاد ہے کہ کبھی اولاد کے گناہ کے بدلے مین باپ دادا بھی دوزخ کے عذاب مین پہنچتے ہین چنانچہ
پھر بھارت کے اوپرب مین لکھا ہے کہ ایک بڑا زاہد برہم چاری جو اوسنے اپنا بیاہ نہین کیا تھا ایسی مقام پہونچا
جہان اوسکے بزرگ کنوین مین لٹکائے ہوئے تھے اوسنے پوچھا تم کون ہو بولے کہ ہم بڑے عابد
اور جگ کرنیوالے تھے ہم بعد مرنیکے دوزخ مین ڈالے گئے اس گناہ سے کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کروتا
چنانچہ اوس برہم چاری نے ماسک ناگ کی بہن سے بیاہ کیا اور جہانکے آخر ہونے مین ہندو کی
شاستروںکے قول مختلف ہین سانکھ شاستر تو کہتا ہے کہ جہان کا ابتدا کچھ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا
جہانکا دو وجہ پر ہے ایک یہ کہ برہما کی مکت ہوجاتی ہے سو لئے دھرم اور دھرم اور برہما و ناسنکار
سب کچھ فنا ہوجاتا ہے جتنی مدت جہان موجود رہا تھا اوتنی ہی مدت فنا رہتا ہے اور اسی مخلوقات مین
سے کوئی شخص برہما بنجاتا ہے اور از سر نو اوسیطور بعینہٖ وسی مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تھی بناتا ہے اور اسطرح
جہانکے فنا ہونے کا نام ہے کہنڈ پرلی ہے اور یہ کہنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہے اور دوسرا قسم یہ کہ تمام
مخلوقات کو مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دھرم اور برہما و ناسنکار
بھی فنا ہوجاوینگے کچھ باقی نرہیگا اور چارون عنصرون مین سے پہلے زمین پھر آگ پھر ہوا پھر پانی فنا
ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہے مہاپرلی اور یہ ایک ہی بار ہوگی اور بیدانت ساستر کہتا ہے کہ دنیا کا
فنا ہونا تین قسم پر ہے ایک یہ کہ جب برہما کی عمر سے ایکدن گذرتا ہے اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین رات کے
فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پھر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا بار بار ہوتی ہے اور اسکا نام دی بندن
دوسرا قسم یہ ہے کہ تمام مخلوقات گیان یعنی بعقلی مین آجاتے ہین سوائے اگیان کے اور سب کچھ فنا
ہوجاتا ہے اور اس قسم کی فنا ایکبار ہوگی اور اسکا نام ہے پراکرت تیسرا قسم یہ ہے کہ اگیان بھی فنا ہوجاتا ہے اگیان

یعنی عقل و دانش روشن ہوتا ہے اور اس قسم کی فنا کا نام ہی آتشک اور یہ بھی ایک ہی بار ہوگی اور عنصر یون فنا ہوتے ہین کہ زمین پانی مین فنا ہوجاتی ہے اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا مین اور خلا مایا مین اگر فنا ہوجاتی ہے اور سانکھہ شاستر یون کہتا ہے کہ جب جہان کے فنا ہونیکا وقت آتا ہے پانچون تت یعنی عناصر پانچون تن ماترین غائب ہوجاتے ہین آکاش بدھی مین ہون بدھی مہت مین اگنی روپ مین جل رس مین پرتھی گندھ مین اور یہ پانچون تن ماترا اہنکار مین غائب ہوجاتے ہین اور اہنکار مہت مین اور مہت پرکرت مین ملجاتا ہے چونکہ شرح معنی الفاظ کی علوم حکمی سے تعلق رکھتی ہین اور ہر سکو دیکھنا مشکل ہے سواسطے ہمنے یہان زیادہ تحقیق ان لفظون کی نہین کی فقط نام ہی لکھدیتے ہین اور کچھہ بیان اسکا ساتوین فصل مین دیکھہ لو غرض یہ ہے کہ حالانکہ بقول انکے سب شاستر یعنی برحق ہین پھر بھی قیامت کے بیان مین ان شاسترون مین اتنا کچھہ اختلاف ہے کہ ایک کا قول دوسرا بیکار دکھاتا ہے اور اسقدر مخالفت کے سب کو برحق جاننا بیوقوفی ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص کہے کہ آج برکا دن ہے دوسرا کہے آج جمعرات ہے میسر اکہے جمعہ ہے تو ہرگز نہین ہوتا کہ یہ تینون سچی ہون اور عقلمند یہی کہینگے کہ ان تینون کو سچ جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پھر مین اب ہندون سے پوچھتا ہون کہ یہ جو قیامت کے حال کی تینون شاستر جدی جدی خبر دیتے ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جھوٹا کہین اور شاید ہندون کو اسمقام مین یہ شبہ پڑے کہ مسلمانون کے بھی بعضے مسئلون مین کچھہ اختلاف ہے سو اوسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین کے جو بعضے مسئلون مین اختلاف ہے تو فروع مین ہے نہ اون مسائل مین کہ جو دین کے اصل اصول ہین اور تمہارے دین کے اصل اصول مین اختلاف ہے چنانچہ قیامت کا حال یہان کہل گیا اور خدا کے بیان مین جو تمہارے شاسترون کا اختلاف ہے اس باب کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور باقی حال اختلاف کا اس باب کی ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور دنیا کے پیدایش کے بیان مین تمہارے بید اور شاسترون مین بہت ہی اختلاف ہے کہانتک بیان کیا جاوے اپنی ہی پوتھیون سے دریافت کرو اور ہمارے دین کے بڑے اصول پانچ ہین اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اچھی صفتون والا اور بری صفتون سے اور عیبون سے پاک اور وحدہ لاشریک اور رقاد اور بے نیاز سمجھنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچے جاننا

جو کتابین اللہ تعالے نے پیغمبرون پر بھیجین سب کو برحق جاننا قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتون کو حق جاننا سوان پانچون اصول مین مشرق سے مغرب تک جتنے فرقے اسلام کے ہین کسیکو اختلاف نہین ہے اور فروع مین اختلاف ہونا کچھہ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بندہ ضعیف ہے کہین کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہو گیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنے سمجھنے مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہو گئی یا کسی اور وجہ سے فروع دین مین اختلاف ہو گیا اسکا مضایقہ نہین اور بڑے اصول مین اختلاف ہونا دین کو جھوٹا ٹھہرانا ہے دوسرے ہمارے دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سے ماننا دوسری پانچ وقت کی نماز پڑھنی تیسری زکوٰۃ مال کی دینی چوتھی رمضان شریف کے روزے رکھنا پانچوین بموجب توفیق کے ایکبار خانہ کعبہ کا حج کرنا سوان پانچون امر کے فرض ہونے پر سارے فرقے اسلام کے ایک زبان ہین برخلاف تمہارے فرقون کے کہ کرم کانڈ والے ہر روز کی عبادت یعنی سندھیا وغیرہ کو فرض جانتے ہین اور گیان کانڈ والے کچھہ ضرور نہین جانتے بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو گورکھ دھندا کا کھیل سمجھتے ہین اور اگر تم یہ کہو کہ بعضے مسلمان فقیر بھی نماز روزہ وغیرہ کو ضرور نہین جانتے اور کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض ہوتے ہین جبکہ آدمی عارف کامل ہو گیا اوسکو نماز روزہ کی حاجت نہین رہتی سو اوسکا جواب یہ ہے کہ ایسی باتین کہنے والے لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ کافر اور ہمارے دین سے خارج اور اللہ اور رسول کے دشمن صرف نام ہی کے مسلمان ہین غرض بہرحال ہمارے دین کے اصول اور بنا مین کچھہ اختلاف نہین ہے

فصل چھٹی بیان معبود کے

معبود کہتے ہین اوسکو جسکی عبادت یعنے بندگی پوجا کیجاوے اور عبادت کی حقیقت کیا ہے پرلے سرے کی تعظیم کرنی اور اپنے نفس کو معبود کے آگے بہت ذلیل کرنا جیسے سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اوسکو سمجھکر اپنے دین اور دنیا کی حاجت اوس سے طلب کرنی اور اوسکی نذر اور منت ماننی اور اوسکے نام کا روزہ رکھنا علی الاتصال جو کام عبادت کے ہین اوسکی تعظیم کرنی سو ہمارے مسلمانون کا معبود سوائے ذات پاک اللہ صاحب

اور جو کوئی نہین اور جو کوئی سوائے اللہ کے کیسکو معبود جانے وہ کافر ہے بیشک کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم سب مخلوقات سے افضل اور اکمل ہین جو شخص کہ حضرت کی عبادت کرے وہی کافر ہوجاتا ہے
چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنی ہین کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول یعنے بھیجے ہوئے ہین اور ہندوؤنکے معبود بیشمار ہین چنانچہ
اون معبودون کے نام پڑھ طرح طرح کے بت بناکر پوجتے ہین اور اونکی تعظیم مین سولہ کام بجالاتے ہین
آباہن یعنی منتر پڑہکر دیوتا کو بلانا سنگھاسن یعنی پیتل وغیرہ کا تخت بت کے نیچے رکھنا سنان
یعنے غسل دینا پیتین یعنے صندل وغیرہ ملنا اچھت یعنے چانول چڑہانا پشپ
یعنے پہول چڑہانا دھی دیپ یعنے پہوگ لگانا اچمان یعنے پانی پلانا تانبول یعنے پان وغیرہ
چڑہانا بستر یعنے پوشاک پہنانا بھوشن یعنے زیور پہنانا دھوپ یعنے خوشبو جلانا دیپ
یعنے چراغ دکہانا سنگھہ اور گھنٹا بجانا استت یعنے سر اپنا پر کرنا یعنے طواف کرنا اور
بعضے اور امور تعظیم کے بہی کرتے ہین چنانچہ ساشٹانگ ڈنڈوت یعنے سات آٹھہ
اعضا کی سجدہ کرنا اور اوس سے دین و دنیا کی حاجات طلب کرنا پہر بسرجن کرنا یعنے منتر
پڑہکر دیوتا کو رخصت کرنا انصاف کرنا چاہیئے کہ اللہ کو چہوڑکر اور دیوتونکو پوجنا اور اون سے
حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنے بت سے اور جاندارونکا پوجنا بیجان کو اور عقل
والونکا بیعقل کو اور قوت والون کا ناتوان کو کیسی بیعقلی ہے عرض حاجت جو کہ پتہر سے کرین
اونکی ایسی عقل پر پتہر پڑین ۔ اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ یہ معاملہ اصل مین اون بزرگونسے ہے جنکا
نمونہ بت ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ عبادت اوسکی کیجیے جسنے سب کچہ بنایا اور سب اوسکے محتاج
اور سوالی ہین اور وہ سبکا سوال پورا کرسکتا ہے اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکھتا اور ہر کسیکی فریاد
ہر وقت سنتا اور پرے سر یکا زور رکہتا ہے اب انکے بعضے معبودون کے نام سنو وشنو
یعنے بشن جسکا ذکر پہلی فصل مین ہوچکا سالگرام پتہر پر تلسی کا پتا چڑہا کر پوجتے ہین کرشن یعنے
کنہیا رام چندر دسرت کا بیٹا ستیا اوسکی بیوی لچھمن اوسکا بہائی انکی مورتین پوجتے

اور انکی تعظیم مین گاتے ڈھولک سارنگی وغیرہ بجاتے ناچتے کودتے ہین جانا چاہیے کہ راگ اور باجے
صرف کھیل اور تماشا اور ہوے نفس ہے اوسکا نام عبادت رکھا ہے گنیش جسکا ذکر پہلی فصل مین
ہوچکا صورت اوسکی ڈھٹر آدمی کا سر ہاتھی کا ہی سپاری چھالیا کو اوسکے نام پر پوجتے ہین اور ہر معبود کی پوجا سے
پہلے اوسکی پوجا ضرور جانتے ہین مہا کالی دیوی اوسکی عبادت کا یہ طریق ہے کہ جہان جہان اوسکا ظہور
جانتے ہین جیسے جوالا مکھی کانگڑہ چنت پورنے اشت بھوجی اینکار بھیرو کالی چامنڈا وغیرہ ان مکانون مین
جاکر بدستور مذکور پوجا کرتے ہین اور جوالا مکھی کے پوجنے والے اس مکان کو سارے تیرتھون سے افضل
جانتے ہین جیسے کسی نے کہا ہے کاشی باس جگت سکھ جگ میں کاشی تیرتھ ہووے کاشی کرونٹ سمان پیا جوالا مکھی تیرتھ وسمان

का शी वा स जु ग से जु ग मे कं प्र था ए कं त ज
का ट स्मं पु त्यं ज्वा ला ष प्र ए ती ना त

یعنے کاشی مین بسے آٹھہ جگ یعنی آٹھہ زمانہ اور ایک جگہہ رہے پرتھوی کی یعنی پرتھویمین ان سب کے کروڑ گنا
ثواب ہے جوالا مکھی کے ایک درشن کا اور جوالا مکھی کے مکانمین کئی شعلہ آگ کے واسن کوہ سے نکلتی ہین
اوسکو بڑا کشف وکرامات سمجھتے ہین اتنا نہین خیال کرتے کہ اسکی زمین سے کہین پانی نکلتا ہے کہین
سونا چاندی لوہا کہین نمک کہین کچھ کہین کچھ جو آگ نکلنی لگی تو کیا تعجب ہوا بہت سے پہاڑ ایسے ہین
جنمین سے آگ نکلتی ہے ازانجملہ جہان کنجیر بادشاہ کی خبر ہے وہان ایک چشمہ آگ کا ہے اور سوا اسکے اور
اعجوبہ دنیا مین بہت ہین اونکے پوجنے کا اللہ نے اونکو حکم نہین کیا دیکھو بعضے دیاسلائیان ایسی ہین کہ جب
اونکو کسی سخت چیز پر گھسین تو خود بخود اونسے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور انگریزی بندوق مصالحہ وارنے
آگ چل جاتی ہے اور چقماق کے پتھر سے آگ نکلتی ہے اور بعضے وقت مصری کے چبانے سے دانت کے آگ
کی چنگاری نکلتی ہین اور ملک عرب مین سبز لکڑی مین سے آگ نکلتی ہے اور جس شخص کی ڈاڑھی گنجی ہو
تو بعضے وقت اوسمین رات کو کنگھی کرنے سے آگ کے تنگے نکلتے ہین اور بعضے وقت رات کو کسی کمبل کو
جھاڑنے لگین تو اوسمین سے آگ نکلا کرتی ہے اور اگر رات کے اندھیرے مین گائے بیل کے بدن کو
ہاتھ سے ملین تو اوسمین سے بھی آگ کے تنگے نکلا کرتی ہین اب ہندؤن کو چاہیے کہ ایسی چیزونکی بھی پوجا کیا کرین

اور جوالا مکھی کے ہوجکی یعنی مجاور ایک فریب ہی کرتے ہین کہ ایک پہر کے پیچھے وقت نجوسے پہرات گذرے تک دیوی کو بھوگ لگاتے ہین اوسوقت کسی غیر کو اندر جانے نہین دیتے اور اسکام کو دوسرے پجاری بھوجکی جنکو بڑے معتبر جانتے ہین ہمیشہ مقرر رہتے ہین سو اسکے اونکے دوسرے بھوجکیون کو اوسوقت دخل نہین ہوتا ہی بارہ ہوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکے دروازے بند کرکے ایک پجاری کو ساتھ لیکے بھوگ لگاتے ہین اس حجاب کے کرنے سے ایک شبہ پڑتا ہے کہ شاید اون آگ کے شعلون مین کچھ مصالح بھرے ہون کہ ایک ایک پہر تک کافی رہے اور میلے کے دنون مین کہ بعضے دنرات کو دیر تک آدمی اندر رہتے ہین مصالح زیادہ بھر دیتے ہون اور یہ کسی سے سنا ہی ہے کہ یہ شعلہ مصالح کے سبب سے روشن رہتی ہین اور اتنا تو مینے آپ دیکھا ہے کہ جب اونمین سے کوئی شعلہ بجھ جاتا ہے اوسکو چراغ سے پھر روشن کرتے ہین اور یہ جو کہتے ہین کہ اوسمکان مین پانی کے درمیان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے سو محض غلط ہے حقیقت اوسکی یہ ہے کہ اوس مکان مین ایک حوض ہے اوسکو ہمن گنڈ کہتے ہین اوسکے ایک کونہ مین زمین کے اندر پتھر سے پانی نکلتا ہے خدا جانے وہین سے نکلتا ہے یا دور سے آتا ہے اور پانی بہت تھوڑا آتا ہے اسقدر کہ آٹھ پہر مین ایک پیالہ بھرے اور اس سے ذرا اونچے پر ایک شعلہ کی نکلنے کی جگہہ ہے لیکن پانی کی ترسے وہ شعلہ بجھتا رہتا ہے جب کسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہے تو کپڑے سے اوس پانی کو خشک کرکے چراغ سے اوس شعلہ کو روشن کرتے ہین پھر وہ سرگی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کھوپرہ ہڑیون اور مصنون دیتے ہین اسی کا نام ہوم ہے کہ یعنی مین دیوتا کی نذر کرکے آگ مین جلا دیتے ہین القصہ ان چیزون سے وہ شعلہ جو بھڑکتا ہے اور وہ پانی جو کچھہ اوسوقت مین نکلتا ہے نیچے ہی رہتا ہے پھر جہان اتنی آگ جلی تو وہ تین ماشہ پانی کی وہان کیا تاثیر ہوا یام طفولیت مین ایک رات مین وہان ہوم کرنے گیا تھا یہ حال بچشم خود دیکھا اسبات کو بیس برس ہوئے ازان بعد کئی دفعہ مین وہان گیا کچھ خیال نہین کیا خدا جانے اب بھی وہ پانی نکلتا ہے یا نہین غرض ہر حال آدمی کو چاہیے کہ ایسی عجوبہ کو دیکھکر اپنا عبادتگاہ نہ بنا بیٹھے عبادت اوسکی کرے جسنے یہ سب کچھ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہ ہے کہ ماورکے کڑے پر سطر کے خط کھینچکر

بت بناکر کہتی ہین اوسپر سندور کو پوجا کرتے ہین اور ایک طور یہ ہے کہ کمار کا بیٹے کواری لڑکے کی پوجا کرتے ہین

اور اُسکو کھانا کھلاتے ہین اور ایک طریق یہ ہے کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور مذکور پوجتے ہین
اور بعضے اپنا آلت اُسمین داخل کرکے چپ کرتے ہین لیکن اسنی اندر نہین گرنے دیتے اور اسکا نام
بھگ پوجا ہے اور اسطرح کی پوجا کرنے والے بام مارگی کہلاتے ہین اور بام مہادیو کا نام ہے یہ لوگ مہادیو
کی اور دیوی کی عبادت کرتے ہین اور اپنے مذہب کو اور ہندؤن سے بہت چھپاتے ہین اور گوشت اور
شراب کا کھانا پینا اُنکے نزدیک بڑا ثواب ہے اور اُنکا قول ہے سہسر بھگ درشنان مکتی یعنی ہزار
فرج کے دیکھنے سے نجات ہوتی ہے - اور ایک طور یہ ہے کہ جوت یعنی گھی کا چراغ جلاکر دیوی کو حاضر
سمجھ کر بدستور مذکور پوجا کرتے ہین مہا لچھمی سونے چاندی مال دولت کو لچھمی کا ظہور سمجھ کے
بدستور مذکور پوجتے ہین سارستی دیوی بقول اُنکے نہر کی صورت مین ظاہر ہوئی ہے گنگا
ندی بقول اُنکے مہادیو کے سر مین سے نکلی ہے اُسکا پانی بہت لطیف ہے پراچیا دیوی
اسوج کی چاندنی دسمی تاریخ کو گوبر کے دس اُپلے بناکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور کہتے ہین
کہ اُسدن بارامچندر نے پراچیا دیوی کی پوجا کرکے لنکا کو فتح کیا اُسدن ہندو بہت چیزونکی
پوجا کرتے ہین جیسے تلوار کٹار ڈھال وغیرہ گھوڑا ہاتھی اونٹ وغیرہ بہی پوتھی قلم دوات وغیرہ
ایسی بہت چیزونکو پوجتے ہین اور اُنسے مدد مانگتے ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتے جسنے اِن سب
چیزون کو اُنکے قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے اونٹ پر سوار ہوتے تو یہ دعا
پڑھتے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
یعنی پاک ہے وہ اللہ جسنے اِس جانور کو ہمارے قابو مین کردیا اور ہم نہ تھے اِسکی طاقت رکھنے والے اور ہم اپنے
رب کی طرف پھر جاوینگے - یہ سادہ لوح برعکس اِن چیزونکو پوجتے ہین جو اُنہون کے ہاتھون
مین مسخر ہین - بھلا کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچھ کھانا یا کپڑا دے تو اُس عاجز کو چاہیے کہ اُس
بزرگ کا احسانمند ہو اور اُسکا شکریہ ادا کرے نہ یہ کہ اُس کھانے کپڑے کو تسلیمات کرنے لگے اور
آگے التجا کرے اور کہے کہ تم میری مدد کیجیو اور جو کوئی اُس کھانے اور کپڑے کے ساتھ یہ کام کریگا اُسکو
لوگ دیوانہ کہینگے مہادیو اُسکی پوجا کا یہ طریق ہے کہ مہادیو کے لنگ یعنی آلت کی صورت بناکر

اُسکو جلہری مین رکھکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور جلہری فرج کی شکل پر ہوتی ہے اور مہادیو کے لنگ پر
جل دھارا یعنی پانی یا دودھ اور پانی ملاکر اُسکی دھار بہت دیر تک دیتے ہین اور مرد عورت لڑکے
لڑکیان بوڈھیان جوان بھوتین بٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کے درشن یعنی زیارت کرتے
ہین اور لنگ کی پوجا کے سبب اُنکے بہت لکھے ہین کچھ ذکر اسکا پہلی فصل مین ہوچکا اور شیو پران مین یون
لکھا ہے کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نے جماع کی خواہش کی اول مہادیو نے انکار کیا پھر جماع کے
وقت اپنے آلت کو بیحد دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہوکر بشن کے آگے فریاد اور التجا کی
بشن نے مہادیو کا لنگ چکر کے ساتھ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کے آگے بہت خوشامد
اور عاجزی کرکے اپنے آپکو بچایا اور اُسوقت سے لنگ پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ ایک دفعہ بعضے عابدون نے سنیت مین تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نے اُنکی حُسن عقیدت
کی آزمایش کے لیئے اُنکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا اُن برہمنونکی بددعا سے مہادیو کا لنگ
بدن سے جُدا گیا جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون نے مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیو نے ۵۸
خوش ہوکر لنگ کی پوجا کا حکم دیا تب سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضے روایتین اور طرح پر
بھی آئی ہین اللہ ایسی بیحیائی کی باتون سے ہرکسیکو محفوظ رکھے آفرین ان بزرگونکی عقل پر
یہ عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکھ کر سب مرد عورت دیکھین جسکو شہوت کا خیال
نہو وہ بھی ہوشیار ہوجاوے یہ عبادت قوت باہ کے واسطے خوب دوا ہے ایکروز رامچندر پنڈت سے
ذکر بت پرستی کا آیا مین نے بت پرستی کا سبب پوچھا تو بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتے ہین بلکہ بت
کو نمونہ بنا کے سامنے رکھ لیتے ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑے مین نے کہا جبکہ آلت اور فرج کی صورت
نظر مین ہونگی تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہوجاویگا - اسکے جواب مین پنڈت
جی چپکے ہورہے گائے بقول انکے گائے کے بدن مین دیوتے جمع رہتے ہین اور اُسکی پوجا
کا طریق یہ ہے کہ سونیکے سینگ بنواکر اُسکے سینگون پر رکھین اور چاندی کے سُم بنواکر اُسکے پیرون
کے پاس رکھین اور ایک پترا چاندی کا اُسکی پیٹھ پر رکھین اور جھول ڈالین پھر اُسکی پوجا کرین

اور برہمن کو دیدین اور گائے کی تعظیم بہت کرتے ہین اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا
جانتے ہین اور پنچ گویہ گائے کا گوبر اور پیشاب اور دودھ اور دہی اور گھی اُنکے نزدیک اس سے
زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہے جو اُنمین بڑے بھگت ہین ہر روز پنچ گویہ پیتے ہین اور براہمن اگر بدون جنیو کے
کھانا کھاوے تو ہندؤن کے نزدیک اُسکا تدارک یہ ہے کہ گایتری کا منتر پڑھے اور اُسدن سوائے گائے
کے موت کے کچھ نہ کھاوے اور براہمن اگر چنڈال کے تالاب کا پانی پی لے یا اُسمین غسل کرلے تو گوبر
کھاوے اور موت پیوے تب پاک ہووے اور جو کوئی ہندو بھولکر کے غیر قوم کے برتن مین کچھ کھا پی
لے تو اُسکو کئی دنتک برت رکھواکر پنچ گویہ پلاتے ہین تب جانتے ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور
جو گایون کے پیرون کی گرد اُڑکر بدن پر پڑ جاوے تو اُنکے نزدیک نہایت پاک ہے اُسکا نام گوہیڑی (براہ بھول) کہتے
ہین کہ ملیچھ کے مکان مین بیٹھکر کھانا پینا درست نہین پر جہان اُسکے گھر مین گائے ہوا کرتی
ہین وہان درست ہے جیسے کہا گیا ہے نیل مٹی جل ٹکری گوسالہ ملیچھ مندری یعنی نیل کا رنگ
چھپنا درست نہین پر ریشمی کپڑے پر درست ہے اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہین مگر چھاچھ مین ملا ہوا
درست ہے اور ملیچھ کے مکان مین روٹی کھانا درست نہین پر جو گایون کے رہنے کا مکان ہو اُسمین
درست ہے سبحان اللہ آدمی کہ اشرف المخلوقات ہے اُسکا منہ پلید حاین اور گائے ایک حیوان ہے اُسکا
گوبر اور پیشاب طاہر اور مطہر جانین اور تماشا یہ ہے کہ جس گائے کی اتنی تعظیم کرتے ہین اور اُسکو
گئو ماتا کہتے ہین جب وہ مرنے لگتی ہے اُسی ماتا کو گھر سے باہر نکال دیتے ہین جب مر جاتی ہے چوہڑے
چمارون کے حوالہ کر دیتے ہین اور وہ اُسکو سر بازار گھسیٹتے ہوے لیجاتے ہین واہ صاحب واہ ماتا کا
جنازہ بڑی عزت سے نکالا پھر وہ چوہڑے چمار اُسکا گوشت کھاتے ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان
کوّے اور کتّے کھاتے ہین اور اُسکے چمڑے کی جوتیان بناکر سب ہندو پہنتے ہین اپنی ماتا کی
خوب مٹی خراب کرتے ہین حکایت ایک دن بخیت سنگھ رئیس لاہور نے مولانا جان محمد مرحوم سے
کہا کہ مولوی جی ہمارے اور تمہارے بزرگ سب اہل بصیرت اور دانا تھے اب مین یہ پوچھتا ہون کہ اُن دنون نو دنیون
مین سے کون سچا ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگون کو یہ مشکل ہے کہ اگر حق بات کہین تو تم کہو ہمارے پر

حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر سے ناحق کہدین تو حق سبحانہ وتعالیٰ کہ احکم الحاکمین ہے وہ
غصہ ہو رنجیت سنگھ نے کہا کہ جو بات حق ہے بیدھڑک کہدو مولوی صاحب نے فرمایا کہ تمہارے دین مین
جو چیز کہ اُسکا کھانا حرام ہے یا تو وہ پلید اور خبیث ہے اسواسطے حرام ہے جیسے سور اور یا اشرف ہے
اسواسطے اُسکی تعظیم کی جہت اُسکا کھانا حرام ہے جیسے آدمی اب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ تمہارے دین
مین گائے کسوجہ سے حرام ہے اگر اس جہت سے ہے کہ پلید اور خبیث ہے تو پھر اُسکی پرستش
اور تعظیم کیون کرتے ہو اور اگر اس جہت سے حرام ہے کہ اشرف ہے تو پھر اُسکے چمڑے کا استعمال
کرنا کیون جائز رکھتے ہو انتہی رئیس لاہور یہ سُنکر لاجواب ہوا سورج اور چاند ہمیشہ نہاکر سورج
کے سامنے پانی ڈالتے ہین اور بعضے چاند اور سورج کی مورت بناکر پوجتے ہین انصاف کرنا
چاہئے کہ اللہ ایسا مہربان ہے کہ آدمیون کے لیئے چاند اور سورج ایسے چراغ روشن کردیے
ہین کہ سارے جہان مین اُنکی روشنی پہنچتی ہے جیسے فرمایا حق تعالیٰ نے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا
وَّهَّاجًا یعنی کیا ہمنے چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا
وَّجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا یعنی بڑی برکت ہے اُسکی جسنے بنائے آسمان مین بُرج اور رکھا
اُسمین چراغ اور چاند اجالا کرنے والا اِس نعمت پر بھی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہئے نہ کہ چاند اور سورج کی
عبادت کرین مثلاً اگر کوئی شخص کسی شخص کی راہ پر اندھیرا دور کرنیکو چراغ روشن کردے تو اس شخص کو
اُس چراغ والے کا احسانمند ہونا چاہئے نہ یہ کہ اُس چراغ کو سلام مجرا کرنے لگے اور سوائے چاند اور سورج
کے بعضے اور اجرام فلکی کو بھی پوجتے ہین جیسے بدھ یعنی عطارد مُشتری یعنی زہرہ منگل یعنی
مریخ برسپت یعنی مشتری سنیچر یعنی زحل راہو کیت یعنی راس ذنب اور ستارون
کی پوجا اسلیے کرتے ہین کہ ستارے اُنکی خواہش کے موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی
نحوست اُنسے باز رکھین اتنا نہین سمجھتے کہ اول تو ستارون کی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر
ہو بھی تو ایسی ہو جیسی دعاؤن مین گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہے اور
جب وہ دوا کیسکے استعمال مین آتی ہے اُسوقت خدا تعالیٰ اگر اُس سے نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہے

تو ہو جب اُس استعداد کے گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا کر دیتا ہے سو اس تاثیر کا پیدا کرنیوالا البتہ
مثلاً کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالیٰ نے سردی کی استعداد رکھی ہے کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت
نہین کہ اپنی تاثیر مبدل سکین پھر جو کوئی اِن دوا ئیون کی خوشامد کرے اور چاہے کہ یہ دوائین جب
اُسکی خواہش کے اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین سو وُہ بڑا بیوقوف ہے سو اسیطرح اگر حق تعالیٰ نے
برجیس یعنی مشتری مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد رکھی ہو تو اُنکو کیا طاقت ہے
کہ کسیکی خوشامد اور التجا سے اپنی تاثیر مبدل سکین ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ کے قابو مین ہین
اُن مین جو خاصیتین اللہ نے رکھی ہین جیسے سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی
اور روشنی سو فرشتون کے وسیلہ سے ظاہر ہوتی ہین اور ستارے اور فرشتے سب اللہ کے قبضہ
قدرت مین ہین جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ یعنی ستارے سب اللہ کے
حکم مین مُسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی
پاک ہے وہ ذات کہ اُسی کے ہاتھ مین ہے ملکوت ہر شئے کی اور اُسی کے طرف تم لُٹائے جاؤ گے غرض
ہندؤن کے معبود کا بیان کہان تک کیا جاوے اونی سی اعلیٰ تمامکر مخلوقات کی پُوجا کرتے ہین اور
اُنکو اپنے حاجت روا اور نفع ونقصان دینے والے سمجھتے ہین - ہائے افسوس اصل مالک کو بھول گئے
اور اُسکے بندون کو پوجنے لگے بیت نارِ دوزخ کے ارادے ٹھن گئے + جو کوئی بندون کے
بندے بن گئے + اِس مقام مین ہندؤ نکا یہ سوال ہے کہ اے مسلمانون تمنے جو اس فصل مین ہمارے دین
پر کئی اعتراض کئے سو یہ سارے اعتراض تمہارے دین پر بھی آتے ہین اور سوائے خدا کے اورون کو
معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجھنا تمہارے دین مین بھی ہے ہم اکثر
مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ کوئی کسیکی قبر کو پوجتا ہے ناک رگڑتا ہے چڑھاوا چڑھاتا ہے حاجات طلب
کرتا ہے کوئی سید سلطان کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے کوئی سواسن کا روٹ دیتا ہے کوئی حضرت امام ضامن
کا پیلا بازو پر باندھکر اُنکو اپنا نگہبان جانتا ہے اور کسی نے حضرت پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹھیرا رکھا ہے
اور اپنی حاجت روائی کے واسطے اُنکی گیارھوین کرتا ہے اور کوئی اُنکی قبر کی طرف مُنہ

کرکے ہاتھ باندھکر گیارہ قدم چلتا ہے اور کہتا ہے یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبدالقادر کچھ دو واسطے خدا کے اور کوئی کہتا ہے یا شیخ عبدالقادر المدد اور کوئی کہتا ہے یا محی الدین تم ہن کون لے میری خبر اور کوئی کہتا ہے بوہر شتاب خبر لے میران کیون اتنا چرلایا ہے اور کوئی کہتا ہے اول محی الدین آخر محی الدین ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر چراغ جلاکر اُنکے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہوتا ہے اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر جھنڈا کھڑا کرکے اُسکی تعظیم کرتا ہے اور کوئی حضرت امام حسین رضہ کا تعزیہ بناکر رزق اور اولاد طلب کرتا ہے اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سے حاجات مانگتا ہے اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سے مال و زر طلب کرتا ہے اور کوئی پیرون سے نفع کی امید اور نقصان کا خوف رکھکر اُنکی نیاز دیتا ہے جیسے بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی شاہ عبدالحق کا توشہ حضرت علی کا کونڈا حضرت عباس کی حاضری تین کوڑی کی نیاز پر پیر ہنوی کی پیر بنوی کا نمک بندگی صاحب کی قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ قیس کی قبر کو پوجتا ہے اور کوئی حضرت بوعلی قلندر کی قبر کی پوجا کرتا ہے اور کوئی حضرت شیخ صدرالدین لیری کی قبر کو پوجتا ہے بکری وغیرہ چڑھاتا ہے اور کوئی شاہ عنایت ولی کے نام چراغ جلاتا ہے اور نیاز مانتا ہے اور کوئی کسیکے نام پر مٹھی نکالتا ہے اور کوئی کسیکے حق مین حب دعا کرتا ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ اور دوسرے کے نام ملادیتا ہے اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پنجتن تجھکو راضی دکھین اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین اور کوئی کہتا ہے اللہ و رسول تجھپر فضل کرین اور کوئی کہتا ہے اللہ غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اللہ کا نام نہین لیتا بلکہ صرف یون ہی کہدیتا ہے کہ میر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش رکھے اور بعضے پیرزادے کہتے ہین دادا پیر تجھکو خوش رکھے جد پاک تیری حاجت برلاوے اور کوئی اللہ کے نام کی طرح بندگون کے نام کا وظیفہ کرتا ہے جیسے کوئی کہتا ہے یا علی مدد کوئی کہتا ہے یا حسین کوئی کہتا ہے یا میران کوئی کہتا ہے یا بھیکھ اور یہ بھی جانتے ہین کہ یہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتے ہین اور ہمارے حال کی خبر رکھتے ہین اور بعضے لوگ اپنے پیر کی صورت کا تصور باندھتے ہین اس عقیدے سے کہ پیر کو ہمارے حال کی خبر ہے اور کوئی اپنے بیٹون کی زندگی پیرون سے مانگتا ہے اور اولاد کے جیتے رہنے کو اُنکے نام پیرون کی طرف نسبت کرتا ہے کوئی اپنی اولاد کا نام

بیت تصدیق شیخ صفحہ ۶۱
نہون کا اور نہ ہین دونون کو پیدا کیا کہ یہ سب کی فوت کی تھی ابتدا تھا اخیر فقرہ ۲۴ ہمنون کا معبودون کی پیروی بیرہمن کرتا احتلاف ہے یا بیرہمن پیرو کو کلام الٰہی جانتے ہین اور اُنکو اپنا معبود ہونیکا دعوی کیا ہے اچھی ۶۲ حضرت کہتے ہین اور ہمارے معبودون ہین اور سب اچھا دین ہے ۶۳ کہ نہین نقصان کرتے ۶۴ کہتے ہین ۶۵ حضرت

امام بخش رکھتا ہے کوئی پیر بخش کوئی علی بخش کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی
سلار بخش کوئی عبدالنبی کوئی عبدالرسول اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھتا ہے
کوئی کسیکے نام کی مدھی ڈالتا ہے جیسے محرم مین لڑکون کے گلے مین سُرخ ڈورے ڈالتے ہین سبز کپڑے
پہناتے ہین اور کوئی بابا فرید کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے اور کوئی کسیکے نام پر جانور ذبح کرتا ہے اور کوئی
کسیکے نام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی لڑکون کی بیماری مین سیتلا کو پوجتا ہے کسیکی عورت میران زین خان
کے نام پر بیٹھک دیتی ہے اور بعضے مرد اور عورت جانورونکی آواز سے بدشگنی وغیرہ لیتے ہین اور بعضے
تمہارے مُلان کتاب مین فال دیکھکر کسیکو بتلاتے ہین تجھپر پیر صاحب خفا ہین اسواسطے تیرا لڑکا بیمار ہے
کسیکو بتلاتے ہین تجھپر سید سلطان کی خفگی ہے اسواسطے تجھپر رزق کی تنگی ہے اُنکی نیاز ادا کرا اور کسیکو سیاہ
پری لال پری کی زَہن یعنی خفگی بتلاتے ہین اور اُنکی پوجا کرواتے ہین اور ہم جو اپنے معبودون کے
نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ رکھ لیتے ہین تم لوگ بھی اپنے پیرون کی نام کی چھڑی اور جھنڈی کھڑی
کھڑی کرتے ہو اور ہم اپنے معبودون کی صورتین بناکر پوجتے ہین تم قبرون کی صورتین بناکر پوجتے ہو
جیسے تعزیہ پیر خانہ چلہ خانہ چنانچہ لدھیانہ مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہے اور وہان جاکر
سیکڑون آدمی سجدہ کرتے ہین چڑھاوا چڑھاتے ہین روشنی کرتے ہین اور ہم دیوی کے نام پر جوت جگاتے ہین
اور تم بڑے پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہو اور ہمارے بلدیو کا چبوترا ہے تمہارے امام کا چبوترا ہے اور
ہمارا ٹھاکردوارا ہے تمہارا امام باڑا ہے اور ہم کشن جی کی عبادت مین گانے بجانے ناچنے کودنے
ہین تم اپنے پیر کے نام پر مجلسین تیار کرکے ڈھولک سارنگی طبلہ بجاکر راگ سُنتے ہو ناچنے کودتے ہو
اور تمہارے دین کے بڑے بزرگ صوفی اس طور کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہین اور اُس مین وجد
کرکے بیٹھتے ہین اور بعضے مسلمان قبرونکی تعظیم مین کسبیونکو بھی نچواتے ہین اور ہمپر تمنے اعتراض کیا تھا
کہ ہندو کھیل تماشے کو عبادت سمجھتے ہین دیکھو یہ مجلس طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا
ہی ہے پھر جبکہ سب قباحتین اور سوائے خدا کے اورون کو نفع نقصان بخشنے والا سمجھنا تمہارے
دین مین بھی موجود ہے پھر ہمپر تمہارا اعتراض بیجا ہے اسواسکا جواب یہ ہے کہ ہماری تمہاری گفتگو دین

کے مقدمہ مین ہے اور ہمارے دین کا اصل قرآن اور حدیث ہے اور تمہارے بید اور شاستر ہین
سو جنے تمہارے دین کے جن کاموں پر اعتراض کیا ہے سو وہ سب کام تمہارے بید اور شاستروں مین
روا ہین جو جنے جھوٹ کہا تو تم ہمارا ہاتھ پکڑکر کہو کہ یہ بات ہمارے دین مین روا نہین اور تمنے جو ہمپر
اعتراض کیا ہے کہ تمہارے دین مین سوائے خدا کے اور ونکو معبود ٹھیرانا درست ہے اور سوائے اسکے
اور بہت سی باتین جو بے سمجھ مسلمانون مین رائج ہین اُنپر تمنے مُن بھر کے اعتراض کر لیے سو یہ اعتراض
ہمارے دین پر نہین آسکتے ان باتون مین سے ہمارے دین مین ایک بھی روا نہین اور یہ سب باتین قرآن
اور حدیث کے برخلاف ہین اور ایسی باتون کو ہمارے دین مین شرک اور بدعت کہتے ہین شرک
یعنی کسی اور کو اللہ کا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
اور اُنکے اصحاب کے وقت مین نہ تھا اور لوگ اُسکو دین کا کام سمجھنے لگین اور ہمارے دین مین شرک
اور بدعت کے برابر اور کوئی گناہ نہین ہے اور یہ کام بعضے جاہل مسلمانون نے تمہارے ہندؤ کی صحبت سے
اختیار کر لیے ہین اُنکا کچھ اعتبار نہین کچھ ہمارے دین مین یہ کام جایز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم اللہ ۶۴
اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور ہمارے دین مین جتنا شرک کی بُرائی کا ذکر ہے اتنا اور چیز کا نہین
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنی اللہ شرک
کو نہ بخشیگا اور سوائے اسکے جسکو چاہے بخشیگا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلعم کو فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یعنی تو کہدے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مین اپنی
جان کے بھلے بُرے کا مالک نہین مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب کی بات جانا کرتا تو بہت خوبیان
جمع کر لیتا اور مجھکو بُرائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام یہی ہے کہ عذاب سے ڈراتا ہون اور بہشت کی خوشی
سُناتا ہون ایمان والون کو دیکھو کہ باوجودیکہ حضرت رسول اللہ صلعم کا مرتبہ سارے جہان سے زیادہ ہے اللہ نے
نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان اُنکو بھی نہین کیا پھر اور کسی سے نفع اور نقصان کی امید اور خوف رکھنا
اور اُسکو غیب دان سمجھکر حاجت طلب کرنا کہان درست ہوا حدیث شریف مین آیا ہے اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ

یعنی جانورون کی آواز وغیرہ سے شگن لینا شرک ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَتٰی عَرَّافًا
فَسَئَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً یعنی جو کوئی آوے خبر بتانے والے کے پاس
یعنی جیسے کاہن اور نجومی اور رمل پھینکنے والے یا فال دیکھنے والے یا براہمن وغیرہ کے پاس
پھر پوچھے اُس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اُسکی نماز چالیس رات اور حدیث شریف مین ہے
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ یعنی لعنت کرے اللہ اُس شخص پر کہ سوائے خدا کے اور کی
تعظیم مین جانور ذبح کرے اور حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ حَلَفَ لِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ
اَشْرَكَ یعنی جسنے قسم کھائی سوائے خدا کے اور کسی کی پس تحقیق وہ شخص شرک ہوا اور تفسیر
عزیزی مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مَا شَآءَ اللّٰهُ
وَلَوْ شِئْتَ یعنی جو اللہ اور تم چاہو سو ہوگا حضرت نے فرمایا جَعَلْتَنِیْ لِلّٰهِ نِدًّا بَلْ مَا شَآءَ
اللّٰهُ وَحْدَهٗ یعنی ٹھیرایا تو نے مجھ کو اللہ کا شریک یون نہین بلکہ وہی ہوگا جو چاہے
اللہ اکیلا۔ اس سے معلوم ہوا یون کہنا کہ اللہ اور رسول تجھکو خوش رکھے یا اللہ اور رسول گواہ
ہین اور اللہ اور پیر صاحب تیری حاجت روا کرے درست نہین اور حدیث شریف مین ہے
یَسْئَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ کُلَّهَا حَتّٰی یَسْئَلَ الْمِلْحَ وَیَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ
یعنی ہر کسیکو چاہیئے کہ اپنی حاجتین اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ نمک بھی اللہ ہی سے مانگے اور
جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے وہ بھی اللہ ہی سے مانگے غرضکہ چھوٹی بڑی سب حاجات اللہ ہی سے
مانگے اور کتاب نور کبیر مین لکھا ہے شرک آنست کہ غیر خدا را صفات مختصۂ خدا اثبات نماید مثل
تصرف در عالم باراده کہ تعبیر ازان بہ کن فیکون می شود یا علم ذاتی او غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی
و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفائے مریض یا لعنت کردن و ناخوش بودن از و تا بسبب
آن کراہیت تنگدست بیمار و شقی گردد یا رحمت فرستادن بر شخصے تا بسبب آن رحمت فراخ
معیشت و صحیح بدن باشد یعنی شرک وہ ہے کہ اللہ کی خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوے
یعنی اگر سوائے خدا کے کسی اور کے حق مین یہ اعتقاد کرے کہ وہ جو چاہے اُسیوقت ہو جاوے

۴ جن آسمانون اور جانورون سے شگن لینا شرک ہے
۵ جن جانورون پر خدا کا نام لیکر چھری چلائی جاوے وہ حلال ہے
۶ جو قسم خدا کے سوا کسی اور کی کھائی جاوے وہ شرک ہے
۷ جو کچھ خدا چاہے اور جو کچھ فلان چاہے یہ کہنا شرک ہے
۸ جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو یہ کہنا شرک ہے
۹ جو کچھ خدا چاہے اور پھر فلان چاہے یہ کہنا شرک ہے
۱۰ خدا کے سوا کسی اور سے مانگنا شرک ہے
۱۱ خدا کے سوا کسی اور کی نذر ماننا شرک ہے
۱۲ خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا شرک ہے
۱۳ قرآن مجید سے فال دیکھنا شرک ہے
۱۴ حضرت قاضی صاحب کا مسلمانون کو شرک کی تعلیم دینا

یا اُسکو بغیر حواس جیسے دیکھنے اور سُننے وغیرہ کے اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کے علم
حاصل ہوتا ہے یا وہ جس شخص پر خفگی اور پھٹکار کرتے وہ شخص تندرست یا بیمار یا اور آفت مین مبتلا ہوجاوے
اور جس شخص پر رحمت کرے وہ شخص تندرست یا فراخ گذران ہوجاوے یا وہ کسی بیمار کو شفا بخشدے
تو اس عقیدہ سے شرک لازم آتا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی سے
رزق یا بیمار کی صحت اور عمر درازی کا مانگنا اور اُسکی خفگی سے ڈر کر اُس سے نفع کی امید رکھکر کرنا
دینی شرک ہے۔ اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے آنا ہمسر کنند گان وغیر عبادت پس بسیار اند از انجملہ
کسانیکہ در ذکر دیگران را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگر را مانند نام خدا بطریق تقرب ذکر می نمایند و از انجملہ
کسانیکہ در ذبح و نذر و قربانیہا با خدا دیگران ہمسر می کنند و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن پسر خود
را بندہ فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ ست و از انجملہ اند کسانیکہ در دفع بلا ہا دیگر انرا
می خوانند و ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع می نمایند بالاستقلال نہ آنکہ توسل بآن دیگران
نمایند انتہی۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اللہ کے نام کے مانند اور کے نام کا وظیفہ کرنا اور عبدالرسول اور
بندۂ علی اور عبدالنبی اور بندۂ حیدر علیٰ ہذا القیاس حسین بخش پیر بخش میران بخش پیران دیا رگا ہیا
وسوندھیا محبوب بخش قلندر بخش بوعلی بخش بنوی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش
سلطان بخش سلطانی مسانیا وغیرہ اولاد کے نام رکھنے اور سوائے خدا کے اور کے نام پر جانور
ذبح کرنا یا نذر منت ماننی یا بلا کے دور ہونے کے واسطے کسیکو پکارنا اور نفع نقصان اُس سے
سمجھنا یہ سب کام شرک کے ہین اور کسی بزرگ کا وسیلہ پکڑنا جیسے یون کہنا کہ یا الٰہی مین حضرت
فلانے کا وسیلہ پکڑکر تجھ سے مانگتا ہون یہ تو میری فلانی مشکل آسان کرے درست ہے اور در مختار
مین لکھا ہے مایفعلون من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام و الفاعل
والراضی بہ اثمان یعنی علما اور بزرگون کے سامنے زمین بوسی کرنی حرام ہے اور کرنے والا اور اسپر
راضی ہونیوالا دونو گنہگار ہین اور حضرت قاضی ثناء اللہ رح کتاب ارشاد الطالبین مین لکھتے
ہین چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست

واگر گوید یا الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن مضائقہ ندارد یعنی یون کہنا کہ یا شیخ عبد القادر
یا ترک پانی پتی جایز نہین اور وسیلہ بزرگون کا پکڑکے اللہ سے مانگنا درست ہے۔ غرض ہمارے دین مین سوائے
اللہ کے اور کو معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجھنا درست نہین ہے بلکہ شرک ہے
اور یہ جو تمنے کہا کہ صوفی لوگ کھیل اور تماشے کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہین سو اُسکا جواب یہ ہے کہ صوفی
بننا بہت مشکل ہے اور ہمارے دین مین صوفی اُسکو کہتے ہین کہ اپنے نفس کی خواہشونکو چھوڑکر بالکل شریعت
کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سے اپنے دلکو صاف کرے اور یہ لوگ جو اب طبلہ سارنگی وغیرہ سنتے ہین
سو بے سمجھی اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسون مین آتے جاتے ہین سچے صوفی وے ہین جنکے بیسے اخلاق
چوتھی فصل مین بیان ہوے اور صوفیون کے نزدیک ایکدم بھی خدا کی یاد سے غافل ہونا درست
نہین کھیل اور تماشے کا تو ذکر کیا ہے ہمارے دین مین کھیل اور تماشا بہت منع ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
سورۂ انعام مین وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا یعنی
چھوڑ دے اُنکو جنھون نے ٹھیرایا طریق اپنا کھیل اور تماشا اور بھلایا اُنکو دنیا کی زندگی نے اور
سورۂ لقمان مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ یعنی اور بعضے آدمی ایسے ہین کہ خریدتے
ہین کھیل کی باتون کو تا بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھراوین اُسکو ہنسی وے جو ہین اُنکو
ذلت کا عذاب ہے قرآن کے مفسر لکھتے ہین کہ یہ آیت راگ باجے کی مذمت مین نازل ہوئی ہے اور مشکوٰۃ
شریف مین لکھا ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر یعنی
حکم کیا مجھکو میرے رب نے واسطے مٹانے معازف اور مزامیر کے معازف اُن باجون کا نام ہے جو
ہاتھ سے بجائے جاوین اور مزامیر وہ جو منہ سے بجائے جاوین اور ہمارے دین کے چار امام مجتہد فقہ کے
بڑے مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ
حضرت امام مالک رحمہ اللہ سو ان چارون کے نزدیک باجون کے ساتھ راگ سننا حرام ہے ہان اتنا جائز
ہے کہ کبھی عید کے دن یا بیاہ وغیرہ مین کوئی دائرہ بجائے یا کوئی غزل وغیرہ جسمین فقط مضمون

خوشی کا یا بہادرون کی بہادری کا بیان ہوگا تو مضائقہ نہین کیونکہ اسقدر مین کچھ غفلت
نہین حاصل ہوتی اور اسبات پر دوام اور استمرار درست نہین ہے کہ موجب غفلت ہوتا ہے اور ہمارے
صوفیون کے اس زمانہ مین چار طریق بڑے مشہور ہین قادری سہروردی نقشبندی چشتی سو ان چارون
طریقون مین سے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی کہ قادری طریق کے امام ہین انہون نے
کبھی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب غنیۃ الطالبین کہ انکی تصنیف ہے اسمین انہون نے یون فرمایا ہے
هذا اذا كان خاليا عن المنكر فان حضره منكر كالطبل والمزمار والعود والناى
والرباب والمعازف والطنابير والشين والشابة والجعفران الذى يلعب
الترك لا يجلس هناك لان كل ذلك حرام یعنی یہ جب جائز ہے کہ گناہ سے خالی ہو سو اگر
حاضر ہوا سمین کوئی گناہ کی بات جیسے طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبورے
اور شین اور شابتہ اور جعفران جس سے ترک لوگ بازی کرتے ہین سو نہ بیٹھے اس جگہ کیونکہ یہ سب حرام ہین اور
حضرت شہاب الدین سہروردی طریق کے امام ہین انسے بھی اسطرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی بلکہ انکے ۶۸
خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نے کتاب گلستان مین کہا ہے کہ مین اول بسبب ہوا اور
ہوس جوانی کے راگ سنا کرتا تھا پھر مینے توبہ کی اب دیکھو کہ توبہ گناہ سے ہوتی ہے نہ عبادت سے اور
نقشبندی طریق کا حال تو ظاہر ہے کہ انکو راگ پر سخت انکار ہے باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کے پیشوا نے
بھی باجے کے ساتھ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت انکے سننے کی بیان کرے سو
محض غلط اور بے اصل اور افترا ہے ہان اتنا ضرور ہے کہ بعضے بزرگون نے خلوت مین بیٹھکر اپنے مریدون
کی زبان سے کبھی کبھی ایسا راگ سنا ہے جسمین کچھ اللہ اور رسول کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جسکو
سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور کہ اسمین کوئی کام کھیل اور تماشے کا ہو اور طبلہ سارنگی
وغیرہ کا تو ذکر کیا ہے اسواسطرح کا بھی راگ سنے نہین سنا بعضون نے سنا ہے اور بعضے اسپر بھی انکار کرتے
رہے ہین چنانچہ منقول ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا رح کبھی کبھی راگ سنا کرتے تھے اور حضرت نصیر الدین
چراغ دہلی انکے خلیفہ راگ کے سننے سے منکر تھے ایک شخص نے حضرت نصیر الدین سے کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہے

ف شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار مین اسکو بہت پسند کیا ہے اور مطلب تو یہ ہے کہ ۱۲

تو کیون نہین سُنتا انہون نے فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کے کرے تو مُرید کو اُس امر مین
پیر کی مُتابعت کرنی نہ چاہیئے اُس شخص نے اسبات کو حضرت نظام الدین صاحب سے کہدیا آپنے فرمایا
کہ نصیر الدین سچ کہتا ہے یعنی یہ بات حق ہے کہ پیر کی مُتابعت اُس کام مین کہ برخلاف شرع ہے درست نہین
اور روایت ہے کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم شامی جناب حضرت نظام الدین صاحب پر بسبب
سُننے راگ کے انکار رکھتے تھے جب جناب قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوے جناب حضرت
نظام الدین صاحب اُنکی بیمار پُرسی کو تشریف لیگئے اور مطابق قانون شرعی کے اجازت چاہی قاضی
صاحب نے فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہے مین اپنے اللہ سے ملتا ہون مین گوارا نہین رکھتا کہ اسوقت بدعتی
میرے سامنے آوے جناب حضرت نظام الدین نے فرمایا کہ قاضی صاحب سے کہو کہ بدعتی بدعت سے
توبہ کرکے آیا ہے جب قاضی صاحب نے یہ بات سُنی اُسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا حضرت نظام کے قدمون کے
نیچے اسکو بچھا دو اور عرض کرو کہ اُسپر تشریف رکھکر اندر تشریف لاوین یہ اللہ کے ولی ہین اُنہین اتنا ہی
قصور تھا یعنی راگ سُننا۔ کہتے ہین کہ حضرت نظام الدین نے اُس عمامہ کو ادب سے اُٹھایا اور سر پر رکھ لیا
اور اندر گئے جب باہر آئے قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئے اور جب تک قاضی صاحب مدفون
نہوئے حضرت نظام الدین صاحب کے آنسو بند نہ ہوئے تھے اور اسطرح کا راگ بھی ان بعضے بزرگون
نے ان شرطون سے سُنا ہے کہ اُس مجلس مین کوئی آدمی جوان اور عورت اور لڑکا خوبصورت نہو
اور قوال راگ کی مزدوری لینے والا نہو اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہو اور اُسمین کسی زندہ معشوق
کی تعریف نہ ہو اور اُسکے ساتھ سارنگی ڈھولک طنبور ستار نفیری وغیرہ نہو اور اُسدم نماز کا وقت نہو
اور اُس مجلس مین کوئی مُرید کچا نہو دیکھو ایسے بندوبست مین کھیل اور تماشا کہان زنا اور باوجود اُسکے
اِس راگ کو ان بزرگون نے مستحسن نہین جانا اور جب کسی عالم دیندار نے اُنپر انکار کیا اُنہون نے اپنی
خطا ظاہر کرکے برخلاف تمہارے بڑون کے کہ جنکا شعار کھیل اور تماشا اور فسق اور فجور تھا چنانچہ بیچھے
بیان ہوچکا سوال ہندوان اِس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کرے کہ پس تمہاری تقریر
سے معلوم ہوا کہ تمہارے بزرگون مین کچھ بھی طاقت نہین ہے اور وے محض عاجز تھے کہ جنسے کسیکو کچھ فائدہ

ل کلمہ ہے کہ حضرت نصیر الدین نے فرمایا وقت اخیر ہے مین اپنے اللہ سے ملتا ہون

پہنچے نہ نقصان اور ہمارے بزرگ بڑے تبکیت مان یعنی قوت والے تھے کہ جیسے لوگ اپنی حاجات
مانگتے اور مراد کو پاتے ہین سو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہماری تقریر سے یہ نہین ثابت ہوا کہ ہمارے بزرگون
مین کچھ بھی طاقت نہین ہے بلکہ یہ بات ثابت ہوئی کہ وے اللہ کے شریک نہین ہین اور اللہ کے آگے عاجز
ہین کچھ ہمارے تمہارے آگے عاجز نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح پر ہوتا ہے
ایک تو یہ کہ وہ خود نفع اور نقصان پہنچانے کا مالک ہو سو یہ بات تو خاصہ اللہ ہی کا ہے اور کسی کی
شان نہین ہے نہ نبی کی نہ ولی کی دوسرا یہ کہ وے اللہ کی جناب مین کسی کے واسطے دعا کرین اور اللہ تعالیٰ
اُنکی دعا قبول کرے سو اسطرح کا نفع ہمارے بزرگون سے ہزارون کو پہنچا ہے اور بعضے ظالمون سرکشون
کو اُنکی بددعا سے نقصان بھی پہنچا ہے اور اسیواسطے ہمارے سب علما کے نزدیک یہ درست ہے کہ کوئی شخص
زندہ بزرگ سے کہے کہ اے فلانے میرے واسطے اللہ کی جناب مین دعا کر کہ میری فلانی مراد پوری کرے
یون نہ کہے کہ تو میری حاجت روا کر بلکہ بعضے مشائخ صوفیہ فرماتے ہین کہ اگر کسی مرے ہوئے بزرگ کی قبر کے
پاس جا کر اُس سے کہے کہ اے بزرگ تم میرے واسطے اللہ کی جناب مین دعا کرو تو بھی درست ہے ہان اتنا کہے
کہ سون اور منزلون سے کسی بزرگ کو نہ پکارے کیونکہ ہر وقت مین ہر چیز کی خبر سوائے اللہ کے ہر کسیکو نہین ہوتی
اور بعضے ہمارے بزرگون کو بعض اوقات مین اللہ کے بتلانے سے دور دور کی خبر بھی ہو گئی ہے چنانچہ
پہلے باب کی چوتھی فصل سے ظاہر ہے اب جو ہمارے بزرگون سے خدا کی خلقت کو فیض پہنچا ہے سو اُنکا کان رکھکر
سنو اول سب بزرگون سے بڑے بزرگ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اُنکا فیض ایسا بیحد ہے کہ
اُسوقت سے قیامت تلک جتنے مسلمان مرد و عورت ہین سب حضرت کے طفیل سے اور اُنہین کی بدولت
سے دوزخ سے بچے اور بہشتی ہوئے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو مسلمانون کے اعمال
فرشتے حضرت کی خدمت مین عرض کرتے ہین حضرت اچھے عملونکو ایسے دفتر مین لکھواتے ہین کہ کبھی مٹین اور
بُرے اعمال سنکر مسلمانون کے واسطے اللہ سے بخشش مانگتے ہین دیکھو یہ فیض ابتک جاری ہے اور قیامت کے دن
حضرت کی شفاعت سے گنہگار بخشے جاوینگے بعضے بدون عذاب کے اور بعضے دوزخ سے نکالے جاوین گے
اور حضرت سے جتنا کچھ فیض خلقت کو پہنچا ہے اُس سارے کا بیان ہزار کتاب مین نہ آسکے پر یہ انصاف چاہیئے

اسیواسطے خدا پاک نے فرمایا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ یعنی اے محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ وسلم ہمنے تمکو سارے جہان کے لئے رحمت بھیجا ہے اور حضرت کے سوائے جتنے انبیاء
علیہم السلام ہین اُنسے بھی اسی طرح کے فیض خلقت کو پہنچے اور انبیا سے پیچھے اولیا رہین اُن
سے بھی بہت چشمے فیض کے جاری ہوے ہین خصوص اس امت مرحومہ کے اولیا جیسے
حضرت کے اہل بیت اور اصحاب اور تابعین جنسے دین حق دنیا مین پھیلا اور اُن سے اُتر کر
امام جیسے حضرت محمد بن اسمعیل بخاری اور حضرت مسلم اور حضرت ترمذی اور حضرت نسائی
اور حضرت ابن ماجہ اور حضرت ابوداؤد وغیرہم رح کہ حدیث کے امام ہین اور حضرت ابوحنیفہ
اور حضرت شافعی اور حضرت احمد بن حنبل اور حضرت مالک اور حضرت ابو یوسف اور حضرت
امام محمد اور حضرت سفیان اور حضرت زفر وغیرہم رح کہ فقہ کے امام ہین اور حضرت ابوالحسن اشعری
اور حضرت ابومنصور ماتریدی وغیرہما کہ عقاید کے امام ہین اور حضرت حسن بصری اور حضرت جنید اور
حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت مودود چشتی اور حضرت امام غزالی اور حضرت ۷۱
احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہم رح کہ علم سلوک اور تصوف اور معارف کے امام ہین اور سوائے
انکے اور بہت امام ہین یہان بعضے مشاہیر کا نام لکھا گیا ہے سو ان لوگون نے خوب خوض اور
فکر کرکے قرآن اور حدیث کے معنی سمجھے اور اُسی سے مسئلے دین کے نکالے اور لوگون کو پہنچائے
برخلاف تمہارے بزرگون کے کہ کسی نے کسی سے دغابازی کرکے اُنکی سلطنت چھین لی اور
کسی نے لکھ ہا آدمیون کو بے گناہ قتل کردیا کسی نے کسیکی جورو سے زنا کیا کسی نے کسی کی ناک
کاٹ دی کسی نے کسی سے بدخلقی کی چنانچہ تھوڑا سا بیان اُسکا دوسری اور چوتھی فصل مین ہوچکا
ہے اور یہ جو تمنے کہا کہ ہمارے بزرگ بڑے شکت مان یعنی قوت والے تھے جنسے لوگ اپنی مرادون کو
مانگتے اور حاصل کرتے ہین سو وہی تمہارے شکت مان کہ سارے دیوتے ایک جلندھر دیت کی
لڑائی مین کہ بقول تمہارے انہین کا بنایا ہوا تھا عاجز ہوگئے اور اُسی جلندھر نے لڑکپن مین ریچھ کی
داڑھی پکڑکر اُسکو رُلایا اور مہادیو اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرنے لگا

نہ پایا اور برہما اور وشن ایک آلت کو نانپنے لگے انتہا نہ پا سکے یہ سب حال تھوڑا سا مذکور ہو چکا ہے اور
سوائے اسکے مہابھارت وغیرہ اپنی تاریخون سے دریافت کرو کہ تمہارے بڑے کیسے عاجز تھے سچ
تو یہ ہے کہ پرلے سرے کا زور رکھنا اور عجز اور احتیاج سے پاک ہونا اللہ ہی کی شان ہے اور کسیکی شان
نہین مستحق عبادت اور پرستش کا بھی اللہ ہی ہے اور کوئی نہین اسیواسطے ہمارے دین کا خلاصہ
اعتقاد یہی ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی اللہ کے سوائے کوئی معبود برحق
نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے بھیجے ہوے ہین کہ لوگون کو اللہ کے پیغام پہونچاوین اور
یہ جو بعضے جاہل اللہ کو چھوڑکر اور کسی سے حاجت مانگتے اور مراد کو پہنچ جاتے ہین سو اُسکا یہ سبب
ہے کہ اللہ اپنے بندون پر مہربان ہے کوئی کسی سے کچھ مانگے اللہ دینے لگتا ہے تو اُسکو بہر صورت
دیدیتا ہے جیسے چھوٹا لڑکا دائی سے پل جاتا ہے اور ماں باپ کو بھول جاتا ہے جب اُسکو
کوئی چیز درکار ہوتی ہے تو دائی سے مانگتا ہے باپ جانتا ہے کہ دائی غریب اُسکو کیا دے سکیگی
وہ آپ وہ چیز اُسکو لے دیتا ہے وہ لڑکا نادان سمجھتا ہے کہ یہ چیز مجھکو دائی نے دی ہے اسیطرح ۷۲
کوئی شخص اللہ کے سوا کسی اور سے مانگتا ہے اور اللہ اُسکو دیدیتا ہے وہ نادان جانتا ہے کہ مجھکو
اُسی شخص نے دی جس سے مینے مانگی تھی پس اِس اعتقاد سے اُسکا شرک زیادہ بڑھ جاتا ہے اور دوزخ
کے عذاب مین پھنستا ہے **سوال** اس مقام مین بعضے ہندو جینی اور سراوگی کہلاتے ہین کہا
کرتے ہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوائے خدا کے اور کو سزاوار پرستش کا نہین جانتے
کشن وشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو سو اُسکا جواب
یہ ہے کہ تمہارے نزدیک خدا دو طور پر ہے ایک نرگن پرمیشر جسکی کچھ صفت ہی نہین اور تم اُسکو
بے صفت
محض معطل جانتے ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمہارے ان آدمیون مین سے کوئی شخص
بسبب شایستہ کرداری کے غیب دان بنجاتا ہے اور ایسے پرمیشر تمہارے نزدیک چوبیس ۲۴ آدمی ہوے
ہین کہ پہلا اُنکا آدناتھ اور پچھلا اُنکا مہاویر ہے بھلا جسکے نزدیک پچیس ۲۵ پرمیشر یعنی ایک نرگن
پرمیشر اور چوبیس ۲۴ ساکار پرمیشر ہون اُنسے زیادہ کون مشرک ہے **حکایت** اتفاقاً ایک دفعہ

بلدۂ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت صاحب مکنت ساکن شاہجہان آباد سے ملاقات ہوئی کہ وے
ظاہر مین سراوگی تھے اور مین اُن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تقریبًا مینے اُنسے پوچھا لالہ جی
مین حیران ہون اسباب مین کہ دنیا مین جتنے دین ہین ہر کوئی اپنے دین کو حق اور موجب نجات کا
جانتا ہے اور دوسرونکو گمراہ اور جہنمی سمجھتا ہے اور اِن سارے ہی دینون کا سچ پر ہونا ممکن
ہی نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہے اور دوسرے سب کہ اُسکے مخالف ہین سب جھوٹے
اور گمراہ ہین کیونکہ حق کے مقابلہ مین باطل ہی ہوتا ہے اب مین یہ بات پوچھتا ہون کہ سارے
دینون مین سے کون سچا ہے فرمانے لگے کہ سب دینون مین سے سچا دین وہ ہے جسمین
شرک نہین ہے مجھے یہ بات بہت ہی پسند آئی اور مین نے کہا شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہے
بولے کہ اسیطرح ہے پھر مین نے کہا کہ ہم لوگ اب کیا کرین اپنے دین موروثی کو چھوڑ دین کہنے لگے
کہ جو جو کام سب دینون مین منع ہین جیسے زنا اور چوری وغیرہ ان کامون کو چھوڑ دینا چاہیئے
تاکہ سب دینون پر عمل ہوجاوے مینے کہا عبادات فریضہ کسطرح ادا کرین جیسے نماز کہ مسلمانون کی ۷۳
فرض ہے اور ہندؤنکی منع ہے ایسے امور مین کیا کیا جاوے کہنے لگے اسبات کو جرأت چاہیئے
اسبات سے مین پاگیا کہ یہ صاحب بے لسے مسلمان ہین تب مین نے کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ
سے مخفی رکھتا ہون اور آپ مجھ سے مخفی رکھتے ہو اور حقیقت مین جو ہے سو ہے بولے کہ ہے تو
اسیطرح یہ بات سنتے ہی مین نہایت خوش ہوا اور طرفین سے احوال پرسی ہونے لگی مین
نے اپنا اور اپنے دوستون کا احوال ظاہر کیا اُنہون نے کہا مین بہت مدت سے پردہ مین مشرف
باسلام ہون اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون مگر نفس کی شامت سے حجاب ظاہری دور نہین کیا
چنانچہ مجھ مین اور اُنمین رابطہ دوستی کا محکم ہوا اور وہ بزرگ اب تک پردے مین مشرف باسلام ہین
اور نام اُنکا عبداللہ ہے حق تعالیٰ اُنکو اسلام ظاہری عطا کرے اور دونو جہان مین خوش رکھے
فائدہ بعضے ہندو نانک پنتھی یہ گمان رکھتے ہین کہ ہم شرک سے خالی ہین اور ہمارے
بابا نانک اور دوسرے گورؤن نے شرک نہین کیا اور بابا نانک کے کلام مین توحید کا مضمون

بہت ہے سو اُسکا جواب یہ ہے کہ اگر بقول تمہارے بابا نانک نے شرک نہین کیا لیکن مشرکون سے
بیزار ہوکر علیحدہ کیون نہ ہوگیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا اور شرک سے بچنا بھی
اللہ کے نزدیک جب قبول ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول کی متابعت کرے اور اگر یہ کہو کہ بابا نانک
نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت کی تعریف اپنی تصنیفات مین کری ہے جیسے کہا ہے

کہ یا حبہ محمد بھگت آجائین ۔ بدون محمد عبادت ضایع

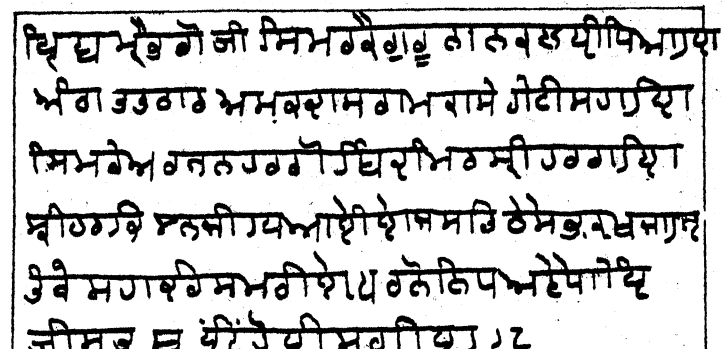
یعنی بدون متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت ضایع ہے اور یہ بھی کہا ہے پہلا نام خدا
وا دوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑھے نانکا جو درگہ ہوین قبول ۔ درگاہ مین پڑھے قبول

سو اُسکا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بات حقیقت مین بابا
نانک نے کہی ہے تو تم بابا نانک کے چیلے ہو اپنے گرو کا حکم مانو جلد کلمہ شریف اعتقاد سے پڑھو مسلمان بنجاؤ تاکہ
درگاہ مین قبول پڑھو اور تمہارے گرو گوبند سنگھ نے ظاہر شرک کیا کہ بت پرستی یعنی مینا دیوی کی پوجا کری
اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کرے اور ہوم کیا اور ایک اپنے سیکھ یعنی چیلے کا سر کاٹ کر دیوی
کی بلی یعنی قربانی کری اور ہوم مین جلادیا اور اُسنے دیوی کی مناجات مین یون کہا ہے ؎

کشن بشن کب ہون نہ دھیاؤن جو پھل چاہون تمسے پاؤن ۔ یعنی نہ پکاؤن اور نہ پوجون

اس کلام سے صریح شرک معلوم ہوتا
ہے کہ دیوی کو اللہ کا شریک بنادیا اور تمہاری دس گرنتھی پوتھی مین لکھا ہے ؎ پر بھاتی
بھگوتی سمرلے گرو نانک لیے دھیاے ۔ یعنی اول دیوی کو پوج لے گرو نانک نے اُس سے مدد مانگی
انگت گورو امرداس رامداسی ہوے سہاے ۔ یعنی دیوی انگت اور امرداس اور رام داس کی
مددگار ہوئی ۔ سمرو ارجن ہرگوبند سمروسری ہرراے ۔ یعنی اے لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہرراے
کا نام جپو ۔ سری ہرکشن جی دھیاسی جس ڈٹھے سب دُکھ جاے ۔ یعنی ہرکشن کو یاد کرکے مدد چاہئے
جس کے دیکھنے سے سب دُکھ جاتا رہے ۔ تیغ بہادر سمرتے گھر نو نِدھ آوے ۔ یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہئے
تاکہ گھر مین نعمت آوے دوڑ کر ۔ جی سب تھامین ہوے سہاے ۔ یعنی اے ممدوح تمام جگہ مدد کیجیو

ف نہ کرنے کی وجہ سے کہ اگر بقول تمہارے بابا نانک نے شرک نہین کیا لیکن مشرکون سے بیزار ہوکر علیحدہ کیون نہ ہوگیا ۱۲ ف ۵ بجاے ۱۲ ف ۵ بجاے ۱۲ ف ۵ بجاے



دیکھو یہ کلمے صریح شرک کے بھرے ہوے ہین اور تمہارے مذہب کو پنڈت لوگ بدعتی فرقہ جانتے ہین اور تمہاری تواریخون مین جنکو جنم ساکھی کہتے ہین ایسی باتین دور از عقل ہین کہ تمہارے مذہب کے بطلان پر صریح دلالت کرتی ہین مگر غور سے بنظر انصاف و تحقیق دیکھنا چاہئے اللہ سب ہندؤن کو ہدایت کرے آمین یارب العالمین ÷ **فصل ساتوین مذہبون کے اختلاف مین** - ہمارے دین اسلام کے تہتر فرقے مشہور ہین کچھ مسائل قیاسی اُن سب فرقون کے آپس مین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور اکثر مسائل کلیہ مین سب فرقون کو اتفاق ہے اختلاف نہین مثلاً اللہ تعالی کا خالق اور مالک اور وحدہٗ لاشریک لہ اور جامع جمیع صفات کمال اور سب نقصانون کی صفتون سے پاک ہونا اور سوائے اللہ کے اور کی عبادت کو کفر سمجھنا اور سب پیغمبرون کو اللہ کے بھیجے ہوے برحق جاننا اور سب فرشتون کو برحق جاننا اور جتنی کتابین اللہ نے پیغمبرون پر اُتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کے دن حساب ہونے کو اور بہشت اور دوزخ کو سچ جاننا اور مسلمانون کا ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرون کا بہشت سے بے نصیب ہونا اور دوزخ مین جلنا اور سترہ رکعت نماز کا دن اور رات کے پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک مہینے کے روزے ایک برس مین فرض ہونے اور کعبہ کا حج اور مال کی زکوٰۃ صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماباپ کی خاطر اور اطاعت اور کنبے کے لوگون اور ہمسایون سے مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی امید

۷۵

رکھنی اور اُسکے عذاب کا خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب آسمانی اور انبیاء اور ملائکہ کا ادب رکھنا اور
زنا اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرامخواری اور شرابخوری اور جوے بازی اور حسد اور غیبت
اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ گناہ ظاہر اور باطن کے کو بُرا سمجھنا ان باتون پر سارے ہی فرقے اسلام
کے متفق الّلسان ہین کسیکو کچھ اختلاف اور انکار نہین اور بعضے مسائل فروع اور جزئیات مین
کچھ اختلاف بھی ہے اور سبب اس اختلاف کا کچھ یہ نہین ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام سے مختلف ہین اللہ
اور رسول کے کلام مین تو ایک ذرہ بھر اختلاف نہین ہے بلکہ بعضے آیات اور حدیثون کے معنی کسیکے سمجھ
مین کسیطرح آئے اور کسیکی دانست مین کسیطرح یا کسی حدیث کے راوی کو کچھ سہو ہوگیا اُسنے غلطی
سے دوسرے طور پر بیان کردیا اور صاحب مذہب نے اُسکو حدیث معتبر جانکر اُسپر عمل کیا اور سوائے
اسکے اور بھی کئی سبب اختلاف کے ہین جنسے صاف معلوم ہورہا ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام مین
کچھ اختلاف نہین اسپر بھی سارے ہی فرقے متفق ہین کہ اللہ اور رسول کے کلام مین کچھ اختلاف
نہین اور بلکہ یہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہے پھر اس اختلاف مین ہم سبکو حق پر نہین جانتے بلکہ یون جانتے
ہین کہ ان سب سے ایک فرقہ حق پر ہے اور حق والے وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی
سنت یعنی چال چلن جنمین موجود ہے اور حضرت کے حکم اور چال چلن سے کبھی بیشی نہین کرتے اسواسطے اُس
فرقہ کا نام اہل سُنت ٹھیرا ہے اور ہندؤن کے دین مین فرقے تو بیشمار ہین چنانچہ کئی سو مذہب ہندؤن کا
ہے لیکن اُنمین بڑے مذاہب چھ شاستر ہین اور اُن چھ شاسترون کے اصل الاصول اور بڑے بڑے اور کھلے
کھلے مسائل مین بڑا اختلاف ہے لیکن باوجود اتنے اختلاف کے ہندو ان چھون شاسترون کو سب یعنی حق
مانتے ہین اور یہ بات عقل کے نزدیک نہایت ہی محال ہے کہ باوجود اس اختلاف کے سب برحق ہون
اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تھوڑا سا بیان اسکا اسی باب کی پانچوین فصل مین ہوگا اب صرف اُن
شاسترون کے نام اور بعضے اصول مسائل اختلافی بیان کرتا ہون **پہلا بدانت شاستر** نکالا ہوا
بیاس کا اور اس شاستر والے لوگ بدانتی کہلاتے ہین اُنکے نزدیک سوا خدا کے کوئی چیز موجود نہین ہے اور تمام مخلوقات
کو خیال خواب جانتے ہین کہتے ہین کہ جب برہم یعنی خدا مین مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشور کہلایا گیا اور

ایسے ہزارون اختلاف ہین ۱۲ سوط باب ۲ صفحہ ۱۷۵ —

ایشر تین قسم ہوا رج گن کے پیوند سے برہما ہوا اور ست گن کے پیوند سے بشن ہوا اور تم گن کے پیوند سے
قوت بھی" قوت ملکی" * قوت اغضبی"
رشب یعنی مہادیو ہوا برہما پیدا کرنے والا بشن پالنے والا رشب فنا کرنے والا غرض بقول انکے سب
امورات دنیا کے انہین تینون سے علاقہ رکھتے ہین اور برہم یعنی خدا محض معطل ہے اور یہ تینون بھی
حقیقت مین آپ برہم ہین مایا کی جہت سے ایشر کہلاتے ہین اور جب برہم کو ابدیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب
وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنی یہ سارا جاندار آپ برہم ہین ابدیا یعنی بیدانشی کے سبب سے اپنے آپ کو جیو جانتے
ہین انکے نزدیک برہم یعنی خدا اور ایشر یعنی برہما بشن شب اور جیو یعنی جاندار سب کچھ ایک ہی وجود ہے اور ابدیا کو
اگیان بھی کہتے ہین سو اگیان انکے نزدیک دو قوت رکھتا ہے ایک بچھیپ شکت یعنی پیدا کرنیکی قوت
یعنی جس کے سبب جاندار پیدا ہوا ہے دوسری آورن شکت یعنی عقل کے دبا لینے کی قوت
اور شکت انکے نزدیک یہ ہے کہ بیدانشی دور ہو جاوے اور جیو کہ سبب اگیان کے اپنے آپکو جیو سمجھ رہا ہے اپنے تئین
برہم یعنی خدا سمجھ لے تاکہ جینے اور مرنے سے چھوٹ جاوے اور ابدیا کے حق مین بیدانتی دو مذہب لکھتے ہین
بعضے کہتے ہین کہ ابدیا ایک ہے انکے نزدیک تو مکت کسیکو حاصل نہین ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
ابدیا بہت ہین انکے نزدیک بہتیرون کو مکت حاصل ہو چکی ہے کیونکہ مکت انکے نزدیک حاصل ہونا اگیان
یعنی وِدیا کا ہے جس کسیکا اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اُسکو گیان حاصل ہوا اور اُسنے آپکو خدا سمجھ لیا اُسکی
مکت ہو گئی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگیان کے تین گن یعنی صفت ہین رج جس سے خواہش اور غم اور
خوشی حاصل ہوتی ہے جس سے عقل اور خوشحالی و آسودگی حاصل ہوتی ہے جس سے غصہ اور جہالت اور تن آسانی
حاصل ہوا اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ تینون گن برہم یعنی خدا سے پیوند پاتے ہین اور قیامت کے باب
مین جو انکا مذہب ہے سو پانچوین فصل مین بیان ہو چکا ہے دوسرا میمانسا شاستر نکالا ہوا
جیمن رکھ کا ہے اور اُسکے شاگرد وِشوا جنکے نام یہ ہین مُرارِی مِصر کمارل بھٹ پربھاکر گوداراس
شاستر والون کو میمانسک کہتے ہین انکے مذہب مین حق تعالی کو خالق نہین جانتے اور کہتے
ہین کہ جو رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے کرم یعنی
عملون سے ہے اور جیسے کہ بیدانتی تینون ایشر کو نائب اور مظہر خدا جانتے ہین میمانسک ان تینون کو

۷۷
۳ رہتا ہے
۴ بچھیپ شکت یعنی پیدا کرنیکی قوت

نہین مانتے اور کہتے ہین کہ انہین آدمیون مین سے کبھی کوئی برہما بنجاتا ہے اور کوئی شب اور
جہانکا ابتدا اور انتہا نہین مانتے اور پہاڑون اور دریاؤنکو ابدی جانتے ہین اور جسمونکا مرکب ہونا اجزاے
صغار سے جانتے ہین جزو لایتجزی سے منکر ہین اور مکت کا وسیلہ انکے نزدیک گیان اور کرم دونو
ہین اور آدمی کو اپنے عملونکا مختار جانتے ہین اور پدارتھ انکے نزدیک دس ہین چنانچہ پدارتھ کا ذکر نیاے
شاستر کے بیان مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تیسرا نیاے شاستر نکالا ہوا گوتم رکھ کا اور اُس شاستر
مین اکثر بیان ہے حکمت فلسفے اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضے ہندو اس شاستر کو بیدکا انگ یعنی عضو
نہین جانتے یعنی بید سے باہر جانتے ہین لیکن تب بھی اُنکے نزدیک یہ شاستر مردود نہین ہے اور جو
لوگ اس شاستر کے واقف اور پڑھنے والے ہین نیایک کہلاتے ہین اس شاستر کا خلاصہ یہ ہے
کہ انکے نزدیک خدا تعالیٰ بے ابتدا اور بے انتہا اور پیدا کرنے والا ہے اور کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ اپنی
پیدا کی ہوئی ایک صورت سے تعلق پکڑتا ہے اور اُسکے وسیلہ سے لوگون کو ایک کتاب پہنچاتا ہے اور
اُس کتاب کی چار قسم ہین ایک رگ بید دوسرا یجر بید تیسرا سام بید چوتھا اتھرن بید اور ہمیشہ رہنا
بہشت اور دوزخ مین نہین مانتے اور خدا کی صفتین آٹھ جانتے ہین انمین سے چھ صفتون کو قدیم جانتے
ہین گیان یعنی ہر چیز کا جاننا پرتین یعنی تدبیر اچھیا یعنی خواہش سنکھیا یعنی گنتی مین ایک پرمان یعنی
مقدار بے انتہا پرمیتو یعنی تشخیص اور تیسرا اور دو صفتون کو حادث جانتے ہین سنجوگ یعنی پیوند بھاگ
یعنی جدا ہونا اور جو موجود ہے اُنکے نزدیک سولہ پدارتھ یعنی مال سے باہر نہین اور سولہ پدارتھ کا
بیان ورا زاور سمجھنا اُنکا تفصیل وار مشکل ہے اسواسطے یہان صرف اُنکے نام لکھے جاتے ہین پرتھم
پرمان پرمیتی سنشیہ پرینوجن بدھی دشٹانت سدھانت اوئوا ترک نرنی نگ جلپ
بیتانڈا ہیتوابھاس چھل جات نگرستان اور نیایک اعتقاد رکھتے ہین کہ وسیلہ مکت یعنی نجات
کا یہ ہے کہ ان سولہ چیزونکو جیسی کہ ہین دریافت کرے اور عالم اُنکے نزدیک قدیم ہے لیکن فنا ہوجاویگا
چنانچہ کچھ حال اسبارکا پانچوین فصل مین بیان ہولیا چوتھا ہیشیش شاستر نکالا ہوا کناد کا اور
اس مذہب والون کو ہیشیک کہتے ہین یہ شاستر اکثر مسائل مین نیایہ شاستر سے موافق ہے لیکن پدارتھ

انکے نزدیک سات ہین دَرب گن کرم سیاان[۱۱] جنس[۱۲] بسیکھ نسبت سمواے[۱۳] بھاپا[۱۴] پانچوان[۱۵] ابھاپا[۱۶]
شاستر نکالا ہو[۱۷] اُسکا اس شاستر والے خدا کو خالق نہین جانتے بلکہ ہر چیز کی پیدایش پرکرتی سے جانتے
ہین یعنی پرکرتی کو علتِ اولیٰ جانتے ہین اور عالم کو قدیم جانتے ہین اور فنا ہونا کسی شئے کا نہین مانتے
کہتے ہین کہ معلول علت مین آجاتا ہے اور اس شاستر مین بڑی بحث چار چیز کی ہے جنکو چارت
کہتے ہین پہلا رتت پرکرتی کہ اُنکے نزدیک ہر چیز کے کارن یعنی سبب ہے اور یہ پرکرتی کارج یعنی مسبب
نہین ہوتی اور صفت اُسکی یہ ہے کہ ایک جوہر قدیم پیدائش ہر جگہ موجود رج گن والے تم گن والے
ست گن والے دوسرا رتت بکرتی کہ بعضی چیزون کے کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضی
چیزون کے کارج یعنی مسبب ہوتی ہے اور یہ تین قسم پر ہے پہلا قسم مہت جسکو بدھ بھی کہتے
ہین دوسرا قسم آہنکار اور یہ تین طور پر ہے اگر اُس مین ست گن کا غلبہ ہے تو بیکرت آہنکار
کہلاتا ہے اور اگر اُسمین رج گن کا غلبہ ہے تو تیجس آہنکار کہلاتا ہے اور اگر اُس مین تم گن کا
غلبہ ہے تو بھوتا دا ہنکار کہلاتا ہے تیسرا قسم تن ماترا اور وہ پانچ ہین سبد یعنی آواز سپرس
یعنی ایک چیز کا دوسرے سے چھونا روپ یعنی شکل رسن یعنی ذائقہ گندھ یعنی بو تیسرا رتت پرکرتی کہ
کارج یعنی مسبب ہوتی ہے اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہ دو نوع پر ہے ایک اندری یعنی
حواس اور بعضے اعضاے دوسرے پانچون عنصر اور یہ پانچون عنصر پانچون تن ماترا سے موجود ہوے
ہین اکاش[۱۷] سبدسی[۱۸] یون[۱۹] سپرس[۲۰] سے اگن[۲۱] روپ سے جل[۲۲] رس سے پرتھی[۲۳] گندھ سے چوتھا رتت نہ
پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہے اور نہ علت یعنی نہ سبب ہوتی ہے اور نہ مسبب اور اُسکو پرکھ اور آتما بھی کہتے
ہین اور پرکھ دو قسم پر ہے ایک جیوآتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بھی قدیم جانتے ہین دوسرا پرم آتما یعنی خدا
تعالیٰ یہ لوگ اعتقاد رکھتے ہین اس بات پر کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہے پرکھ سے جہان کی
پیدایش ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ پرکرتی آندھی ہے اور آتما لنگڑا ہے یعنی یہ دونو
بغیر پیوند ایک دوسرے کے کچھ نہین کر سکتے اور کہتے ہین کہ وقت پرلے یعنی
فناء عالم کی تینون عرض یعنی رج گن اور ست گن اور تم گن برابر ہوتے ہین اور وقت

پیدایش عالم کی ستت گن غالب ہوتا ہے تب مہتت پیدا ہوتا ہے الغرض انکے نزدیک جب پرکرتی
کو پرکھ سے پیوند ہوتا ہے اور ست گن غالب ہوتا ہے تب مہتت پیدا ہوتا ہے اور مہتت سے آہنکار اور
آہنکار سے گیارہ اندریان اور پانچ تن ماترا اور پانچ تن ماترسے پانچ عنصر جیسے بیان ہوا ہے اور وقت فنا
ہونے جہان کے پانچون عنصر پانچون تن ماتر مین غائب ہوجاتے ہین اور پانچ تن ماترآہنکار مین اور آہنکار
مہتت مین اور مہتت پرکرتی مین چھٹا پانچل شاستر نکالا ہوا ہے پنچل کا اکثر باتون مین سانکھ شاستر
سے موافق ہے اور بقول اس شاستر کے مکت یعنی نجات بدون جوگ یعنی ریاضت کے نہین حاصل
ہوتی اور سوائے ان چھ شاسترون کے تین شاستر اور ہین کہ وہ برہمنون کے نزدیک مردود ہین ایک
جین شاستر نکالا ہوا جین کا اس شاستر والے اعتقاد رکھتے ہین کہ آدمی نیکو کار ہے ہمدان بنجاتا ہے
پھر اسکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہے اور اسکو ساکار پرمیشر کہتے ہین اور جانتے ہین کہ چوبیس آدمی ایسے ہوے ہین
پہلا انکا اذناتھا اور پچھلا مہاویر اور خدائے تعالی کو نرگن پرمیشر یعنی خدا سے بے صفت جانتے ہین یعنی
خدائے تعالی انکے نزدیک کچھ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہے اور انکے نزدیک عورت کی مکت نہین ہوتی ۸۰
جبتک مرد کے جنم مین نہ آوے اور بعضے انکے ثواب حاصل کرنیکو خدا ترک کرکے مرجاتے ہین اس کام کا
نام سنتھارا ہے برہمن اس فرقہ سے ایسے متنفر ہین کہ شیو کا ہاتھی کے منہ مین چلے جانا بہتر جانتے ہین
اس سے کہ ان لوگون کے سامنے آوین دوسرا بودھ شاستر نکالا ہوا بدھ کا اور نام اسکا شاکمن بھی
کہتے ہین بیٹا اجاسدھووَن کا حاکم ملک بہار کا اور اسکی مانکا نام مایا ہے کہتے ہین کہ شاک مُن
ناف سے پیدا ہوا ہے اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سے نوان اوتار جانتے ہین اور
اس مذہب کو اس سے نہین جانتے اور اس مذہب والے خدا کو خالق نہین جانتے اور جہان کا
ابتدا اور انتہا ہونا نہین مانتے کہتے ہین کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہے اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہے اور
لوگ نہانا دھونا بہت کرتے ہین مُردار کو کھا لیتے ہین کہ یہ خدا کا مارا ہوا ہے اور آپ جاندار کو نہین مارتے زمین
سے گھاس نہین اکھاڑتے عورت کی صحبت کرنیکو اچھا نہین جانتے تیسرا مذہب ستک نکالا ہوا چارواک کا اس مذہب
والے سوائے عنصرون کے کسی چیز کو موجود نہین جانتے کہتے ہین کہ سب کچھ انہین عنصرون سے ہوا ہے انکے نزدیک

جو چیز حواس سے معلوم ہو بس اُسی کو موجود جانتے ہین معقولات پر یقین نہین رکھتے خدا تعالیٰ کا ہونا بھی نہین مانتے بہشت اور دوزخ سے منکر ہین بہشت سا بنا کو جانتے ہین کہ آدمی کی خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہ کہ کسی چیز کا محکوم ہو اور ثمرہ زندگی کا صرف عیش اور عشرت دنیاوی و نام آوری کو جانتے ہین فقط ہندو ن کے مذہبون کا بیان مختصر اپورا ہوا اب اس مقام پر جو جو کچھ اعتراض وارد ہوتے ہین سو عقل والون کے نزدیک ظاہر ہین سو مین نے اس جگہ صرف خلاصہ اُن شاستر ون کا بلا تعرض بیان کر دیا ہے اور صاحبان عقل کو اس فصل مین گنجائش گفتگو کی بہت ہے اور بڑا بھاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہے

فصل آٹھوین بیچ بیان دعوت کے

دعوت سے مراد ہے اور دین والونکو طرف دین حق کے بلانا سو ہمارے دین مین ضرور ہے کہ اور دین والونکو خبر کر دین اسبات کی کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر برحق اور ختم الانبیا ہین جو شخص اُنکے دین کو اختیار کریگا اللہ کی امان مین آجاویگا اور جو نہ لیگا ہمیشہ جہنمی رہیگا پس جو شخص مسلمان ہوا چاہے تو فرض ہے کہ اول اُسکو یقین کرین سوائے اللہ کے اور کوئی معبود اور حاکم اور مالک حقیقی نہین ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہین پھر اُسکو ایمان کی صفتین بکھاوین اور مستحب ہے کہ پھر اُسکو غسل دین اور جو شخص کسیکو مسلمان ہونیکو کہے کہ تو ابھی توقف کر پھر مسلمان ہو جائیو یا یون کہے کہ مین تجھے مسلمان نہین کرتا تو کہین اور جگہ جاکر مسلمان بنجا تو یہ کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص مسلمان ہو پھر مرتد ہو جائے اُسکی خاطر داری لازم ہے اور اللہ کے نزدیک اُس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین **بیت** بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ++ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ ++ اور ہندو ن کے دین مین اور دین والے کو ملانا ہرگز درست نہین بلکہ اُنکی جو چار قوم مشہور ہین اُنمین سے بھی ایک قوم دوسری قوم نہین مل سکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان بنجائے اور پھر ہندو ہوا چاہے اُسکو بھی پھر ہندو ن مین ملانا درست نہین یہان ہین ہندؤن سے دو سوال کرتا ہون **پہلا سوال** یہ کہ تمہارا دین خدا کی طرف سے ہے یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سے نہین تو چاہئے کہ اس دین کو چھوڑ دو اگر کہو کہ خدا کی طرف سے ہے تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہے اور جو دین کہ خدا کی طرف سے ہو جاتا ہے کہ ہر ایکے لئے عام ہو پھر کیا وجہ ہے کہ سوائے ہندو ن کے اور سب اس رحمت سے بے نصیب رہین کیسکو اُسمین دخل نہو

دیکھو دین مسلمانی کہ بلاشبہ اللہ کی طرف سے ہے ہر کسیکے لیے عام ہے یہودی نصرانی مجوسی برہمن کھتری بیش شودر جو پڑھا چاہے اس دین مین آوے گناہون سے پاک ہو جاوے تمہارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین سوائے ہندوؤن کے اور کسیکی گنجایش نہین بلکہ کہتے ہو کہ ہندو نہین بھی سوائے برہمن کے اور کی مکت یعنی نجات نہین ہوتی چنانچہ اسکا بیان پہلے اب کی پانچوین فصل مین ہو لیا دوسرا سوال یہ ہے کہ تمہارے نزدیک ہمارا مسلمانون کا دین خدا کی طرف سے ہے یا نہین اگر کہو خدا کی طرف سے ہے تو مین کہتا ہون کہ ہمارے دین سے یقیناً ثابت ہے کہ جو کوئی اس دین مین آویگا وہ شخص بلاشبہ بہشت کا دعوی ہوگا تو تمکو چاہیئے کہ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ جو دین خدا کی طرف سے ہو اسکا حکم ضرور ماننا چاہیئے ورنہ خدا کے غضب مین آ جاؤگے اور جو یہ کہو کہ تمہارا دین خدا کی طرف سے نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا دین خدا کی طرف سے نہین ہے تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کرین ہمارا دین کہ بقول تمہارے خدا کی طرف سے نہین ہے آیا تمہارے دین مین کوئی طریق عبادت کا ہمارے واسطے لکھا ہے یا نہین اگر کہو کہ لکھا ہے تو پھر مسلمانونکو اپنے دین مین کیون نہین بلایا کرتے اور اگر کہو کہ نہین لکھا تو مین پوچھتا ہون کہ ہمارا کیا حال ہو تم ہمارے دین کو خدا کی طرف سے بجانو اور ہمارے دین مین ہماری گنجایش نہو کیا خدا نے ہمکو عبث ہی پیدا کیا ہے تبلاؤ اسکا کیا جواب ہے حکایت جبکہ مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تو اُن دنون مین بعضے آشناؤن کو دین اسلام کی طرف رغبت دلایا کرتا تھا چنانچہ بفضل الٰہی دس گیارہ ہندو میرے سمجھانے سے پردے مین مسلمان بھی ہوے اور انہین رسمون کی خاطر اکثر اوقات پنڈتون سے بحث اور چرچا رہا کرتا تھا اور عجب طرح کی صحبت تھی اور اسکی لذت سے ابتک دل بھرا ہوا ہے دعا کرتا ہون کہ حقتعالیٰ اُن لوگون کو ظاہر مسلمان کرے چنانچہ بڑے بڑے پنڈت کہ اپنے دین سے خوب واقف تھے بحکم الحق یعلو ولا یعلیٰ کے اس بحث مین مغلوب ہوے اس عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سے ہم کئی شخص دین اسلام کی رغبت دے رہے تھے کہنے لگے کہ فلانا پنڈت اگر دین کی بحث مین قائل ہو جاوے تو مین بھی دین اسلام اختیار کرون چنانچہ بصلاح دوستون کے وہ پنڈت کسی اور شہر مین تھا بلایا گیا اور اسکو چھ سات روز مین دخل تھا اور بحث اور مناظرہ ہونے لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریرین ہوتی تھین اور اُس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم تھا بلکہ یون جانتا تھا کہ

یونہی مناظرہ کرتا ہے ایک بات مجھے اتفاقاً یاد آئی ہے ایک تقریر سو بھی دوسرے دن میں نے اُس تقریر سے گفتگو شروع کی پہلے میں نے سوال کیا کہ پنڈت جی میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر مسلمان اپنے دین پر قایم رہیں تو اُنکی مکت ہوگی یا نہیں بولا کہ ہاں کیوں نہیں ہوگی پھر میں نے کہا کہ مسلمان کا دین حق ہے یا نہیں بولا ہاں اُنکے لیے حق ہے میں نے کہا کہ اُنکے دین کی اصل ہے قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب ہے یا نہیں بولا کیوں نہیں سچی ہے کتاب ہے میں نے کہا مصرحی اپنی اسبات پر قائم رہنا آپنے کہا ہے کہ قرآن مجید سچی کتاب ہے اب اِس سے پھرا نہیں بولا کہ ہاں قرآن سچا ہے میں نے کہا کہ قرآن میں لکھا ہے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ یعنی جو کوئی تلاش کرے سوائے مسلمانی کے اور دین کو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اُس سے اور وہ شخص عاقبت میں ٹوٹے والوں میں ہوگا تمنے اقرار کیا تھا کہ قرآن سچا ہے سو قرآن تو کہتا ہے سوائے اسلام کے کوئی دین اللہ کو قبول نہیں اب تم بھی جلد مسلمان ہوجاؤ اور اپنے دین سے توبہ کرو یہ بات سُنکر پنڈت کہنے لگا اگر قرآن میں یوں لکھا ہے تو قرآن سچا نہیں میں نے کہا اگر قرآن سچا نہیں تو چاہیئے کہ مسلمانوں کو اُنکے دین میں نجات حاصل نہو تو میں پوچھتا ہوں کہ درینصورت اگر معاذ اللہ مسلمان تمسے خواہش کریں کہ ہمکو اپنے دین میں ملالو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتادو کہ ہم اُس سے اپنی نجات حاصل کریں تو آیا تمہارے کسی شاستر میں مسلمانوں کے لیئے کوئی وظیفہ عبادت کا لکھا ہے یا نہیں بولا کہ ہمارے شاستروں میں اُنکے لئے کوئی طریق عبادت کا نہیں لکھا ابھی میں نے کچھ جواب اس بات کا نہ دیا تھا کہ وہی آشنا کہ جنہوں نے یہ مناظرہ کروایا تھا کہنے لگا کہ واہ مصرحی یہ عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کے لئے نجات نہ اُنکے دین میں ہو نہ تم اُنکے لیے کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچارے کیا کریں کسطور اپنے اللہ کی بندگی کریں دیکھو جو مسلمان تمکو کہتے ہیں کہ تمہارے دین میں تمہاری نجات ہوگی تو وہ تمکو یہ بھی تو کہتے ہیں کہ دین مسلمانی میں آؤ اسمیں تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتے ہو کہ مسلمانوں کی نجات نہیں ہوگی نہ اِس دین میں ہوگی کوئی طریقہ عبادت کا اُنکے لئے نہیں ہے کیا اُنکو خدا نے یوں ہی گھانس پھونس کی مانند پیدا کیا ہے کہ کسیطرح اُنکی مکت نہو پس ہمنے جان لیا کہ تمہارا ہی دین جھوٹا ہے فقط چنانچہ یہ بحث اسی بات پر ختم ہوئی اور وہ آشنا بھی پردے میں ایمان لایا الحمد للہ علی ذلک ✦ جب ہندوؤں کو

کہا جاتا ہے کہ کفر کو چھوڑ کر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرح کی گفتگو دین کے مقدمہ مین آجاتی ہے تو بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ ہم اپنے اجل یعنی روشن دین کو چھوڑ کر تمہارے گھور یعنی میلے دین مین کیونکر آوین سو اسکا جواب یہ ہے کہ اجل دین تو ہمارا ہے جسمین توحید بھری ہوئی ہے اور گھور دین تمہارا ہے جسمین شرک بھرا ہوا ہے اور جس دین مین گوبر اور موت کا کھانا اور پینا اور کیرا اور کس کی پوجا اور دوسرے کام بیحیائی کے درست بلکہ ثواب لکھے ہون وہ دین اجل کہان ہا اور جو جو اعتراض کہ تم ہمارے دین پر کیا کرتے ہو اُنکے تو جواب دیے گئے ہین - اور باقی اور باتین اجل اور گھور ہونے ہمارے اور تمہارے دین کے اِس ساری کتاب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکھو تا معلوم ہو کون اجل ہے کون گھور اور بعضے یون کہا کرتے ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی از روئے دلائل عقلی کے غالب ہے لیکن ہماری پوتھی گیتا مین لکھا ہے کہ اپنا دین اگرچہ پائی سمان یعنی خردل کے دانہ برابر اور دوسرا دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کے برابر ہو جب بھی اپنا دین نہ چھوڑنا چاہئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ جب یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہے پھر اُسپر قایم رہنا محض بیوقوفی ہے اور بسبب تمہاری گیتا بھی باطل ٹھیرتی ہے جسمین ایسی کم فہمی کی بات ہے کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین زہر کھا رہا ہون اور پھر اُسکو کھائے جاے تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور دھرم وہی ہوتا ہے جو حق ہو ناحق کو دھرم کہنا چاہئے اور جب تمنے دین اسلام یقیناً کر لیا یہی مین تمہارا دھرم ہو جاویگا پھر اسکو نہ چھوڑنا چاہئے حکایت ایک زمین ایک دوست کے سامنے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا علاء الدین صاحب سے دین کے مقدمہ مین کچھ بحث کر رہا تھا اُسی گفتگو مین مین نے حضرت ممدوح سے عرض کیا کہ اگر آپکو یقین کامل ہو جاے کہ دین مسلمانی حق نہین ہے تو آپ اس دین کو چھوڑ دین یا نہین فرمانے لگے کہ اگر بفرض محال ہمکو یقین کامل ہو جاوے کہ دین مسلمانی باطل ہے اور پھر ہم اس دین کو نہ چھوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہوگی دوسرے دن اُسی آشنا کے سامنے بش وت پنڈت سے بحث ہو رہی تھی مینے کہا کہ پنڈت جی اگر تمکو یقین ہو جاوے بسبب کا کہ ہندون کا دین باطل ہے تو تم اس دین کو چھوڑ دو یا نہین بولا کہ ہرگز نہ چھوڑین مین ابھی خاموش تھا کہ وہی آشنا کہنے لگے کہ مصرجی یہ کیا انصاف کی بات ہے کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل سمجھین اور پھر اسکو نہ چھوڑین

ایسی بے انصافی کی بات مسلمان تو نہین کہتے جیسی تم کہتے ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کے یہ آشنا
بھی ہندؤن کے دین کی قباحت اور اسلام کی خوبیان دریافت کرکے پردے مین ایمان لایا الحمد للہ
علیٰ ذلک اور بعضے یہ کہا کرتے ہین کہ دین مسلمانونکا بہت اچھا ہے سوائے ایک کے اور کوئی اُنکا معبود نہین
اور ہندؤنکا دین بہت بُرا ہے جسمین ہزارون بت مقرر ہو رہے ہین لیکن یہ لوگ بسبب تقلید اپنے بڑون
کے دین اسلام اختیار نہین کرتے چنانچہ بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور ہوتا
تو ہمکو ہندؤن کے گھر کیون پیدا کرتا مسلمانون ہی کے گھر پیدا کرتا سو ہم تو پہلے سے ہندو پیدا ہوے
ہین اب ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ جو
شخص کسی قوم مین پیدا ہو وہ اُسی قوم کی چال چلن پر رہے بلکہ یہ ضرور ہے کہ اپنی عقل سے دین
حق کی تلاش کرے جو دین اللہ کی طرف سے ہے اُسپر چلے اسواسطے ہمارے دین مین ہر مسلمان پر فرض
ہے کہ جب اُسکو عقل آوے اپنے دین کے حق ہونیکی دلیلین دریافت کرے صرف باپ دادا ہی
کی تقلید پر نہ رہے سو تمکو بھی خدا نے اس لیئے ہندؤن کے گھر نہین پیدا کیا کہ تم ہندو ہی رہو بلکہ اسلیئے
پیدا کیا ہے کہ عقل سنبھالکر دین حق کی تلاش کرکے مسلمان بنجاؤ تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کے نزدیک اور مسلمانون
سے زیادہ ہو اور بسبب چھوڑنے روش باپ دادا کے کہ یہ کام نہایت ہی جوانمردی کا ہے تمکو ثواب زیادہ
ملے اور دین اسلام کے قبول سے تمہارے دل کا اندھیرا دور ہو حق تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنی اللہ کام بنانے والا ہے ایمان والونکا نکالتا ہے اُنکو
اندھیرے سے طرف نور کے اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم اول ہی سے ہندو پیدا ہوے ہین یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ
جبدن تم جنم مین آئے تمپر کوئی نشانی ہندوپن کی نہ تھی نہ تم اُسوقت رام لچھمن کو پہچانتے تھے اور نہ
برہما اور وشن سے واقف تھے نہ تمہارے گلے مین زنار تھا نہ تم سندھیا سے واقف تھے نہ ترپن سے تم پیچھے سے
ہندو بنگئے ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدلڈالین سو اسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ کی پیدایش کا تغیر لازم نہین آتا بلکہ یہ عین مرضی
اللہ کی ہے مثلاً کوئی بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکھکر اُنکی پرورش کرے پھر ایک وقت وہ بادشاہ

اپنے معتمد کی زبانی اُس فوج کو کہلا بھیجے اور ساتھ ہی اپنا فرمان بھی اُسکے ہاتھ بھیجے اور صاف حکم دے کہ اس قلعے سے نکلکر فلانے شہر مین جاؤ اور اس معتمد کی تابعداری مین ہو تا کہ ہم تمپر مہربان ہوکر تمکو بہت سا انعام بخشین پھر اگر اُس فوج کے لوگ کہنے لگین کہ ہمکو بادشاہ نے جس قلعہ مین پہلے سے رکھا ہے ہم تو وہان ہی رہینگے اور جو بادشاہ کو ہمارا فلانے شہر مین داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلے سے اِس قلعہ مین کیون رکھتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چھوڑ دین تو بادشاہ کے حکم کا تغیر لازم آویگا تو اُس فوج کے لوگ بڑے بیوقوف گنے جاوینگے کہ بجاآوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتے ہین اور بادشاہ کے قہر مین گرفتار ہونگے سو اسیطرح حقتعالی نے تمکو اول ہندؤن کے گھر پیدا کیا جب تمنے تربیت پاکر عقل سنبھالی تو تمکو زبانی اپنے معتمد کے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام بھیجا اور اپنے فرمان عالیشان یعنی قرآن شریف مین بھی حکم بھیجا کہ تم اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو اور دین اسلام اختیار کرو تا کہ تم بہشت مین رہو اور ہم تمسے خوش رہین پھر اگر تم مسلمان ہونے کو خدا کی پیدایش کا تغیر سمجھو تو بڑا ہی افسوس ہے تمہاری دانائی پر اور اگر یہ بات ضرور ہوتی تو جو کوئی جسکے گھر مین پیدا ہوا اُسی طریق پر رہے تو چاہئے کہ جو کوئی مفلسون کے گھر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بنجاوے اُسکو وہ مال و دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اُسکے باپ دادا کی چال چلن تھی مفلس اور عاجز رہنا اِسنے اُنکا خلاف کیون کیا اور چاہئے کہ جسکے باپ دادا اندھے ہون اُنکی تقلید سے یہ بھی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے اور جسکے باپ دادا مجذوم یا اور بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوے تو باپ دادا کی تقلید کے لیے اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر عمل کرنے والا نہین دیکھتے ہین اور جو تم یہ کہو کہ اِن باتون مین باپ دادا کی تقلید یعنی ریس درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہئے دیکھے کامون مین باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر ایسے کامون مین باپ دادا کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضرور ہے تو دین کے کام کہ سب پر مقدم ہین اُسمین زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہئے اُنکو کسیکی تقلید چرنہ رکھنا چاہئے اور نہین تو یہ بات لازم آویگی کہ جسکے باپ دادا چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹے کو بھی اِن باتون مین اُنکی تقلید مین ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہئے حالانکہ

یہ بات کیسے نزدیک درست نہین اور خیال تو کرو کہ خدا نے تمکو آنکھ دی دیکھنے کو کان دیے سُننے کو زبان
دی بولنے کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کے لیے دی ہے پھر مین پوچھتا ہون عقل کہ سب چیزسے افضل ہے
یہ کس لیے دی ہے آخر عقلمند یہی کہیگا کہ عقل خدا نے اسواسطے دی ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور
دین حق و باطل مین تمیز کرے تاکہ اللہ کی رضامندی مین رہے اور اپنی سعادت حاصل کرے پھر اللہ کی
بخشی ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چھوڑ دینا اور حق و باطل کی تمیز صرف اور ذکی تقلید پر چھوڑ دینی سخت کبیر
گناہ ہے اگر دین کی تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تعالیٰ تمکو جدی جدی عقل کیون
دیتا اور ہر کسکو جدی جدی عقل خدا نے اسیواسطے دی ہے کہ ہر کوئی اپنے دین کی تحقیق آپ کرے سو ہر کسی
کو چاہیئے کہ باپ دادا کی چال چلن جو موافق مرضی اللہ کی ہو اُسپر چلین اور جو مخالف ہو اُسکو چھوڑ دین
اور کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے بیت یک لیک گاڑی چلین لیکن چلین کپوت + تینون لیک
نہ چالتے سورا سنگھ سپوت + آور خود تمہارے شاستروں سے ثابت ہے کہ جو باپ دادا کا مذہب بُرا ہو اُسکا
چھوڑنا ضرور ہے چنانچہ بقول تمہارے ہرن کشب کا یہ مذہب تھا کہ وہ مدبخت اپنے آپکو خدا کہلاتا تھا اور ۸۷
پرہلاد اُسکے بیٹے نے اُسکے مذہب کو بُرا جانکر چھوڑ دیا ہرن کشب کا مذہب خود پرستی تھا پرہلاد کا مذہب
خدا پرستی ہوا تمہارے شاستروں مین پرہلاد کی بہت تعریف لکھی ہے اسی سبب سے کہ اُسنے اپنے
باپ کا طریق بُرا جانکر چھوڑ دیا اور اگر تم یہ کہو کہ ہرن کشب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جُدا جُدا تھا
اور دین دونو کا ایک ہی تھا سو اسکا جواب یہ ہے کہ دین کے بدلنے مین بھی تو اعتقاد اور چال چلن کا بدلنا
ہوتا ہے اور کچھ نہین بدلتا سو جیسے پرہلاد نے اپنے باپ کے بُرے اعتقاد اور چال چلن کو چھوڑ کر اچھا اعتقاد
اور چال چلن اختیار کیا اسیطرح تم بھی بُرا اعتقاد یعنی اللہ کے سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور بُرا
چال چلن یعنی بُت پرستی چھوڑ کر اچھا اعتقاد یعنی اللہ کو معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچھا چال چلن
یعنی خدا پرستی جیسے نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہ کہو کہ پرہلاد نے ہرن کشب کا مذہب اسیواسطے
چھوڑ دیا کہ ہرن کشب نے اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا تھا اور نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تھا
اور اصل مین پرہلاد کا وہی مذہب تھا جو اُسکے بزرگون کا تھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جیسے بقول تمہارے

ہرن کسب نے اپنے بزرگونکا مذہب یعنی خدا پرستی کو چھوڑکر نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کرلیا تھا اور پرہلاد نے اسکو بُرا جانکر چھوڑدیا اسیطرح تمہارے باپ دادانے بھی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہما السلام اپنے بزرگونکا اصل مذہب قدیمی یعنی توحید کو چھوڑکر بُت پرستی اختیار کرلی ہے تو تم بھی اُنکا مذہب چھوڑکر مذہب قدیمی حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کا یعنی توحید اختیار کرو اور جو تم یہ کہو کہ حضرت آدم اور حضرت نوح ہمارے بزرگ نہ تھے بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو یہ قول تمہارا محض غلط ہے کیونکہ اگر تم برہما کی اولاد ہوتے تو جیسے بقول تمہارے برہما کے چار منہ تھے تمہارے بھی چار ہی منہ ہوتے بلکہ تمنے صرف شیطان کی تلقین سے آپکو برہما کی اولاد مقرر کیا ہے اور حقیقت مین ہم تم سب نبی آدم ہین اور تم جو خواہ نخواہ حضرت آدمؑ کی نسل سے باہر ہوکر برہما دیو کی اولاد بنتے ہو تو اس مین تمکو ایک اور قباحت لازم آویگی اور وہ یہ ہے کہ برہمانے اپنی بیٹی سارستی کو اپنی جورو بنالیا اور تمہارے نزدیک باپ دادا کی تقلید ضرور ہے تو تمکو بھی ایسا کام کرنا ضرور پڑا اور بعضے ہندو اس خاکسار پر یہ اعتراض کیا کرتے ہین کہ تونے جو اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑا کیا تیرے باپ دادا بے عقل تھے تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا سو اسکا جواب یہ ہے کہ پرہلاد نے اپنے باپ ہرن کسب کا طریق چھوڑا اور شاستروں مین اُسکی تعریف اور ہرن کسب کی ہجو لکھی ہے اس مقام مین کہنے والا یون کہہ سکتا ہے کہ کیا ہرن کسب بے عقل تھا پرہلاد ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا تھا اور اس مقام مین ہمارے دین پر ایک بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے مین نہین جانتا کہ تم اسکا کیا جواب دوگے اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون بُرا جانتے ہو اور دُشٹ یعنی دُشمن خدا کا سمجھتے ہو آخر اسیواسطے کہ وہ بندہ ہوکر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون تمہارے رام چندر اور پرسرام اور کرشن وغیرہ یہ لوگ بھی تو بندہ ہوکر خدا کہلاتے ہین اُنکو دُشٹ کیون نہین جانتے اُنکو بھی بُرا جانو اور اُنکی متابعت چھوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو خدا نہین کہلائے بندے کہلائے ہین بلکہ بندہ ہونے کو اپنا شرف سمجھتے ہین جیسے ہمارے کلمۂ شہادت سے ظاہر ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہین کوئی معبود

برحق سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہین اور جو یہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کے اوتار تھے اسواسطے ہم اُنکی متابعت اور پرستش کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ جیسا ہرن کستب بھوک پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین مبتلا اور عاجز تھا ایسے ہی رام اور کشن وغیرہ بھی چنانچہ تمہارے شاستروں سے ثابت ہے کہ رام چندر کی بی بی کو راون پکڑ لیگیا رام چندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخرش ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد سے اُسکو چھڑا کر لایا اور کشن کے پیر مین ایک شکاری کے ہاتھ سے تیر لگا اُسی زخم کی تکلیف سے مرگیا علی ہذا القیاس تمہارے معبودونکا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہے پھر ان لوگون مین کونسی صفت خدائی کی ہے کہ ہرن کستب مین نہین ہے اور جو اس مقام مین ہندو یہ اعتراض کرین کہ بعضے مسلمان بھی باپ دادا وغیرہ کے چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کے ہو نہین چھوڑتے جیسے بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور بھاجی کرنی اور مرنے مین سوئم اور چہلم اور چھ ماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکے جن کامون کی شرع مین کچھ اصل نہین بلکہ بعضے مسلمان یہ کہتے ہین کہ اگرچہ فلانی بات خلاف شرع کے ہے لیکن ہمارے بزرگونکی رسم ہے ہم اسکو ہرگز نہین چھوڑینگے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین مین یہ بات درست نہین ہے کہ اپنے بزرگونکی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اُسکو نہ چھوڑین ہماری شرع شریف مین یون آیا ہے کہ جو رسم باپ دادا کی یا اُستاد مولوی کی یا پیر مُرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کے ہو اُسکو چھوڑ دینا چاہیے اور جو کوئی بزرگون کی رسم کو شرع شریف پر مقدم جانے اور شرع کے حکم کو ناپسند کرے تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سے خارج اور کافر اور مرتد ہوجاتا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہین یعنی اُنکے دین مین ہین کچھ باپ دادا اور اُستاد مولوی اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑھتے بزرگون کے چال چلن وہی اچھے ہین جو مطابق شرع شریف کے ہون اور جو رسم برخلاف شرع کے ہو خواہ کسیکی ہو اُسپر چلنا ہرگز درست نہین دین کے امر مین رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی اور باپ دادا اُستاد مولوی پیر مرشد بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہے اور جو کسی ہندو کو اس تحریر سے

یہ شبہ پڑے کہ مسلمان لوگ کلمہ تو پڑھتے ہین پیغمبر صاحب کا پھر حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور اشعری[1] اور ماتریدی[2] کیون کہلاتے ہین اور ان بزرگون کی تقلید کیون کرتے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم اپنے آپکو ان بزرگون کے دین مین نہین جانتے یہ بزرگ بھی پیغمبر صاحب کے دین مین ہین ہم لوگ بھی پیغمبر صاحب کے دین مین ہین ہان اتنا فرق ہے کہ بہ نسبت ہمارے یہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کے خوب معنی سمجھتے ہین اور ان لوگون نے قرآن شریف اور حدیث کے معنی سمجھکر اُس سے مسئلے اختیاجی نکالے سو جس مسلمان کو جس بزرگ سے زیادہ حسن ظن ہوا وہ اُسی سے طریق محمدی کو سیکھنے لگا اور اپنے آپکو اُسکی طرف نسبت کرنے لگا اور حقیقت مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ بندگون کی تقلید اسواسطے کرتے ہین کہ حدیث سے مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور منسوخ حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگون کے حوصلہ سے باہر ہے لاچاری کے واسطے ہم انکی تقلید کرتے ہین اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سے مسئلہ نکال سکتا ہو اُسکو انکی تقلید ضرور نہین ہے کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تمکو معلوم نہ ہو اور سمجھ والون سے پوچھ لو اور باوجود اس بات کے پھر جس مسئلہ مین ہمکو یقین ہو جاوے کہ فلانے امام کا فلانا قول مخالف قرآن یا حدیث کے ہے تو ہم یہ گمان کرینگے کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اس مسئلہ مین امام کے قول پر ہرگز عمل کرینگے کیونکہ اللہ اور رسول کے کلام مین خطا نہین ہوتی اور ونکے کلام مین خطا کا ہونا محال ہے اور اس چوک ہو جانے مین امام کا ذرہ بھی قصور نہین اُسکو تو مسئلہ نکالنے مین ثواب خطا پر بھی ملتا ہے چوک اور خطا ہو جانی اپنے اختیار مین نہین ہوتی اور ہمارے امام[3] نے فرمایا ہے کہ اِذَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اَقُوْلُ قَوْلًا بِالْحَدِيْثِ یعنی جو ہمارے قول تمکو برخلاف حدیث کے معلوم ہون اُنکو چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو غرض بہرحال ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے حکم کے مخالف خواہ کسیکا قول ہو اُسکی متابعت درست نہین ہے چنانچہ یہ بات قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی اے ایمان والو تابع ہو اللہ کے اور رسول کے اور اُن لوگون کے جنکا تمپر اختیار ہے یعنی بادشاہ مسلمان اور استاد اور پیر و مرشد یا اور کسی طرح کا امیر جیسے کہ قوم کا سردار یا چودھری

---

[1] اشعری یعنی جو لوگ کہ عقائد مین امام ابوالحسن اشعری رح کے تابع ہین ۱۲ منہ

[2] ماتریدی یعنی وہ لوگ کہ عقائد دین مین امام ابومنصور ماتریدی کے تابع ہین جیسے کہ وہ اہل سنت و جماعت مین حضرت امام اعظم اور حضرت شافعی وغیرہما رحمہم اللہ کے تابع ہین تصوف مین حضرت عبدالقادر جیلانی رح اور شہاب الدین سہروردی وغیرہما رحمہم اللہ کے ۹۰

[3] یہ حدیث اگرچہ موضوع ہے لیکن اسکے معنی صحیح ہین حضرت امام اعظم رح کے اصحاب مین سے ابن عبدالبر نے اسکو بسند صحیح روایت کیا ہے جسکا ذکر شامی مین بھی موجود ہے اور اسی طرح علامہ شعرانی نے بھی میزان مین اسکو بسند صحیح روایت کیا ہے اور اسی طرح اور بھی بہت سے علماء نے اسکو بسند صحیح روایت کیا ہے اور اسکے معنی پر سب کا اتفاق ہے اور اسکے معنی پر اتفاق ہونا ہی اسکے صحیح ہونے کی دلیل ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی فہم فی الاصول ۱۲ منہ

تفسیر عبدالحق ۱۲

پھر آگے یون فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور اُن لوگون مین کسی بات مین اختلاف پڑے یعنی تم کچھ کہتے ہو اور یہ تمہارے
اسیر اور طرح کہتے ہون تو اُس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر
یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اُسپر چلو اگر تمہاری رائے کے موافق ہو اپنی رائے کو سچ جانو اور اگر اسیرون
کی رائے کے موافق ہو تو اُنکی رائے کو درست جانو غرض بہر صورت اللہ اور رسول کے حکم کو مقدم رکھو اور پھر
آگے یون فرمایا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یعنی یہ بات بہت نیک ہے اور بہتر تحقیق کرنا اگر اس مقام
مین کسیکو یہ وہم پڑے کہ دیوان حافظ مین لکھا ہے ؎ بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید یعنی
اگر پیر کسیکا خلاف شرع حکم کرے اُسکو ماننا چاہئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوّل تو اس قول کا مطلب کچھ اور
ہی ہے معنی ظاہری مراد نہین دوسرے دیوان حافظ ہمارے دین کی کتاب نہین کہ جسکی سند پکڑی جاوے اور
ہمارے یہان ایک قاعدہ ٹھیر رہا ہے کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچھ عبارت برخلاف شرع شریف کے معلوم ہو
تو اُسکی تاویل صحیح کرکے اُسکے معنی موافق شرع شریف کے درست کیئے جاتے ہین یا یہ گمان ہوتا ہے کہ اُسکے معنی
جو اُس بزرگ کی مراد ہین ہماری سمجھ مین نہین آئے لیکن اُسکے ظاہری معنی کہ مخالف شرع معلوم ہوتے
ہین قبول نہین کیے جاتے یا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کلام اس بزرگ کا نہین کسی بے سمجھ یا بدمذہب نے
کہکر اُسکے ذمہ لگا دیا ہے چنانچہ یہ بات تجربہ کو پہونچ گئی ہے کہ بہت سی حدیثین لوگون نے آپ بنا کے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام منسوب کردی ہین اور یا یہ کہ یہ کلام غلبۂ حال اور بیہوشی مین
اُس بزرگ سے صادر ہوا ہوگا اور بیہوشی کی حالت پر اللہ تعالیٰ بھی نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا کلام
قابل سند کے نہین ہوتا اور یا یہ کہ کسی وقت مین اُس بزرگ نے اس قول سے رجوع اور توبہ کرلی ہوگی
غرض بہر صورت برخلاف شرع شریف کے کسی کے قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بڑے شاعرون
کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین یون فرمایا ہے وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ یعنی شاعرون
کی بات پر وہی چلتے ہین جو بے راہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین بعضے اشعار اور عبارات ایسی ہی برائی
کی ہین کہ کسی کے ظاہر معنی کفر کے ہین جیسے کہ یہ اشعار ؎ ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف

۹۱

کہ کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا ؎ ہوئے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین + حرم کے
رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے ہین + دنیا مین بتو نکا جو طلبگار نہ ہوگا + محشر مین خدا کا اُسے دیدار
نہوگا ؎ شخصے آمد کہ من سلیم + گفتا تو برو کہ من خلیم + چہ خوش گفت بہلول فرخندفال + کہ من
از خدا میش بودم دوسال ؎ راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک - ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک مولیٰ
ترک ترک ؎ کوئے جاناں سے خاک لائینگے ہم + اپنا کعبہ نیا بنائینگے ہم ؎ بھلی ہوئی ہر ہری
سے ٹلی بلائے - ایکا ایکی کر گئی دو تیا گئی مٹائے ؎ ہرنے بزک سُرگ فرمایا - گورنے آوا گون
مٹایا + ایسی گور پر تن من وارون - ہر جھاڑون پر گور نہ بسارون - اور کسی نے جھوٹ اور زنا اور
فسق کے قصون کو مزہ دار بنانا جیسکہ بدر منیر اور بہار دانش کے بعضے مقام - اور کسی نے لوگون کو گناہ پر دلیری
دلائی جیسے کہ یہ شعر ؎ یہ حسن و جوانی یہ جوش و خروش + خضور مست ایزد تو ساغر بنوش + اور کسی نے بزرگون کی
ہجو کہہ ڈالی جیسے کہ شیعون کے تبرے اور رفیع السودا وغیرہ شاعرون کی بنائی ہوئی ہجوین اور کسی نے القاب و آداب
مین بہت زیادتی کی لوگون کو لکھنے لگے قبلہ کعبہ بندگی پرستندگی سجدات عبودیت وغیرہ اور کسی کے کلام سے
فرشتون کی حقارت نکلی جیسے کہ یہ شعر ؎ جو دیکھے وہ انگیا جواہر نگار + فرشتے ملے ہاتھ بے اختیار + اور سوائے
اسکے اور بہت اقسام بُرے شعرون کی ہین کہ ہم ایسے کلامون کو بہت بد جانتے ہین اور اُنکے پڑہنے سُننے کو
سبب خرابی دین کا سمجھتے ہین لیکن بسبب احتمال توبہ کر لینے کے صاحبان کلام کو بُرائی سے یاد نہین کرتے
اور اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت مولانا رومؒ نے جب حکم اپنے مرشد یعنی حضرت شمس تبریزؒ کے شراب کا ہاتھ اُٹھا لائے
مرشد نے کہا ہمکو معشوق چاہیئے تو اپنی بیوی کو لے آئے مرشد نے کہا کہ ہمکو نازنین لڑکا چاہیئے تو اپنے بیٹے کو
حاضر کیا مرشد نے کہا ہم تیرا حُسن عقیدت اور رسوخ آزماتے تھے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی حکایات محض غلط
اور جھوٹ اور مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین بھی لکھی ہون تو کسی بیدین کی ملائی ہوئی
یا مُصنف کی عدم تحقیق سے ہوتی ہین جبکہ لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے جھوٹ باندھے ہون
تو اگر کسی ولی پر باندھا تو کیا عجب ہے ایسی حکایات سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر حقیقت مین کسی بزرگ
سے کوئی کام خلاف شرع ثابت بھی ہو جاوے تو وہی احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکے ہین وہان بھی جاری ہو سکتے

الف حکایات جھوٹی
دنیا دارون نے حضرت
محبوب سبحانی اور
دیگر اولیاء اللہ کے
نام منسوب کر دی
ہین چنانچہ کتاب
کے خواجہ خان
دادی رحمۃ اللہ
علیہ سے ہوا
ہمسگھر پڑگا اور
جنیو اختیار کی
اور بعضی حکایات
بناوٹی ساتھ

ب حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
سے کسی نے پوچھا
کہ آپ نے کتنے
سجدے کئے ہین
فرمایا کہ ہزار
سجدے کئے ہین
اور ہر سجدہ مین
ہزار مرتبہ سبحان
ربی الاعلیٰ پڑہا
ہے

ج بعضی کی نسبت
ہمکو یہ بھی
معلوم ہوا ہے
کہ انہون نے
بالفعل توبہ
کر لی ہے
اور بعضی
کا انتقال
ہو گیا ہے
منہ

ہین غرض کہ ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے برخلاف کیسکو حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکے قول و فعل کو سند پکڑنا درست نہین نہ اُستاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم کے مقابلہ مین کسی کے حکم کو پسند کرے وہ شخص کافر اور مُرتد اور دین اسلام سے خارج ہے اور بعضے کہا کرتے ہین کہ ہندو مسلمان مین کیا فرق ہے خدا نے ایک حد بنادی ہے سو اپنی اپنی حد پر قایم رہنا چاہئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہندو مسلمان مین زمین آسمان کا فرق ہے چنانچہ اس کتاب مین بہت بیان اس فرق کا آیا ہے اور یہ حد تمنے آپ ہی مقرر کرلی ہے کچھ خدا نے تمکو یہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو ہمکو بتلاؤ کہ تمکو خدا نے کسکی زبان سے حکم دیا ہے اور اگر اس حکم مین اپنے بزرگونکی سند پکڑتے ہو سو اُنکی زبانکا کچھ اعتبار نہین کیونکہ وہ لوگ بقول تمہارے فاسق اور کاذب اور بندۂ نفس کے تھے چنانچہ پہلے سے معلوم ہوچکا ہے ہان دین اسلام قبول کرکے اس حد پر قایم ہونا چاہئے کہ اسکے رہنما یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہین جنسے کبھی مخالف مرضی خدا تعالیٰ کے کوئی قول و فعل خلق ظاہر نہین ہوا **باب دوسرا بیچ بیان عبادات کے** اس مین چھ فصلین ہین **فصل پہلی بیچ بیان دور کرنے نجاست کے** ہمارے نزدیک نجاست کئی قسم پر ہے ایک ناپاک ہونا دل کا ساتھ بُرے اعتقاد اور بُرے اخلاق کے اور دلیر ہونا گناہون پر سو یہ ناپاکی سب ناپاکیون سے سخت تر ہے اور اسکے دور کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ اول اعتقاد اپنا سنوارے اور بُرے اعتقادون سے بچے چنانچہ اعتقاد کے بیان مین بہت کتابین ہین انسے دریافت کرے اور مختصر اعتقاد کا بیان اس کتاب کے پہلے باب مین ہوچکا اُسپر اپنا اعتقاد جماوے اور اُسکے خلاف سے بچے اور پھر بُرے اخلاق اور گناہون سے بچے چنانچہ اس بات کا بیان کیمیائے سعادت اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور فقہ مین بتفصیل لکھا ہے وہان سے دریافت کرے دوسرے ناپاک ہونا بدن اور کپڑے وغیرہ کا چنانچہ اس مقام مین ہمکو اسی ناپاکی کے دور کرنے کی تدبیر کا بیان کرنا منظور ہے سو ہمارے نزدیک یہ ناپاکی دو طور پر ہے ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی جیسے گوہ پیشاب لید گوبر لہو پیپ کتا سور وغیرہ سو اگر اسطرح کی نجاست کے لگنے سے کوئی چیز ناپاک ہوجاوے تو اُسکے پاک کرنیکا یہ طور ہے کہ اُس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سے دھوڈالین یہانتک کہ نجاست باقی نہ رہے اور بعضی چیزین رگڑنے سے

بھی پاک ہوجاتی ہین جیسے نوارا اور تانبے وغیرہ کے برتن اور آئینہ وغیرہ کیونکہ ان چیزونکا جسم سخت ہے
مسام دار نہین اسواسطے نجاست اُنکے جسم مین سرایت نہین کرتی کہ دھونا اور نچوڑنا ضرور ہو بلکہ رگڑنے
ہی سے نجاست دور ہوتی ہے اور جو ناپاک چیز آگ مین جلکر راکھ ہوجاوے یا نمک مین ملکر نمک ہوجاوے یا زمین مین ملکر
مٹی ہوجاوے یا اور طرح سے اُسکی ماہیت بدل جاوے تو وہ بھی پاک ہوجاتی ہے اور زمین یا دیوار یا درخت یا
جو چیز کہ زمین مین گری ہوئی ہو بعد خشک ہونیکے پاک ہوجاتی ہے جبکہ نجاست کا اثر باقی نرہے اور اسکے
اسکے اور مسائل جزئی اسکے فقہ کی کتابونمین موجود ہین اور نجاست حکمی یہ ہے کہ مثلاً کسیکی منی شہوت کے
ساتھ نکلے یا سونے مین منی نکلے یا جماع کرے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے سو اس قسم کی پلیدی کو جنابت
کہتے ہین اور کسی عورت کے رحم سے بعادت معہود لہو جاری ہو تو اسکو حیض کہتے ہین اور کوئی عورت بچہ جنے
اور اُسکے اندر سے لہو نکلے تو اسکو نفاس کہتے ہین سو جنابت کی ناپاکی سارے بدن کے دھونے سے دور ہوتی
ہے اور حدث کی ناپاکی وضو کرنے سے جاتی رہتی ہے اور جب حیض و نفاس کا خون خشک ہوا اُسوقت
عورت غسل کرلے تو یہ نجاست جاتی رہتی ہے پر اس حکمی نجاست سے کچھ آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو ۹۴
کسی چیز مین ڈالنے سے یا اُسکے پسینے سے کوئی چیز ناپاک ہوجاوے بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہے یعنی اس حالت
مین نماز پڑھنی اور بعضے کلام منع ہوجاتے ہین پھر اس ناپاکی کے دور ہونیکو کچھ دنونکا گذرنا شرط نہین ہے
بلکہ جب وضو اور غسل کرلیا اُسیوقت جنابت اور حدث رفع ہوا اور جب حیض و نفاس خشک ہوا اور غسل کیا
ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض دس دن سے زیادہ اور نفاس چالیس دن سے زیادہ رہے تو یہ حیض اور نفاس نہین
بلکہ ایک اور بیماری ہے جسکا نام استحاضہ ہے تو اس حالت مین غسل کرکے نماز درست ہے اور ہندونکے دین
مین بھی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی ہے ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہے ایک قسم جیسے
گوہ موت وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑے وغیرہ کو لگجاوے تو پانی سے دھوتے ہین اور بدنکو لگجاوے تو مٹی لگاکر پانی سے دھوتے ہین
اور کانسی اور پیتل کے برتن کو لگجاوے تو اسکو اگ سے چھوا کر اور مٹی لگاکر پانی سے دھوتے ہین دوسری قسم جیسے
ہندو کا منہ جو کانسی کے باسن کو لگجاوے تو راکھ ملکر دھوتے ہین اور چاندی یا سونیکے برتن کو لگجاوے تو صرف پانی
سے دھونا کفایت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سونیکا برتن ہوا سے پاک ہوجاتا ہے اور جو کسی غیر قوم کا منہ اُنکے برتن کو

لہ جیسے نماز پڑھنی قرآن چھیکو ہاتھ لگانا وغیرہ ۱۲

لہ استحاضہ کا خون حیض سے نہین ۱۲

لگجاوے تو آگ اور مٹی دونو کو لگاکر دھووین سبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو ہندو نر نارائنی دیہہ جانتے
ہین اُسکا جس سے کھانا کھایا جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اُسکو ناپاک جانتے ہین اور گھوڑیکا منہ اور گائے کا
گوبار اور پیشاب پاک جانتے ہین تیسری قسم یہ کپڑا جب بدن سے اُترتا ہے اُسکو ناپاک جانتے ہین یعنی بدون پاک
کیے اُس کپڑے سے عبادت کرنی درست نہین گنتے اور اُسکو پاک یون کرتے ہین کہ کپڑا اگر سفید اور سوت
کا ہے تو پانی مین دھوتے ہین اور اگر رنگا رہے تو بقول اُنکے پانی کا چھینٹا دینے سے پاک ہوجاتا ہے
اور ریشمی کپڑا ہوا لگنے سے اور ریشمی سورج کے سامنے ہونے سے پاک ہوتا ہے چوتھی قسم زمین کو پاک
کرنا ہو تو گائے کا گوبر یا نرا پانی ملکر زمین کو پاک جانتے ہین اور جو کوئی جا ضرور سے باہر آوے اُسکے لیے
شاستر یون کہتا ہے کہ اول بائین ہاتھ کی سیدھی طرف کی انگلیان دس بار مٹی اور پانی سے دھووین
اور پھر اُسی ہاتھ کی مٹھیچہ دس بار دھووین اسیطرح اور پھر دونو ہاتھون کو آپسمین ملا ملاکر سات بار مٹی اور
پانی سے دھوڈالے پھر بارہ کلیان کرین تب کہین پاک ہون اور نجاست حکمی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ جب آدمی رات
کو سوکر فجر کو اُٹھا ناپاک ہوا بدون غسل کیئے عبادت کرے اور کھانا نہ کھاوے اور جب آسن یعنی عبادت
کی جگہ سے اُٹھکر اور جگہ گیا ناپاک ہوا ہاتھ پانو دھووے کلی کرے تب عبادت کرے اور جب کسی عورت
کو حیض آیا اُسکا تمام بدن ناپاکی حقیقی سے ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اُسکا سوکھا ہاتھ بھی کپڑے اور برتن
کو چھونے نہین دیتے جب بعد چھ دن کے غسل کرے تب پاک ہو یہان عقل حیران ہے کہ لہو نکلا ایک
مکان سے سارا بدن کسطرح ناپاک ہوا اور جب کسی عورت نے بچہ جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اُسکا نجاست
حقیقی سے ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اُسکے سب مرد اور عورت ناپاک ہوگئے اور جو لوگ اسکی قوم کے کسی اور شہر
مین یا سفر مین ہین جس کسیکو یہ خبر پہنچی سب ناپاک ہوگئے اس پلیدی کا نام سوتک ہے پھر ان پلیدیون کا
سندھیا یعنی ہر روز کی عبادت جو مشہور ہے اور ترپن یعنی مرے ہوے بزرگون کو پانی دینا درست نہین ہوتا اور
اُنکے ہاتھ کا پانی اور قوم والے نہین پیتے پھر اس عورت جنے والی کا بدن چالیس دن کے پیچھے پاک ہوتا
ہے غسل کرے اور اپنے سر کو گائے کے گوبر اور پیشاب سے دھووے اور گائے کا گوبر اور پیشاب پیوے اور
اُسکی قوم کے لوگ اسطرح سے پاک ہوتے ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارھوین دن پاک ہوتے ہین اسطور پر

نیاز نار بدلین اور گنگا جل پیوین اور جو گوموت پیوین تو بہت ہی صفائی حاصل ہو اور جو کھتری ہین تیرہ
دن بدستور مذکور پاک ہوتے ہین اور ویش جو بیس یعنی بنیئے وغیرہ ہوین تو پندرہ دن پیچھے پاک ہوتے ہین اور
شودر یعنی بجار لوہار وغیرہ ہین تو تیس دن کے بعد پاک ہوتے ہین اور سوتک کے دنون مین مٹی کے برتن
جو استعمال مین آتے ہین پھر انکو اُتار دیتے ہین یہ عجیب بات ہے کہ ایک عورت کے بچہ جنا تمام قوم ناپاک ہوگئی
اور عجیب تر یہ کہ ناپاکی خبر کے ساتھ دوڑی اور پھر پاک ہوئی تو یون ہوئی کہ کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن
مین کوئی پندرہ دن مین کوئی تیس دن مین اور انکی ناپاکی بھی بڑی معتقد ہے کہ ہر قوم مین موجب شرافت اور
رذالت اُنکی کمی رہتی ہے اور جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اسیطرح سے تمام قوم اُسکی بھی ناپاک ہوجاتی ہے
اس ناپاکی کا نام پاتک ہے اور اکثر احکام اِس ناپاکی کے یعنی پاتک کے اور پھر پاک ہونے ہر قوم کے ویسے ہین جیسے
سوتک مین بیان ہوئے کچھ تھوڑا سا کسی حکم مین فرق بھی ہے اور جنازہ کے ساتھ جتنے آدمی جاتے ہین
اگرچہ غیر قوم کے ہون ناپاک ہوجاتے ہین نہاوین اور کپڑون کو پاک کرین - پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سے کہ
اپنی قوم کو ناپاک کرکے اور قومون تک پہنچے اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہے کہ اگر کسی چمار یا چوہڑے
یا حائض اور نفسار اور متر تکب کبیرہ گناہ اور مُردہ اور کتا اور گدھا اور بلی اور کوا اور مرغ اور خوجہ کا بدن انکے
ایک عضو سے لگجاوے تو اُنکا تمام بدن کپڑون سمیت ناپاک ہوجاوے کپڑون سمیت نہاوین تو پاک ہوون
اس ناپاکی کو مین حقیقی کہہ سکون حکمی کچھ عقل کام نہین کرتی اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کھانا
کھاتا ہے تو بموجب حکم شاستر کے زمین کو گوبر وغیرہ سے ناپاک کرکے سوائے دھوتی کے اور کپڑون کو اُتار کر
کھانا کھاتا ہے پھر اُسکی روٹی کھاتے ہوئے اگر چاہے اُسکا سگا بھائی باہر سے اگر اُسکے چونکے مین کپڑے سمیت
چلا جاوے تو اُسکا چونکا بھرشٹ یعنی ناپاک ہوجاوے اور اُس طعام کا کھانا اُسپر نادرست ہوجاوے - دیکھو یہان
ناپاکی کی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکے مین پیر دھرنے سے یا ہاتھ لگانے سے سب کچھ ناپاک ہوگیا اور
انگرکھا اور پگڑی اور چادر کہ اوپر کے بدن مین ہوتی ہین اُنکو ناپاک سمجھکر کھانے کے وقت اُتار دیتے ہین اور
دھوتی کہ نیچے کے بدن مین ہوتی ہے اور دو مخرج نجاست کے اُسمین ہوتے ہین اسواسطے اکثر اوقات
دھوتی کے پلید ہونیکا احتمال ہوتا ہے اور زمین سے بھی اگر پیشاب یا پلید پانی کا چھینٹا پڑے تو بہ نسبت

اور کپڑون کے دھوتی پڑ پنکا احتمال زیادہ ہوتا ہے کیونکہ دھوتی زمین سے نزدیک ہوتی ہے سو اُس دھوتی کو
پگڑی اور انگرکھے اور چادر سے زیادہ پاک سمجھتے ہین **فصل دوسری نماز کے بیان مین** ہمکو اوپر
رات اور دن مین ایک عبادت خدائے تعالیٰ نے فرض کی ہے جسکا نام صلوٰۃ ہے پانچ وقت اُسکے
مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہے جسمین دل اور زبان اور تمام بدن سے اللہ ہی کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہے
دل سے یہ خیال رکھنا کہ اللہ مجھکو دیکھتا ہے اور لفظون کے معنی سمجھکر اللہ کی تعظیم دلمین بٹھانی اور اُسکے
عذاب سے ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا اور زبان سے اللہ کی بزرگی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان
کرنی اور اللہ سے دعا مانگنی اور بدن سے اللہ کی تعظیم مین ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا اور اول مین دونو کانون
تک ہاتھ اُٹھانے اِس لحاظ سے کہ مین نے سوائے اللہ کے سب چیز سے ہاتھ اُٹھایا اور پھر اللہ کی تعظیم مین
جھک کر رکوع کرنا پھر ناک اور ماتھا کہ سارے بدن سے اونچا ہے اللہ ہی کی تعظیم مین پر رکھدینا پھر اللہ
کی تعظیم مین دوزانو بیٹھنا۔ دیکھو نماز مین کتنے کام تعظیم کے جمع ہین سو ہمارے دین مین یہ سب کام سوائے
اللہ کے اور کی تعظیم مین کرنے روا نہین اور بموجب ہندوؤن کے دین کے دن اور رات مین ایک عبادت
فرض ہے اُسکا نام سندھیا ہے وقت اُسکے تین ہین پرات کال یعنی صبح کا وقت مدھیان یعنی دن کے
بیچ ساین کال یعنی شام کا وقت اور سندھیا ایسی چیز ہے جسمین دل سے توبرہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم
مین مصروف رہنا ہوتا ہے یعنی انکھین بند اور ناک بند کرکے اُنکی صورت کا دھیان کرنا بشن کی تصویر کو
اپنے ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتھ ایک ہاتھ مین سنکھ ایک ہاتھ مین چکر ایک ہاتھ مین گُرز اور برہما
کی صورت کو اپنے سینہ مین دھیان کرنا سرخ پوشاک چار منہ کنول کے پھول مین بیٹھا ہوا اور مہادیو کی
صورت کو اپنے دماغ مین خیال کرنا تین انکھین پانچ منہ سفید پوشاک ماتھے پر چندرما زبان سے گایتری
کا جپ کرنا اور سوائے اسکے اور منتر بھی پڑھنے اور بدن سے آفتاب کی تعظیم مین مصروف رہنا صبح کی سندھیا مین
مشرق کیطرف منہ کرکے کھڑا ہونا اور دونو ہاتھ بطور دعا کے اُٹھانے اور نکی سندھیا مین کہ آفتاب اونچا ہوتا ہے کھڑے
ہوکر دونو ہاتھ اونچے کرنے اور شام کی سندھیا مین مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہونا اور دونو ہاتھ بطور دعا کے اُٹھانے
اور سندھیا مین کہ ہندوؤنکے دین مین اِس سے زیادہ کوئی عبادت نہین ہے اللہ جسنے کا نام بھی نہین اور گایتری کا پڑھنا انکے

۹۷ اور مضمون اس اعلان
مین چاہتے کہ کسی کی ہو اور جزو
کا ہمارا ایک گھر ہو کہ ہر
ہمت لاہوری کا بھی
اگر ہمکو کسی
کا سلسلہ
جہانتک
غرض نماز قضا
۵۲ اس کام کا نام
پارہ ۱۲
۵۳ اس کا
نام ہے
۵۴ اس کا
نام ہے اور

انکے نزدیک بڑا ثواب ہے بلکہ تمام ہندوؤنکا اتفاق ہے اسبات پر کہ گایتری کے برابر کوئی منتر نہین ہے
اور اُسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر کوئی برہمن اکیلا بیٹھکر ہزار بار گایتری کا جپ
کرے تو وہ کبیرہ گناہ سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے جُدا ہوجاتا ہے اور جانتے ہین
کہ ایسا کوئی کام نہین ہے کہ گایتری کے طُفیل سے نہ ہوسکے اور اتنا مبالغہ کرتے ہین کہ برہما اور وشن اور شب
اور بید گایتری سے ہوے ہین اور منوشاستر مین لکھا ہے کہ پنڈت گایتری کے پڑھنے سے بیشک
مکت حاصل کرتا ہے اگرچہ اور کام اپنے مذہب کے نکرے اور سورج نارائن اُپ نشد مین لکھا ہے کہ جو کوئی سُورج
کے سامنے بیٹھکر گایتری پڑھتا ہے اُسکے دل کا خوف جاتا رہتا ہے اور مُصیبت دور ہوجاتی ہے اور
اُس شخص کو حرام کھانا اور بُری صحبت مین بیٹھنا بھی ضرر نہین کرتا اور اگنی پُران مین لکھا ہے کہ بید
مین گایتری سے زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اُسکے برابر نہین جیسے کوئی شہر کاشی کے برابر نہین
گایتری بید اور برہمنون کی ماہے اور وہ اپنے پڑھنے والون کی حفاظت کرتی ہے سو جس
گایتری کا اتنا وصف ہے وہ یہ ہے اُون بھُور بھُوہ سُوہ تت سبت ور برینیم
भो भ र्ग दे व स्य धी म हि धि यो यो नः प्र चो द या त्
भर گو دیوسیہ دھیمہی دھیو یو نہ پرچودیات
वः स्वः तत स वि तु र्वे रा य भ गो दे व स्या धी
اور اسکے معنی یہ ہین گایتری کے ابتدا مین کہ لفظ اون کا ہے یہ لفظ تو ہر منتر کے ابتدا مین ہوا کرتا ہے
اور بید کی ابتدا مین آیا ہے اور یہ لفظ مرکب ہے اڑھائی حرفون سے ایک اکار یعنی الف مفتوح اور دوسرا
اُکار یعنی الف مضموم تیسرا آدھا مکار یعنی آدھا میم اور اکار نام ہے برہما کا اور اُکار نام ہے مہادیو کا اور مکار
نام ہے شکتی یعنی دیوی کا پھر دوسرا لفظ ہے بھُوز اسکے معنی ہین زمین پھر تیسرا لفظ ہے بھُوہ اسکے
معنی ہین اکاش چوتھا لفظ ہے سُوہ اسکے معنی ہین سُرگ اور سوا اِن چار لفظون کے باقی جتنی
عبارت گایتری کی ہے اُسکے معنی ہین کہ ہم سورج کی بڑی روشنی پر دھیان کرتے ہین وہ ہمارے
دلکی رہنمائی کرے - اب دیکھئے کہ جس گایتری کی تعریف مین ہندؤن کے یہان اتنی دھوم دھام ہے

۹۸

۱۱۵ اکاس عبارت ہست از خلاء معروف ہست کہ آسمان را گویند ولیکن ہندوان از وجود آسمان منکرانند ۱۲ ۱۱۶ سرگ عالم بالا و مقام دیوتا ہا بعقیدۂ ہندو ۱۲

اور اُسکو ایسا چھپا کر رکھتے ہین کہ سوائے باہمن اور کھتری کے اور کو سکھانی درست نہین جانتے اور انکو
بھی ظاہر انہین پڑھاتے آہستہ کان مین بتلاتے ہین سو اُس گایتری کا مضمون ایسا پوچ اور
عبث ہے کہ جس سے سوائے گناہ کے کچھ بھی حاصل نہین اسکی وہی مثل ہے کہ جیسے ایک چودھری گانو
کا رئیس دربار لگائے ہوے بیٹھا تھا ایک عورت حلال خور نے آکر کہا کہ چودھری صاحب مجھکو آپ سے
خلوت مین کچھ عرض کرنا ہے چودھری وہان سے اُٹھکر اُسکی بات سُننے لگا اُس چوہڑی نے کہا کہ مین
عرض کرتی ہون کہ کل کی رات بہت ہی جاڑا ہوا تھا اب اسبات کو خیال کرنا چاہئے کہ اس عورت
نے اوّل اپنی بات کو چھپایا اور جب ظاہر کیا تو ایسی بات نکلی کہ اُسکا بیان کرنا محض بیفائدہ تھا اور کچھ
لایق چھپانے کے نہ تھی ف اس مقام مین شاید ہندؤن کے خیال مین آویگا کہ بعضے مسلمان
بھی سوائے اللہ کے اور کے نام کی نماز پڑھتے ہین جیسے بعضے جاہل کہتے ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہے
اور سنت رسول اللہ کی اور بعضی عورتین حضرت بی بی فاطمہؓ کے نام کی نماز پڑھتے ہین اور بعضے لوگ صلوٰۃ
الخطوات یعنی ضرب الاقدام پڑھتے ہین یعنی گیارہ قدم بغداد کی طرف منہ کرکے چلتے ہین اور اسمین حضرت ۹۹
پیر صاحب کا نام لیتے ہین سو اُسکا جواب ہے کہ سنت رسول اللہ سے مُراد ہے متابعت رسول اللہ کی
یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ نماز پڑھتے تھے اور فرض اور سُنت مین فرق اتنا ہے کہ
جو شخص فرض نہ ادا کرے مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہے اور اگر فرض کا انکار کرے تو کافر ہوتا ہے اور جو
سنت نہ ادا کرے تو لایق جھڑکی اور ملامت کے ہوتا ہے بیچ میدان قیامت کے اور فرض اور سنت سب
اللہ ہی کی نماز ہے اگر کوئی شخص سنتین پڑھتا ہوا یہ سمجھے کہ مین رسول اللہ کی بندگی کرتا ہون تو وہ شخص
مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہوگیا اور بی بی فاطمہ کی تعظیم کی جو کوئی نماز پڑھے وہ بھی مشرک
ہے ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑھکر اُسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنہا یا کسی اور بزرگ کی روح کو بھیجدے تو مضائقہ نہین اور جو لوگ کہ صلوات الخطوات پڑھتے ہین نماز
تو قبلہ ہی کیطرف منہ کرکے اللہ کے نام کی پڑھتے ہین لیکن اپنی دُھن مین حضرت محبوب سبحانی کی
تعظیم مین بغداد کی طرف کئی قدم چلتے ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات سے جانتے ہین لیکن

لیکن ہمارے دین مین اس بات کی کچھ اصل نہین ایک رسم بد پڑ گئی ہے چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا کے
وقت مین علما نے ایک فتوی اس فعل کی رد مین لکھا تھا اور اس زمانہ مین ایک فتوی جناب سید الفقہا
مفتی محمد صدر الدین صاحب دہلوی نے اس فعل کے حرام ہونے پر لکھا ہے اور اسپر علما دہلی اور سہارنپور
اور لودھیانہ اور کوٹ رائے اور لاہور اور قصور اور امرتسر وغیرہ نے مہرین کی ہین غرض بھر صورت
ہمارے دین مین اللہ کے سوا اور کو معبود پکڑنا اور بیت اللہ کے سوا اور کو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا درست نہین

فصل تیسری بیچ بیان روزہ کے

ہمارے دین مین روزہ رکھتے ہین اس کام کو صبح صادق
سے آفتاب کے غروب ہونے تلک اسکی تعظیم مین کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے بند رہنا اور رات کو
قوت حلال سے جو ملے سو کھا لینا تمام برس مین ایک مہینا رمضان کے روزے رکھنے فرض یعنی نہایت ضرور ہین
جو کوئی رکھے تو ثواب پاوے نہین تو سخت گنہگار رہوا اور منکر اسکا کافر ہے اور سوائے اسکے اور روزے نفل ہین
کوئی رکھے تو ثواب پاوے نہین تو کچھ گنہگار نہوگا اور روزہ بڑی عبادت ہے اور سوا اللہ کے اور کے نام کا روزہ رکھنا
کفر ہے اور ہندو اپنے معبودون اور بتون کے نام پر روزہ رکھتے ہین اور اسکو برت کہتے ہین ایکادسی یعنی گیارھوین
تاریخ کا برت وشنو کے نام کا رکھتے ہین چودس کو مہادیو کا منگل کے دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کے
دن سنیچر یعنی زحل کا بھادون کی اشٹمی کو کشن کا برت رکھتے ہین کاتک کی اماوس یعنی دیوالی کو لکھمی کا جیت اور
اسوج کی نوراتون مین دیوی کے برت رکھتے ہین اور بعضی عورتین گنگا کا برت رکھتی ہین علی ہذا القیاس اور بتون کے
نام پر رکھتے ہین اور بعضی غلہ مین اور اناج وغیرہ کی کہ اور نونمین کھانے درست جانتے ہین بعضے برتونمین انکا کھانا حرام
سمجھتے ہین اور بعضے برتونمین رات اور دن کو بھی کچھ نہین کھاتے بعضے دنمین کھاتے ہین رات کو بھی کچھ تھوڑا سا
کھا لیتے ہین غرضکہ اللہ کے نام کا برت انکے دین مین کوئی نہین معلوم ہوتا اور دن ہی کے نام کے
ہین اور اگر اس مقام مین ہندون کو شبہ پڑے کہ بعضے مسلمان مخدوم جہانیان کے نام کا روزہ
رکھتے ہین اور بعضے حضرت مرتضی علی کے نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان اور بی بی مراد اور غرض
کے نام کا روزہ رکھتی ہین اور بعضی عورتین جھگڑی کا برت رکھتی ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے
لوگ گمراہ اور خلاف شرع ہین انکے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا کیونکہ یہ تمام

کام ہمارے دین مین درست نہین ہین یا جو کوئی مرد یا عورت مسلمان سوائے اللہ کے اور کی تعظیم مین نماز
یا روزہ وغیرہ عبادت کرے وہ شخص مشرک ہے **فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کے** جاننا چاہیے
کہ عبادت دو قسم پر ہے بدنی اور مالی - بدنی وہ جو بدن سے کیجاوے جیسے نماز اور روزہ وغیرہ - اور
مالی وہ جو مال سے ادا ہو یعنی اپنے مال مین سے کچھ ایک مال اللہ کے نام پر نکالنا جیسے مال کی زکوٰۃ
فرض ہے اہل نصاب پر اور منکر اُسکا کافر ہے اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحیٰ کی واجب ہے اہل وقت
پر اور سوائے اِنکے اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہ ہر قسم کی عبادت ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل
کرنیکو کرتے ہین اور اللہ ہی سے اُمید رکھتے ہین کہ اِن کاموں کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ہمسے خوش ہوگا اور اللہ ہی سے
ڈرتے ہین کہ جو عبادت ضروری ہے اگر ہم ادا نکرینگے تو اللہ خفا ہوگا غرض ہر طرح کی عبادت خواہ مالی ہو خواہ
بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سے خوف و امید رکھکر ہم لوگ کرتے ہین اور ہندو لوگ سوائے اللہ
کے اَوروں کی قربت اور رضا حاصل کرنیکو یا اُنسے ڈرکر عبادت بدنی اور مالی کرتے ہین عبادت بدنی جیسے اُس
پہلے بیان ہو لیا اور عبادت مالی جیسے دیوی کو بکرا زندہ چڑھانا یا جان سے مار دینا اور دیوتاؤن کے نام پہ
مال مین سے حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤنکی نذر نیاز دینا اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ بعضے مسلمان بھی
پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنے مال سے نکالتے ہین اور بعضے اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندھی
بنا کر اُنکی قیمت مقرر کرکے اُسکا دسوان حصہ پیر صاحب کے نام پر دیتے ہین اور بعضے اپنے غلہ مین سے حضرت
مرتضیٰ علی کی کُنجی نکالتے ہین اور بعضے کیسکے نام پر اپنا زیور دھر کر رکھ چھوڑتے ہین اور بعضے لوگ پیر دین سے
ڈر کر اور اُنسے نفع کی امید رکھکر اُنکی نذر نیاز دیتے ہین اور بعضے پیرون کے نام منتین مانتے ہین اور بعضے
پیرون کے نام پر جانور ذبح کرتے یا چھوڑ دیتے ہین بعضے قبرون پر بکرا وغیرہ چڑھاوا چڑھاتے ہین - سو اُسکا
جواب یہ ہے کہ یہ لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور اِن کاموں سے ہمارے دین مین ایک بھی درست نہین
اور تمہارے دین مین سب درست ہین ہمارے دین مین عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوائے اللہ
کے اور سے تقرب حاصل کرنیکو کرنی درست نہین اور سوائے اللہ کے اوروں سے ایسا اور خوف رکھنا اور
نفع یا نقصان سمجھنا درست نہین **فصل پانچوین بیچ بیان حج کے** - ہمارے دین مین

ہر مسلمان صاحب توفیق پر جو راہ خرچ اور سواری رکھتا ہو اور جنکا نان نفقہ اسکے ذمہ پر فرض ہو انکو دے سکتا ہو اور راہ کا بھی امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریف کا حج کرنا فرض ہے اور کعبہ ایک مبارک گھر ہے مکہ معظمہ میں اللہ کا حکم ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے کعبہ کیطرف کو منہ کرکے ادا کرے اور اُسطرف سے سوا اور طرف کو مونہہ کرکے سجدہ کرنا منع ہے اور یہ سجدہ کچھ اُس گھر کو نہیں بلکہ سجدہ اللہ ہی کو ہے اِس گھر کی طرف مونہہ کرکے سجدہ کرنیکا حکم ہے سو اللہ صاحب نے اُس گھر کو سب مسلمانوں کیلیے قبلہ عبادت کا ٹھیرا دیا ہے بسبب شرف اور بزرگی اُس گھر کے پھر ہم مسلمان لوگ وہان جاکر اللہ کی باتیں بیان کرتے ہین اور اپنی عاجزی اور اُس مبارک گھر کا طواف کرتے ہین اور کعبہ شریف کے نزدیک ایک عرفات میدان ہے عرفہ کے دن وہان جاکر کھڑے ہوتے ہین اور ٹھیرتے ہین اور جو کوئی حج کرتا ہے اس سے پہلے جو اُس شخص نے اللہ کی تقصیرات اور گناہ کیے تھے سو اللہ معاف کردیتا ہے اور سوائے خانۂ کعبہ کے کسی مکان کو حج کی نیت سے جانا درست نہیں بلکہ شرک ہے اور ہندؤن کی زیارتگاہ مختلف ہین اپنے معبودوں کے نام پر مقرر کرلیے ہین اُنہین مکانو پر جاتے ہین اور وہان جاکر اپنے معبودوں کی عبادت کرتے ہین سو وہ زیارتگاہ سیکڑون ہین جیسے گرکھیتر گنگا جمنا جوالا مکھی کانگڑا چنٹ پورنی منسا دیوی آسا دیوی بالا شندری جینتی بھدری کالی اسٹ بھوجی بندرابن متھرا دوارکا کاشی جگن ناتھ بدری کدارگیا ہیکر ہماچل اور سوائے انکے اور بھی ہین لیکن ان جگہون مین جانے سے اللہ کی عبادت کا پتا بھی نہین لگتا سچ فرمایا ہے حضرت شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نے ؎ ہر سود دوڈ انکس زر خویش بر انند و آنرا کہ خواند بہ درکس نہ دوانند اور اگر اس مقام مین کوئی ہندو یہ اعتراض کرے کہ مسلمانو بھی زیارتگاہ بھی مختلف ہین جن مکانون مین بزرگون کی قبور ہین جیسے اجمیر سرہند پاک پٹن سدھورہ مکن پور بھڑائچ ٹھٹھہ گھوڑا پیران کلیر گنگوہ شیخوپورہ برادہ شام نگاہہ امروہہ وغیرہم اور دُور دُور سے مسلمان لوگ حاجتین مانگنے کو اِن مکانون پر جاتے ہین بلکہ پاک پٹن سے تو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو کوئی وہان جاکر ایک دفعہ جنتی دروازہ مین کو نکلجاوے بہشتی ہوجاوے سو ایسے اعتراضون کا جواب ہم کئی دفعہ دیچکے ہین کہ جاہلونکی باتکا اعتبار ہرگز نہین ہوتا اصل یہ ہے کہ ہمارے دین مین قبرونکی زیارت کا

بہت فائدہ لکھا ہے اسطور پر کہ وہان جاکر اہل قبور سے بطور مسنون سلام کہے اور اپنے اور انکے لیے اللہ سے بہتری کی دعا مانگے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو اور گناہ سے بچنے لگے اور اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کو دور سے قصد کرکے جاوے اس نیت سے کہ انکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجھے بھی اس سے برکت حاصل ہو تو مضائقہ نہین اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہے کہ اسکا بہت ہی ثواب ہے لیکن بہ نیت حج اور پرستش اور طلب حاجات کے کسی قبر پر جانا درست نہین بلکہ یہان تک اس بات کا بندوبست ہے کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بھی درست نہین حتی کہ قبر پر چراغ جلانا بھی حرام ہے اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اسپر عمارت بنانی بھی منع ہے اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہے اسکی کچھ اصل نہین ہے بلکہ مجاوران طالب دنیا نے یون ہی مشہور کر رکھا ہے یہ بات ہمارے دین مین نہین کہ کسی دروازہ مین کو نکلکر بہشتی ہوجاوے بہشت مین داخل ہونیکا سبب اللہ کا افضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہمارے دین مین قطعی یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہین مگر اُن لوگونکو کہ جنکا بہشتی ہونا قرآن یا حدیث سے ثابت ہوگیا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور ابو عبیدہؓ اور سعدؓ اور سعیدؓ اور عبدالرحمنؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور سوائے اسکے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور اسیطرح قطعی دوزخی کہنا بھی کسیکو درست نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قرآن یا حدیث سے ثابت ہوا ہے جیسے شیطان اور دجال اور فرعون اور ابولہب اور ابوجہل وغیرہ پھر جائیکہ حضرت یا فرد بشر کہنا گنج رحمہ اللہ علیہ کا قطعاً و یقیناً بہشتی ہونا معلوم نہین تو دروازہ مین کو نکلنے والا کہان سے یقینی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کے دروازہ کی حقیقت یہ ہے کہ ایکروز حضرت نظام الدین اولیا کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اُس جگہ پر جہان یہ دروازہ بنا ہوا ہے سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبہ محبت اور افراط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس جگہ سے محبت رکھتے تھے مجاورون نے اپنی پیداواری کے لیے وہان دروازہ بناکر اسکا نام جنتی دروازہ رکھ دیا ہے ✦ **فصل چھٹی مُردون کو ثواب پہنچانے مین** - جاننا چاہیئے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو عمل کرنے سے رہ جاتا ہے

پھر جو کوئی زندہ اُس مُردہ کے لیئے عمل نیک کرے یعنی کسی مسکین کو کھانا کھلا کے یا کپڑا پہنا کے یا نقد دیکے یا آپ نماز نفلی یا روزہ نفلی ادا کرکے یا قرآن شریف پڑھکے یا کوئی اور نیک عمل کرکے اُسکا ثواب
مُردے کو بخشدے یعنی جو اُس عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ کی جناب سے اُسکو ملتا ہے اُس مُردے کو دلادے
تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ثواب مُردے کو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہ عمل اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا ہو اور جو
دنیا کی نام آوری کو کیا ہے تو کچھ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانے والے کو نہ مُردے کو اور یہ ثواب پہنچانا دو
طور پر ہے ایک یہ کہ جب کوئی عمل نیک کرنے لگے تو ابتدا مین یون نیت کرے کہ مین فلانے شخص کی
طرف سے نائب ہوکر یہ عمل کرتا ہون اور یہ صورت خاص عبادت مالی مین ہے دوسرے یہ کہ جب عبادت
کرچکے اُسوقت اللہ تعالیٰ کی جناب مین دعا کرے کہ اے پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنے فضل سے
فلانے شخص کو بخشدے اور اس ثواب پہنچانیکے واسطے کوئی دن مقرر نہین ہے جسدن چاہے
پہنچا دے لیکن بعضے دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے
معلوم ہوئی چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کھانا اور کوئی عمل کسی کے لیے خاص نہین ہے بلکہ ۱۰۴
جو کچھ بن آوے سو کردے لیکن مال حلال شرط ہے اور یہ بھی مقرر نہین ہے کہ اس قسم کے کھانے
کو فلانے لوگ کھاوین اور فلانے نہ کھاوین بلکہ ہر کسیکو کھلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور
مفلس اور ناتے دار اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور ایسون کو کھلانا اور دینا بہت
ہی اچھا ہے اور یہ ثواب پہنچانا حقیقت مین ایک مروت ہے مُردون کے ساتھ کچھ یہ نہین کہ اُنسے ڈر کر یا
اُنسے حاجت برآری کی امید رکھکر اُنکو ثواب پہنچاوین اور یہ بھی نہین کہ مُردے کچھ غیب دان ہین اور ثواب پہنچانے
کے وقت ضرور اُنکی روح حاضر ہوجاتی ہے بلکہ جہان اُنکی روح ہوتی ہے اُسکا ثواب اُنکو وہین اُنکو
پہنچ جاتا ہے اور یہ ثواب پہنچانا کچھ فرض اور واجب نہین ہے کہ قرض لیکر بھی کسیکی روح کو ثواب
پہنچاوین بلکہ قرض چڑھاکر کسیکو ثواب پہنچانا اچھا نہین بہتر یہ ہے کہ اپنے جورو بچون کے خرچ سے جو
زائد ہو اُسمین سے خیرات کرکے اُسکا ثواب پہنچا دے اور ثواب پہنچانے کے لیئے جو کھانا طیار کیا جاوے
تو اُسکے لیئے نئے ہانڈن لگانے کچھ ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنے مین آتے ہین وہی کافی ہین اور یہ

اور یہ بھی ضرور نہین کہ اُس کھانے پر کچھ پڑھا جاوے تب اُسکا ثواب پہنچے بلکہ نیت ہی کافی ہے اور اُسکے ساتھ پانی رکھنا بھی ضرور نہین ہے اور ثواب پہنچانے سے پہلے اُس کھانے مین سے جو کوئی کھالے تو درست ہے منع نہین اور ہندؤن کے دین مین ثواب پہنچانیکا یہ طریق ہے کہ مثلاً کھانا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اُسکا سنکلپ یعنی نیت یون کرے کہ ثواب پہنچانے والا داہنے ہاتھ مین پانی لیکر شاستری زبان مین یہ کہے کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہے تو مین فلانا شخص فلانی میری قوم فلانی فلانی چیز فلانے شخص کے لئے صدقہ کرتا ہون پھر اُس پانی کو زمین پر ڈالدے اور ثواب پہنچانا انکے نزدیک اگرچہ ہر روز درست ہے پر بعضے دن بھی مقرر کرنے ضرور جانتے ہین چنانچہ ایک دن واسطے کریا کرم کے مقرر ہے کہتے ہین کہ مُردے کے مرنے سے اِس دن تلک اُس مُردہ کا ایک بدن عالم برزخ مین طیار ہوتا ہے اور قابلِ جزا اور سزا کے ہوتا ہے اسواسطے اُس دن کا نام کریا کرم رکھا ہے کیونکہ شاستری زبان مین کریا کہتے ہین بدن کو اور کرم کہتے ہین عمل کو یعنی مرنیکے دن سے اِس دن تلک کوئی شخص اُس مُردہ کا اقرب موافق شاستر کے ایسے عمل بجالاوے جنکے سبب سے اُس مردے کا بدن طیار ہو پھر اُسمین اُس مُردہ کے واسطے کچھ عمل کیا جاوے اُس عمل کا نام کریا کرم ہے یعنی مذکور عمل اِس دن مین کرم کے لئے یہ کرم کرتے ہین کہ اُس مُردہ کے نام پر کھانا پوشاک پلنگ توشک لحاف زیور باسن چھتری گھوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنے مقدور کے مہابرہمن کو دیتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ سب کچھ اُسکو پہنچتا ہے اور اسمین اور بھی بہت سا کھیڑ کرتے ہین اور مہابرہمن وہ برہمن ہین کہ مُردون کے نام کا صدقہ اُنکو دیتے ہین اور اِس کریا کرم کے واسطے برہمن کے مرنیکے بعد گیارھوان دن اور کھتری کے مرنے کے بعد تیرھوان دن اور ویس یعنی بنیئے وغیرہ کے مرنیکے بعد پندرھوان یا سولھوان دن اور شودر یعنی باڈھی وغیرہ کے مرنیکے بعد تیسوان یا اکتیسوان دن مقرر ہے اُنجملہ ایک چھ ماہی کا دن ہے یعنی مرنیکے بعد چھ مہینے اُنجملہ برسی کا دن ہے اور اِس دن مین گائے کو بھی کھانا کھلاتے ہین اُنجملہ ایک دن سُدھ کا ہے مُردہ کے مرنے سے چار برس پیچھے اُنجملہ اسوج کے مہینے کے نصف اول مین ہر سال اپنے بزرگون کو ثواب پہنچاتے ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی مرا ہو اُسی تاریخ مین

ثواب پہنچانا ضرور جانتے ہین اور کھانیکے ثواب پہنچانیکا نام سرادھ ہے اور جب سرادھ کا کھانا طیار ہوجاوے
تو اوّل اُسپر پنڈت کو بُلاکر کچھ بید پڑھواتے ہین جو پنڈت اُس کھانے پر بید پڑھتا ہے وُہ اُنکی زبان مین
اِچھشتر مَن کہلاتا ہے اور اسیطرح پر اور بھی دن مقرر ہین اور جب اپنے معبودون کی رُوح کے واسطے کچھ
کرتے ہین تو وہان کچھ ثواب پہنچانیکی نیّت تو ہوتی نہین بلکہ اُنسے ڈر کر یا کچھ نفع کی اُمید رکھکر یا بطور
نذر منّت کے اُنکی بھینٹ دیتے ہین اور اُنکے واسطے بھی دن معیّن ہین اور اُنکے بعضے معبودون کی رُوح
کے واسطے بعضے کھانے بھی مقرر ہین جیسے دیوی کو شراب اور گوشت کا بھوگ لگانا نام مارگ مین
ثواب جانتے ہین اور ہنومان کو چُورما اور مہادیو کو دھتورہ کا پھول اور بیل کا پتا وغیرہ اور اُنکے
معبودونکی نیاز اگرچہ سب ہندُونکو کھانی درست جانتے ہین لیکن جو کسی مردہ یا معبود کے نام پر
سنکلپ کرکے دیا جاوے تو وہ سوائے برہمن کے اور کو لینا اور کھانا درست نہین جانتے اگرچہ برہمن مالدار
اور دوسری قوم کے محتاج ہون یہ برہمنون کے برون نے اپنی اولاد کی گذران کی خوب تدبیر کری ہے کہ
شاستر مین لکھدیا کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوائے برہمن کے کوئی نہ لیوے اور اپنے معبودون کے نام پر میوجات
اور جواہر تل اور گھی اور شہد آگ مین جلا دیتے ہین اور اسکا نام ہوم ہے اور کئی معبودون اور مردون
کے نام لیکر پانی گراتے جاتے ہین جب وشن برہما وغیرہ دیوتاؤن کو پانی دینے لگتے ہین تو زنّار کو
داہنی بسلی پر کرلیتے ہین اور اسیطرح زنّار رکھنے کو وشن ست کہتے ہین اور بعضے جب اپنے پچھلے پنڈتون اور
بھگتون کو پانی دیتے ہین جسکو رکھ کہتے ہین تو زنّار کو سیدھے پر لٹکا لیتے ہین اسکا نام ہے کنٹھی اور جب اپنے
بزرگون کو پانی دیتے ہین تو زنّار کو بائین بسلی پر کرلیتے ہین اسکا نام ہے پتر ست اور ستر انکی زبان مین مرے
ہوے بزرگونکو کہتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ پانی بزرگون کو پہنچتا ہے اسکا نام ترپن ہے معاذ اللہ خدائے
تعالیٰ کی نعمتونکو آگ مین جلا دینا اور زمین پر پھینکدینا کیسی بیوقوفی کی بات ہے بھلا ثواب تو اُسچیز کا
پہنچے کہ کسی مسکین کے کام آوے اور آگ مین جلا دینا اور زمین پر پھینکدینا تو ایک بڑا گناہ ہے اور یون ہی
بیفائدہ مال ضایع ہوجاتا ہے پھر اس سے ثواب کی اُمید رکھنی محض نادانی ہے خدا کی پناہ شیطان کیسا
شریر ہے کہ اسی بہانہ سے آدمیون کے مال ضایع کرواتا ہے اور عاقبت کے عذاب مین پھنساتا ہے

اور جسدن انکے کسی مُردے یا معبود کے نام پر کھانا تیار ہوتا ہے اُسدن مین جبتک برہمن نہ کھالیوین
تب تلک اُس کھانے مین سے اور کو کھانا درست نہین جانتے اگرچہ لڑکے بالے بھوکھ کے عذاب مین گرفتار
رہین لیکن اُسمین سے اُنکو نہین کھلاتے ف اس مقام مین شاید ہندو یہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کے
بھی ثواب پہنچانے مین یہی ساری رسوم ہندوؤنکی موجود ہین بعضے مسلمانون نے ثواب پہنچانیکے لیئے
دن مقرر کرلیے ہین جیسے مُردیکے سُوم کو مُحل کرتے ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچھاکر اور طرح طرح کے
کھانے رکھکر اعتقاد رکھتے ہین کہ مردیکی روح یہان آتی ہے اور بعضے کہتے ہین اُس دن روح گھر سے
نکلتی ہے اور چھ ماہی اور سالیانہ کرتے ہین اور حضرت پیران پیر کا فاتحہ سوائے گیارھوین اور ستر ھوین کے
اور دن مین نہین کرتے اور حضرت امیر حمزہ کا ختم شب برات ہی کو کرتے ہین اور حضرت امام حسین رض
کا محرم کے عشرہ مین علی ہذا القیاس اور بزرگون کا فاتحہ اُنکے مرنے ہی کے دن کرتے ہین اور بعضون
روح کے لیے بعض کھانے بھی مقرر کر رکھے ہین جیسے شاہ عبدالحق کا توشہ حلوے کا اور حضرت بی بی
کی صحنک دہی خشکہ کی اور حضرت ابوعلی قلندر رح کا مالیدہ اور حضرت علی کا کونڈا میٹھے چاولونکا اور
اسکا کھانا بھی گرماگرم ضرور جانتے ہین بلکہ اُسپر کیلے کا پتہ اور سُرخ ڈورے بھی ضرور رکھتے ہین اور
بعضے اُسدن روزہ رکھتے ہین اور حضرت امام حسین رض کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان رح کا
روٹ یا روٹ یان اور بابا فرید کی کھچڑی میٹھی اور پیر بنوی کا نک علی ہذا القیاس اور بزرگون کے نام مقرر
کرلئے ہین بلکہ بعضے شخصون نے یہ بھی قید رکھی ہے کہ فلانے بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی
پانچ پیسے کی فلانے کا روٹ سوا سن کا فلانے روٹ پانچ سیر کا فلانے تین کوڑی کی اور مردہ کا
استغاط خاص قرآن مجید ہی کا ہو اور ضرور اُسکو سات ہی آدمیونکے ہاتھ مین پھرایا جاوے اور بعضون
نے اِن نیازونکے کھلانے اور لینے والے بھی مقرر کر رکھے ہین جیسے کہتے ہین کہ شاہ عبدالحق کا توشہ
وہی شخص کھاوے جو حقہ نہ پیوے اور کہا ہے تو وضو کرکے کھاوے اور حضرت فاطمہ رض کی صحنک صرف عورتین ہی
کھاوین اور عورت بھی وہ کھاوے جسنے دوسرا خاوند نہ کیا ہو حضرت عباس کی نیاز سید ہی کھاوین
اور کندوری کی نیاز کواری لڑکیان کھاوین بلکہ بعضے دنون کے لئے بعضے کھانے مقرر کر رکھے ہین

ف ۱۰۷ لیکن قرآن مجید کا خاص کر اُنکو اوسات پہونچانا ثابت نہین

ف ۱۰۸ دیوی بخش نے بحوالہ تحریر ایران قزوینی بیان کیا ہے کہ ایران زمان عمر کے دن دوم شہر دہم ماہ دہم سن پنج ہزار و شش صد و شش و شصت

جیسے ہندؤنکی رسم ہے کہ دسہرہ کو دہی اور خشکہ اور دیوالی کو شیرینی اور مٹھائی اور راتوار کے دن برت یعنی روزہ میں میٹھا اور گوگے پیر کی نومی کو سویان اسیطرح مسلمانونے بھی مقرر کرلئے ہین کہ شب برات کو حلوا ہی ضرور ہوا اور محرم کو حلیم اور عید کو سویان اور مخدوم جہانیان کے روزے مین میٹھی روٹیان اور سوائے انکے ایسی قیدین لگا رکھی ہین اور بعضے مسلمان نذر کرتے ہین کہ اگر ہمارا فلان کام ہوجائیگا تو ہم فلانی چیز دینگے یا کوئی مراد پوری کرینگے اور ڈرتے ہین کہ اگر ہم انکی نیاز نہ دینگے تو وہ ہمارا کچھ نقصان کرینگے اور بعضے لوگ ثواب پہنچانیکو فرض کی طرح ضرور جانتے ہین جو کوئی گیارھوین وغیرہ کا دن نکلے اسکو طعن دیتے ہین اور بعضے نیاز وغیرہ کے دن نئے برتن بھی لگانے ضرور جانتے ہین اور جیسے ہندو سراد کے دن کھانے پر بہت سے منتر پڑھتے ہین اسیطرح مسلمان بھی ملان کو بلاکر ختم دلاتے ہین اور جب تلک ملان اُسپر ختم نہ پڑھلے تب تلک اُسمین سے کسیکو کھانے نہین دیتے اور ہندو سنکلپ کرنیکے وقت داہنے ہاتھ مین پانی لے لیتے ہین مسلمان پانی کا پیالہ کھانیکے ساتھ ختم کے وقت رکھنا نہایت ضرور جانتے ہین اور ہندو اپنے بزرگون کو پانی دیتے ہین ویسے ہی مسلمان محترم مین حضرت امام کی روح کے واسطے پانی کی مشکین نہین پر بہا دیتے ہین اور جیسے ہندو دیوتاؤن کے نام پر گھی وغیرہ آگ مین جلاکر اُسکا نام ہوم رکھتے ہین ایسے ہی مسلمان بزرگون کے واسطے ہزارہا چراغ روشن کرکے اور اُسمین دھڑیون اور منون تیل جلاکر اللہ کی نعمت کو ضایع کرکے اُسکا نام روشنی رکھتے ہین اور بعضے ختم کے وقت ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہین اس اعتقاد سے کہ بزرگونکی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضے ختم کے وقت چراغ بھی کرتے ہین اور سوائے اسکے اس قسم کی رسوم مسلمانونمین رواج پارہی ہین جسکی تفصیل دراز ہے سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہ کام ہمارے دین کی کتابون سے ثابت نہین بے سمجھ لوگون نے شاید ہندؤن کی ریس سے یہ باتین نکالی ہین اور ہمارے دین مین دوسرے دین والونکی ریس کرنی انکی رسوم مخصوصہ مین منع ہے یہان تلک کہ ہولی اور دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندؤن کے تہوارون مین سیر کے لیئے شامل ہونا بھی حرام ہے کیونکہ فرمایا ہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جسنے ریس کری کسی قوم کی وہ انہین مین سے ہے اور یہ رسوم باطلہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین ہمارے دین مین انکا کچھ بھی اصل نہین اسواسطے ہم لوگ ان رسمون کو بدعات اور مشابہت ہنود مین گنتے ہین اور بعضی انمین سے مکروہ ہین بعضی حرام ہین

۱۰۸

۱۱ یعنی نہین ہوتی ہے خلاف دین کی

بعضی شرک پھر جو بات ہمارے دین مین ہو اُسپر اعتراض کرنے سے ہمارے دین پر اعتراض نہین
آتا **سوال ہندوان** تمنے جو کہا کہ ہمارے دین مسلمانی مین اور دین والونکی رسیں کرنی بہت بُری ہے
اور اُن کے تہوارون مین بطور سیر کے شامل ہونا منع ہے پھر اور دین والے کھانا کھاتے ہین پانی پیتے ہین
سوتے ہین بھوکونکو کھانا کھلاتے ہین سو تمکو چاہیئے کہ یہ کام بھی چھوڑدو اور ہندؤن کے تہوارونمین یون ہی
بطور سیر شامل ہونا بر کنار بلکہ بعضے مُلّان شاگردون کو بعض اشعار لکھکر دیتے ہین جنمین ہندؤن کے تہوارون
کی یعنی دیوالی وغیرہ کی تعریفین ہوتی ہین اور اُن اشعار کا نام رکھا ہے **عیدی سو اسکا جواب**
کہ ہمارے دین مین اور دین والونکی رسیں اُن باتونمین منع ہے کہ جنکی اصل دین ہمارے مین کچھ نہ ہو اور
اُنہین کی خصوصیات مین سے ہو اور جو کام ہمارے اور دوسرے دین والون کے مشترک ہین وہ کام ہم
کیون نہ کرین اور یہ جو تمنے کہا کہ بعضے مُلّان ہندؤن کے تہوارون کی عیدی لکھکر دیتے ہین سو ہمارے دین
مین یہ بھی منع ہے ایسی عیدی وہی مُلّان لکھ دیتے ہین کہ دو چار پیسے پر اپنے تقوے کو بیچ دیتے ہین
اور یہ لوگ ہمارے نزدیک فاسق ہین غرض یہ ہے کہ اِن باتون سے ہمارے دین پر ہرگز اعتراض نہین آسکتا ۔ ۱۰۹

(باب تیسرا بیچ معاملات کے) اور اِس باب مین چھ فصلین ہین **فصل پہلی نکاح کے بیان**
مین ہمارے دین مین نکاح وہ چیز ہے کہ کوئی عورت اپنے آپکو کسی مرد کے عقد مین دے اور مرد اُسکو
قبول کرے اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہو تو کوئی عورت کا ولی جیسے باپ یا بھائی اُسکا نکاح کردین پر
اس قرار کے واسطے دو شخص ایمان والون کا گواہ ہونا ضرور ہے اور عورت کے نفس کا کچھ عوض بھی مرد
پر ٹھیرجاوے اِسکا نام مَہر ہے اور وقت نکاح کے خُطبہ پڑھنا سُنّت ہے اور خُطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرت
کی رسالت کا بیان اور کچھ نصیحت کا مضمون ہوتا ہے اور دولہ دُلہن کے حق مین دعا کرنی بھی سنت ہے
اور بعد نکاح کے مرد کو چاہیئے کہ اِس نعمت کے شکر مین درویشون اور دوستون کی ضیافت کرے اِسکا
نام ولیمہ ہے اور نکاح مین دولہ اور دلہن کو اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگانی واسطے ستھرائی کے نہ واسطے نام آوری
اور تکبر کے درست ہے اور دف کی آواز سے نکاح کی شہرت کردینی جائیز بلکہ مستحب ہے اور اگر مرد اپنی عورت
کو طلاق دیدے یا کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اُس عورت کو کسی اور مرد سے نکاح کرلینا درست بلکہ بڑا

ثواب ہے اور ہندؤن کے نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہے کہ عورت کے والی جیسے باپ وغیرہ اُس عورت کو
سنکلپ کرکے کسی مرد کو دیدے اور سنکلپ کا بیان دوسرے باب کی چھٹی فصل مین ہولیا اور مرد اُس عورت
کو قبول کرے اِس لفظ سے سوسشت स्वस्त پھر اِس اقرار کے واسطے آگ کو گواہ پکڑتے ہین
یعنی آگ جلاکر دولہا دُلھن کو آگ کے گرد پھیرے دیتے ہین نہین معلوم کہ آگ کے گواہ کرنے مین کیا فائدہ
ہے اگر کوئی شعور والا گواہ ہو تو اُسکی گواہی وقت حاجت کے کام بھی آوے اور آگ تو ایک چیز بیجان ہے اور
جو بندہ یہ کہین کہ آگ کا ہونا عقل سے بہتر دیوتا و شعور والا ہے ہم اُسکو گواہ پکڑتے ہین سو اِسکا جواب یہ ہے کہ آگ کی
گواہی کرنے سے تو یہ بھی فائدہ ہے کہ بتقدیر اگر حاکم کے سامنے جھگڑا جاوے تو اُسوقت گواہ کام آوے
اور دیوتا کی گواہی کا امر موہوم ہے اور نظر سے غائب ہے کس کام آوے اور سوائے اسکے جتنی رسوم کہ ہندو
نکاح مین کرتے ہین اُنسے عقل حیران ہے از انجملہ دولہ دُلہن کے کنگنا اور سہرا باندھنا برادری کی عورتون
کا جمع ہوکر سات یا پانچ یا تین دن تک سات سہاگنون کے ہاتھ سے دولہا اور دلہن کے اُبٹنا لگانا تیل
چڑھانا اور تتی کڑاہی اور سانت کا کرنا اور چوک پورنا اور نام آوری کے واسطے ڈھکوسلا کرنا باٹا دینا بغیر وقت
ہاتھی گھوڑون پر سوار ہوکر چلنا طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی چھڑوانا ڈھول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ
باجے بجوانا بندوقین سر کرنا اور سمد صیونکا اُسمین ملکر ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور سیٹھا اور کھٹا بجات مقرر
کرنا بلکہ بعضے کھتریون مین رسم ہے کہ جب برات کی ضیافت کرتے ہین تو شیرینی کی کھرلی
بناکر براتیون کو اُسکے گرد بٹھا کر کھلاتے ہین اور چھلنی مین چراغ رکھکر دروازے پر لٹکانا اور نوشہ کا
اُسکو تلوار سے گرا دینا اور نوشہ سے عورتون کا چھند کہلانی اور لونگ الائچی مانگنی اور نامحرم عورتون کا
نوشہ کے گرد جمع ہوکر چہل اور مزاح کرنا اور طرح طرح کی پہیلیان اور سہرے مردون اور عورتون کا کہنی
اور عورتون کا مردون کو راگ مین گالیان فحش دینی جسکو سیٹھنا کہتے ہین اور دلہن کی جوئی کو دولہا کر
سجدہ کروانا اور نائین کا دولہا کا بدن سُرخ ڈورے سے ناپنا اور عورتون کے سر کے بال دولہا سے گندھوانے
جسکا نام دھوریان ہے اور کنگنا کھیلنا اور گوت کن لاکرانا یعنی قوم کی مرد عورتونکا ایک جا سن مین کھانا اور دولہا
کی ناکا نسے مین پانوڈالنا اور براسوہی اور کھٹ نام آوری کے لیئے کرنی اور نام اور فخر کے لیئے طرح طرح

کے ہاہے اور برادری کی روٹی کرنی اور سوائے اِسکے اور بہت سی رسوم باطلہ ہین کہ اُن سبکا بیان کرنا سبب طوالت کا ہے اب نہین معلوم کہ اِن رسومونمین کیا فائدہ ہے بلکہ ظاہر مال کا ضایع کرنا ہے اور اکثر بیحیائی کے کام ہین اور اگر ہندو کہین کہ اِن رسمون سے بعضی رسمین بعضے مسلمانون مین بھی جاری ہین اِسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین مین کام سب باطل اور مردود اور منکر ہین جاہل لوگ ہندؤن کی ریس کرتے ہین بُرا کرتے ہین اور اُنکا کچھ اعتبار نہین اور جو ہندو یہ کہین کہ بعضی اِن رسمون مین سے ہندؤن کے شاستر مین بھی بیان ہین ہین بلکہ عوام لوگ از خود کرتے ہین تو اِسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے جتنے پنڈت ہین ان رسمون کے پابند ہونیکو بُرا نہین جانتے اور ہمارے دین کے علماء باعمل رسوم کی پابندی پر سخت انکار کرتے ہین اور بُرا جانتے ہین کیونکہ ہمارے دین مین سوائے شرع شریف کے اور کسی چیز کا پابند ہونا درست نہین اور بعضی رسمین نہین سے خود تمہارے شاسترون کے منافق بھی ہین چنانچہ مہابھارت کے آدیرب مین لکھا ہے کہ پانچ مقام مین جھوٹ بولنا گناہ نہین ایک جہان بیاہ آشنا ہنستے ہوے جھوٹ بولین دوسرے خاوند عورت کے دل خوش کرنیکو جھوٹ بولے تیسرے بیاہ مین جھوٹی گالیان دیجاوین چوتھے کسیکو ظالم کے قتل کرنیسے بچانیکے لیے جھوٹ بولا جاوے پانچوین مال کی حفاظت کیلیے جھوٹ بولا جاوے غرض بیاہ مین گالیان دینی شاستر سے ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اُسکے لئے پھر دوسرا نکاح کرنا ہندؤن کے دین مین منع ہے اور نہین مگر اُن مین جو لوگ رذیل ہین وہ لوگ رانڈ عورتکو رکھتے ہین کسیکے گھر مین جورو بناکے بٹھا دیتے ہین اور اُنھین جو اشراف کہلاتے ہین ہرگز یہ بات روا نہین رکھتے اگرچہ وہ عورت عمر طفولیت مین بیوہ ہوجاوے اور تمام عمر اُسی حالت مین کاٹے بیوہ ہی رہے۔ دیکھو یہ کتنے بڑے ظلم کی بات ہے اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوے تو پھر اُس مرد کے نکاح مین بڑا اہتمام کرتے ہین اور عورت بیچاری پر ستم ظلم کرتے ہین کہ اُسکو دوسری دفعہ خاوند کرنے نہین دیتے وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کر ٹھنڈے سانس بھرے اور اِن ظالمون کی جان پر صبر کرے اور سوائے اِسکے عورت کے بے شوہر رہنے مین یہ قباحت کتنی بڑی ہے کہ بہت سی عورتین بے شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوئی زنا سے بچی بھی تو خیالات فاسدہ سے بچنا تو نہایت ہی مشکل ہے اور حکمت الٰہی کو سمجھنا

چاہیئے کہ مرد اور عورت کے نکاح ہونے مین کتنا بڑا فائدہ ہے کہ بنی آدم دنیا مین زیادہ پھیل پڑین اور اللہ
کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو جبت بے نکاح چھوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حق تعالیٰ کے ہے مثلاً
ایک سردار اپنے غلامون کو کچھ ایک زمین واسطے کھیتی کرنیکے سپرد کرے اگر وہ غلام اُس مین کو بے تردد
چھوڑ دین اور اُسمین کھیتی کرنیکو اچھا نہ جانین تو بلاشبہ اُن غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ
صاحب نے عورتون کو اسی لیئے پیدا کیا ہے کہ مرد اُنسے نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل ہو پھر جو کوئی عورتون
کو بے نکاح چھوڑ دیگا وہ بھی اللہ کے قہر مین مبتلا ہوگا اُس مقام پر شاید ہندوؤن کے یہ اعتراض خیال
مین گزریگا کہ اکثر اشراف مسلمان بھی بیوہ عورت کو دوسرا نکاح نہین کرنے دیتے سو اسکا جواب یہ ہے
کہ نکاح دوسرا ہمارے دین مین منع نہین ہے بلکہ سنت ہے اور بعضے وقت واجب بھی ہوجاتا ہے ہندوؤنکی
صحبت کی تاثیر سے بعضے مسلمان اہل ہند از راہ حماقت کے رانڈ عورتونکا نکاح نہین کرتے سو اُن لوگون
مین جو کوئی تھوڑی بھی سمجھ رکھتے ہین اِس رسم کو یعنی رانڈ کے نکاح نہ کرنے کو بہت ہی بُرا جانتے
ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون رانڈونکا نکاح کروا بھی دیتے ہین اور مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ اور سارے عرب اور روم اور فارس اور ترکستان وغیرہ ولایتون مین سب اشراف مسلمانون
مین بیواؤن کے نکاح کی رسم جاری ہے ایک خاوند فوت ہوجاوے یا طلاق دیدے دوسرا نکاح کردین اگر
دوسرا فوت ہوجاوے تیسرا اسیطرح اگر ایک عورت کے کتنے ہی نکاح ہوتے رہین تو عیب نہین جانتے یہ آفت
صرف ہندکی ولایت مین ہے اور بعضے جاہل بسبب صحبت ہندوؤن کے دوسرے نکاح کو نہین ہونے دیتے
اور جو لوگ بیوہ کے نکاح ہونیکو عیب سمجھین اور بُرا جانین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندوؤن کے
بھائی ہین اُنکو اشراف نہ کہا چاہیئے بلکہ اجلاف ہین اور ان لوگون کے حق مین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
رسالہ نکاح ثانی مین لکھتے ہین (پس لایق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرۂ سادات و شیوخ فشمارند
بلکہ در زمرۂ راجپوتان و انگھڑان و دیگر گفرۂ فجرۂ ہندوستان داخل نمایند) یعنی ان لوگون کو چاہیئے
کہ اپنے آپکو سید اور شیخ نہ جانین بلکہ اپنے آپکو راجپوتون اور انگھڑ اور دوسرے کافران ہند سے سمجھین اور
اس زمانہ مین مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نے ایک فتویٰ نکاح ثانی مین لکھا ہے اُسکا

خلاصہ یہہ ہے کہ عورت کے نکاح ثانی کو جو عیب سمجھے وہ کافر ہے اور اس فتوے پر چالیس سے زیادہ عالمونکی مہر اور دستخط ہین حکایت ایک روز ایک ہندو نے کہا کہ عورتکو خاوند بنزلہ پرمیسر یعنی خدا کے ہے اور پرمیسر ایک ہی ہے سو عورتکا خاوند بھی ایک ہی چاہیئے سو اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ قول تمہارا سراسر پوچ ہے اور قابل التفات کے نہین آدمی کبھی خدائی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا ہے اور اگر بفرض محال خاوند کو عورت کا پرمیسر سمجھتے ہو تو ایسا پرمیسر بے لقا جب موت کے ہاتھہ مین گرفتار ہوکر اپنے پرمیسر ہونے سے معزول ہوا اور دوسرا شخص اُسکے قایمقام ہوا تو کیا عجب ہے بلکہ بقول تمہارے بعد مرجانے پہلے پرمیسر کے ہونا اُسکے قایمقام کا ضرور ہے اور نہین تو اُس عورت کو درصورت رہنے بدون پرمیسر کے خدا جانے کیا کیا قباحت درپیش آوے گی نعوذ باللہ منہا اور انکے دین کا ایک اور عجیب مسئلہ ہے کہ بڑے بھائی سے پہلے چھوٹی بہائی کا بیاہ کردینا ایسا گناہ ہے جیسے گئو ہتیا یعنی گائے کا قتل کرنا۔ اور سوائے راجا کے اور کو دو عورتین اپنے نکاح مین لینا درست نہین جانتے۔ اور مہابھارت کے اُدیرب مین لکھا ہے کہ جو کوئی عورت حیض سے پاک ہو اور کسی آدمی کو اپنی طرف طلب کرے اور وہ شخص اُسکے پاس نجاوے تو ایسا ہے جیسا ناحق خون کیا اور ہندوؤن کے مذہب مین آٹھہ نوطرح کا نکاح ہوتا ہے ازانجملہ ایک قسم یہ بھی ہے کہ چترہری کسی کی لڑکی زبردستی سے پکڑ لے جیسے مہیکم نے اپنے بہائی کے لئے بھارس کے راجہ کی بیٹیان زبردستی سے پکڑ لین اور یہ قصہ اور اسطور کے نکاح کا بیان مہابھارت کے اُدیرب مین لکھا ہے اور کچھہ تفصیل اس قصہ کی پہلے باب کی دوسری فصل مین ہوچکی ہے **فصل دوسری بیچ بیان بعضی چیزون حلال اور حرام کے** ہمارے دین مین جو چیز زمین سے اُگے مثل ترکاریون اور ساگ اور ہر طرح کا اناج وغیرہ سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کے بدنکو مضر اور مہلک اور نشے والی نہو یعنی زہریات اور افیون اور بھنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات اور مٹی یہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو جیسے کچا لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ ہے اور ہندوؤن کے دین مین اناج اور ترکاریون مین سوا اور شلجم اور گاجر کا کھانا بھی مثل لہسن اور پیاز کے منع ہے حالانکہ یہ چیزین آدمی کو مضر اور مہلک ہین انمین نشہ ہے نہ بدبو

ہے اور ہمارے نزدیک ہر طرحکی شراب ہر کسی پر حرام ہے اور ہندوؤن کے نزدیک شراب تین
قسم کی ہے ایک وہ کہ جانور وغیرہ اناج سے بنائی جاوے دوسرے وہ کہ میوجات سے بنائی جاوے
تیسرے وہ کہ گڑ سے بنالیوین سوا انکے دین مین برہمن کو ہر طرحکی شراب حرام ہے اور کشتری اور
بیس کو پہلی اور دوسری حرام ہے تیسری جائز ہے اور شودر کو ہر طرحکی حلال ہے اور بام مارگی
لوگ تو پیتا شراب کا ہر کسی کو جائز اور بڑا ثواب جانتے ہین اور انکے مذہب مین قسم کہانیکے وقت
زہر کا کہانا بھی حلال ہے چنانچہ آگے بیان ہوگا یہان فدا انصاف کرنا چاہیئے کہ شراب جو حرام
ہے تو نشہ کے سبب سے حرام ہے کیونکہ نشہ کے سبب سے آدمی کی عقل ماری جاتی ہے اور عقل پر
مدار سب امور دین و دنیا کا ہے سو ایسی چیز کہ جس سے عقل متغیر ہوجاوے حرام ہے چاہیئے کیونکہ اکثر
لوگونکا یہ حال ہوتا ہے کہ شراب پیکر جورو اور بہن مین تمیز نہین کرتے اور کچہ انگور اور جانول
اور میوہ جات وغیرہ کے سبب سے حرام نہین ہوتی کیونکہ یہ سب چیزین کہانے مین آتی ہین اور
انکو کوئی حرام نہین سمجہتا اور اس سبب سے بھی حرام نہین ہوتی کہ پتلی ہے کیونکہ اگر یہ ہوتا تو پانی
بھی حرام ہوتا کہ وہ بھی اسیطرح پتلا ہے سو وہ بھی بالاتفاق حلال ہے جب یہ بات ہوئی کہ
شراب نشہ کے سبب سے حرام ہے تو چاہیئے کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو حرام ہو کیونکہ ہر قسم کی شراب مین نشہ ہے
اور نشہ عقل کا دشمن ہوا اور عقل ہر آدمی کہتا ہے پھر اسکی تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب
فلانے شخصون کو حرام ہے اور فلانون کو حلال اور آدمی کو زہر کا کہلا دینا کیسی بری بات ہے اور ہمارے
دین مین تمام پیشہ ور و نکے گہر کا کہانا حلال ہے بشرطیکہ انکا مال حرام کے پیشہ سے پیدا نہوا ہو یعنی کنجنی
اور ڈوم اور سوخوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جنکے گہر صرف حرام کیوجہ سے مال آتا
ہے سو انکے گہر کا کہانا حرام ہے اور ہندؤن کے دین مین لہار سقیل گر مناجولاہہ دہوبی دباغ سلاح
فروش سلاح شکاری طبیب ان لوگون کے گہر کا بھی کہانا مع ہے حالانکہ ان لوگون کے
کسب عقلاً برے نہین اور ہمارے دین مین حلال جانور و نکا دودہ پینا حلال ہے اور ہندؤن کے نزدیک
جس گائے کا بچھڑا مرجاوے اسکا دودہ پینا درست نہین اسمین بھی ناحق اللہ کی نعمت کا ضایع کرنا ہے

فصل بیسری بیچ بیان تحیت ملاقات کے ہمارے دین مین بڑا ثواب ہے اسمات

کا کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین کہتے ہین اور آپسمین سلام کرین ایک کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور دوسرا کہے عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور حدیث
شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو پہلے سلام کرے اُسکو بڑا ثواب ہے اور جو پہلے سلام کرنیسے عار کرے
بڑا بخیل ہے اور یہ سلام سب مسلمانونکا ساجہا ہے خواہ بوڈہا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا۔ امیر ہو یا فقیر
اُستاد ہو یا شاگرد پیر ہو یا مُرید یسان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا ناواقف یعنی اِن
سب کو آپسمین سلام کرنا درست ہے۔ پر جوان عورتون نامحرم سے سلام کرنا مرد ونکو منع ہے۔ اور جوان مردون نامحرم
سلام کرنا عورتونکو منع ہے اور جو عورتین محرم ہین جیسے ہن اور ماں اور خالہ اور پھوپی وغیرہ جنسے نکاح
کرنا کبھی درست نہین ہوتا اور اپنی بیوی یان سب سے بھی السلام علیکم کرنا سنت ہے اول سلام کرنا
سنت علی الکفایہ ہے یعنی ساری جماعت مین سے ایک بھی کردیوے تو سب کے ذمہ سے سنت ادا ہوجاوے
اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہے یعنی ساری جماعت مین ایک بھی جواب دیوے تو سب کے
ذمہ سے فرض اُتر جاوے اور نہین تو سب گنہگار ہون اور سلام کے ساتھہ پشت خم کرنا منع ہے اور
ہاتھہ اُٹھانا بھی اچہا نہین اور مصافحہ یعنی ایکدوسرے کے ہاتھہ پکڑنے پیار سے بہت اچہا ہے ہندونکے تحیہ و
ملاقات بہت مختلف ہین اور اُنکے نزدیک جو چھوٹا ہے وہ پہلے بڑے کو ہاتھہ لیکے یعنی تسلیمات کرے
اور خادم مخدوم کو اور چیلا گرو کو اور شاگرد اُستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا اُسکے جواب مین دعا دیوے
اندر ہمن اسیرباد اور چرن جیو کے لفظ سے دعا دیتے ہین اور دوسری قوم ہامن کو ہاتھہ ٹیک کر ہین اور سیتہ
فقیرونکو نمونار این کہتے ہین اور بیراگی فقیرونکو جے مہاراج کہتے ہین اور سکھہ لوگ جب آپسمین ملتے ہین
تو واہ گروجی کی فتح کہتے ہین اور ہامن اور فقیر اور بڑے اُنکے مارے تکبر کے اور لوگون کو اور چھوٹونکو سلام
مین ابتدا نہین کرتے اگر اسمقام مین ہندو یہ اعتراض کرین کہ مسلمانونسے بعضے اجنس زمانہ کے پیر اور
اور مشائخ پہلے آپ سلام کرنا گوارا نہین کرتے اور السلام علیکم کی جگہ اپنے مریدون سے حضرت
سلامت کہلاتے ہین اور مصافحہ کی جگہہ گھٹنون کو ہاتھہ لگواتے ہین بلکہ قدمبوسی کرواتے ہین اور

چھوٹے لڑکون سے السلام علیکم کرنا درست نہین جانتے اور بعضے لوگ صرف سلامت کہتے ہین اور
سیاجی سلام کہتے ہین اور بعضے اپنے اُستادونکے آگے پشت خم ہوکر اول زمین پر پہر چاتی پر ہاتھہ
رکھکر سلام کرتے ہین اور اُنکا وستاد اسبات سے خوش ہوتے ہین اور بعضے فقرا السلام علیکم کہکر
یا داللہ کہتے ہین - اور بعضے علی مدد اور بعضے کرم مرتضیٰ اور فضل حق اور بعضے عشق اللہ کہتے ہین
بعضے بندگی آداب عرض کہتے ہین - اور بعضے شخص بندگی آداب مجرا کہتے ہین اور بعضے فقرا تنا ہی کہدیتے ہین کہ
آئے حضرت جناب اور بعضے فقط ہاتھہ ہی کا اشارہ کردیتے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ باتین ہمارے دین مین
سب نادرست ہین اور یہ لوگ برا کرتے ہین کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب بڑون سے بڑے ہین ہر کسیکو
پہلے آپ سلام کرتے تھے بلکہ حضرت نے چھوٹے لڑکونکو بھی السلام علیکم کہا ہے اور جو شخص السلام علیکم سے برا مانے
یا کسی اور سنت نبوی کو برا جانے وہ شخص گمراہ اور بڑا خبیث ہے سو جاہلون کی باتکا اعتبار نہین ہوتا
اور تمہارے دین مین قدیم سے ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے بڑون کو سجدہ کرتے رہے ہین
کیونکہ تمہارے نزدیک سوائے خدا کے اورونکی تعظیم بطور عبادت کے کرنی درست ہے چنانچہ پہلے باب کی چھٹی ۱۱۶
فصلین معلوم ہوچکا ہے **فصل چوتھی بیان شروع کرنے کامون کے**
ہر کام کے پہلے اللہ کا نام لینا اور اُسکی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا ہے سو ہم لوگ ہر کام کے
پہلے کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہ کام مین شروع کرتا ہون ساتھہ نام اللہ کے کہ بہت مہربان
ہے نہایت رحم والا - اور بعضے کامونکی ابتدا مین اتنا ہی کہنا آیا ہے بسم اللہ اور بعضے کامون
کی ابتدا مین بعضے اور دعائین بھی حدیث سے منقول ہین جنسے اللہ کی صرف خداوندی اور بندگی عاجزی
اور بیچارگی معلوم ہوتی ہے اور ہندوؤن کے دین مین ہر کام کے پہلے گنیش کا نام لینا ضرور ہے سو ہندو
ہر کام کے پہلے کہتے ہین سری گنیشائے نمہ یعنی گنیش کو میری نمشکار یعنی تسلیمات ہے اور گنیش وہی ہے
مہادیو کا بیٹا جسکا سر ہاتھی کا سا ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے باب کی پہلی فصل مین ہوچکا ہے سبحان اللہ
سب نعمتون اور سب کامونکی قوت توبخشی اللہ نے اور یہ لوگ ہر کام کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتے
ہین بلکہ سچ تو یون ہے کہ جسکا کھاتے اُسی کا گاتے شاید اسبات پر بھی ہندو یہ شبہ اُٹھا دین کہ

بعضے مسلمان بھی اکثر کاموں کی ابتدا مین اور اپنے اُٹھنے اور بیٹھنے مین بعضے اولیا کا نام لیتے ہین جیسے کہتے ہین یا علی یا حسین یا محبوب اور بعضے اہل حرفت اپنے کام کے شروع مین اُستاد پر لقمان حکیم کہتے ہین اور بعضے لوگ پنجابی شہر کے دروازہ مین داخل ہوتے کہیڑا بادشاہ کہتے ہین اور ملاح کشتی چلاتے وقت حضرت خواجہ خضر کا نام لیتے ہین سو اُسکا جواب یہ ہے کہ اسطرحکی باتین ہمارے دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بُری ہین یہ صرف ان لوگونکی بیوقوفی ہے

فصل پانچوین بیچ بیان شرافت اور رزالت قومونکے اور اختیار معاش ہر ایک کے ہمارے مسلمانونکے دین سے ثابت ہے

کہ شرافت اور رزالت ہر کسی کی دو جہت سے ہے ایک اعمال کی جہت سے یعنی جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہ سے بچنے والا اور اللہ اور رسول کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کے نزدیک اشرف ہے اُسکا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص بد اعتقاد اور بدعتی اور بد اخلاق اور فاسق ہو وہ اللہ کے نزدیک ارزل ہے اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جُدی چیز ہے چاہیے برے کو چاہا کرے غرضکہ اللہ کے نزدیک شرافت اور رزالت بسبب اعمال کے ہے چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار تر ہے اور دوسرے بسبب قرابت انبیا اور اولیا کے یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سے قرابت رکھتے ہون اُنکو شرف ہے دوسری قومونسے جیسے سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسمٰعیل اور قومونسے افضل ہین لیکن یہ شرف قوم کا بھی موقوف ہے ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہون تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی اور ہمارے دین مین جو کسب حلال ہے سو سب قومون کو کرنا درست ہے جیسے کپڑے کی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور جولاہے اور درزی گری اور معماری اور سوائے انکے اور کسی پورے مسلمان کو کسی کسب حلال سے عار نہین ہے اور جو کسب حرام ہین سو سب قومونکو حرام ہین جیسے شراب کشی اور خنیاگری اور قلتباتی اور مزامیر معازف نوازی اور سوائے انکے اور ہر مسلمان سمجھ والے کو ایسے کامونسے عار ہے اور یہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو درست ہے اور فلانے کو منع ہے چنانچہ روایت صحیح مین آیا ہے کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ آپ گانٹھ لیتے تھے اور ہندوؤن کے دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کے بھی ہے لیکن انکے نزدیک

قومیت کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہے سارے ہندو چار برن یعنی چار قوم ہین ایک برہمن دوسری کہشتری کہ اب کہشتری مشہور ہین تیسرے ویش یعنی بنئے وغیرہ چوتھے شودر یعنی جاٹ وغیرہ ان چار وہین برہمن کو سب سے اور کہشتری بیس اور ویش کو شودر سے اشرف جانتے ہین اور انکے کرم پاک مین لکہا ہے کہ موکہش یعنی نجات آخروی سوائے باہمن کے اور کسی کو حاصل نہین ہوتی یعنی اور قوم خواہ کیسی ہی عمل نیک کرین لیکن جبتک باہمن کا جنم نپاوین اُنکی موکہش یعنی نجات نہین ہوتی اور لکہا ہے کہ اگر شودر اپنی عمر مین عمل نیک کرتا ہے تو بعد مرنیکے ویش کا جنم لیتا ہے اور اسیطرح ویش کہشتری کا اور کہشتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا ہے جب موکہش حاصل کرے اور برہمن کی تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرحکا مبالغہ کرتے ہین کہ عقل حیران رہجاتی ہے منوشاستر مین لکہا ہے کہ برہمن کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلے کے معنے پاکیزگی اور دوسرے کے معنی اقبالمندی ہون اور چہتری کے نام مین بہی دو لفظ چاہئین پہلے کے معنے قدرت اور دوسرے کے معنی حفاظت اور ویش کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی مال اور دوسرے کے معنی پرورش کرنا اور شودر کے نام مین بہی دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی حقارت دوسرے کے معنی عاجزی سے خدمت کرنا اور اسیواسطے ہے کہ ہندؤن کے نزدیک ہر قوم کے لئے جُدے جُدے پیشے مقرر ہین اور ایک قوم کو دوسرے کا پیشہ کرنا درست نہین جانتے چنانچہ برہمن کیلئے یہ کام مقرر ہین پڑہنا پڑہانا یعنی علم پڑہنا پڑہانا جگ کرنا جگ کرانا صدقہ دینا صدقہ لینا اور کہشتری کیلئے یہ کام مقرر ہین پڑہنا یعنی علم پڑہنا پڑہانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا برہمن کی خدمت ملک کی حفاظت حفاظت کی مزدوری لوگون سے وصول کرنے دین کی حفاظت بدکارونسے جرمانہ لینا اور اُنکو سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتہی گہوڑا بیل اور خادمونکی خبر رکہنی سوال نکرنا نیکونکا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کیلئے یہہ کام مقرر ہین علم پڑہنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کہیتی کرنی سوداگری کرنی بیل چرانا اور شودر کیلئے یہہ کام مقرر ہین برہمن اور چہتری اور ویش کی نوکری کرنی اور اُنکے اوتری اچھوٹ کپڑے پہننے اور اُنکا جہوٹا کہانا۔ اور مصوری اور زرگری اور درودگری اور نمک اور شہد اور دودہ اور دہی اور

گھی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منوشاستر مین لکھا ہے کہ اگر کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہے تو اسکی
زبان کاٹی جاوے کیونکہ شودر برہما کے پانو سے پیدا ہوا ہے اور پانو سارے اعضا سے ادنی ہے اور
جو کوئی کذات شریف ذات کے آسن پر بیٹھہ جاوے تو راجہ اسکی کمر پر داغ دلواکر اُسکو ملک سے نکال
دے یا اُسکے چوتڑ مین زخم کردے اور لکھا ہے کہ برہمن کو قتل کی سزا دینی نہایت بیوقوفی ہے پر اور
ذات کو جان کی سزا دینی جائز ہے برہمن نے اگرچہ سب سے زیادہ گناہ کیا ہو تو بھی اُسکو قتل کرنا نچاہیے
بلکہ اُسکو مع مال و اسباب کے اپنے ملک سے نکال دیجئے اور لکھا ہے کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤن
کے رہنے کی جگہہ ہے اگر وہ مارا جاوے تو اُنکا کہان ٹہکانا اور لکھا ہے کہ برہمن شودر کا مال بے دھڑک
لے لے کیونکہ شودر کا کچھہ بھی نہین اُسکا مال و اسباب اُسکے آقا کا ہے یعنی برہمن کا اور سوائے اسکے
اور بہت بیان اسطرح کا ہے کہانتک لکھا جاوے غرض برہمن انکے نزدیک سبکا آقا اور کہتری اُسکا
سپاہی اور ویس اُسکا سوداگر اور شودر اُسکا غلام ہے اور ان چاردن قومون کے سوا اور سب خلقت کو
ملیچہ جانتے ہین اور ان چاردن قومون کے مقرر ہونیمین اُنکی روایات مختلف ہین پرسام بید اور اکثر
پوتھیون سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمن برہما کے مُنہ سے اور کہتری برہما کے باہنون سے اور ویس اُسکے
زانون سے اور شودر اُسکے پانون سے پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ چارون قوم راجہ شونک کے
وقت سے مقرر ہوئی ہین اور بہاگوت مین یون لکھا ہے کہ برہما نے اپنے ایکہی دو حصے کرڈالا دہنا حصہ
مرد بنگیا جسکا نام سوئم بھو مہ ہے اور بایان حصہ ست روپا عورت اور اُنہون نے اپنی اولاد کو
چار قسم پر کردیا انتہی اور اُنکے بیانکا ایک اشلوک برہمن کی تعریف مین واسطے سند کے لکھا جاتا ہے

دیواوتے نان جگت سرن منترا وتے پنت دیوتا ہ تی منتر ابرہمٹا دہی نا برہمن تسمات دیوتا

یعنی تمام جہان دیوتاؤن کا تابع ہے اور دیوتے منتر کے تابع ہین اور منتر برہمن کا تابع ہے سو برہمن
میرا دیوتا ہے

ह्वा यो म नो नस वं मे जा थी मेन ह्व नाम ने
म जा ब्रा ह्म णा थी नो ब्रा ह्म मा स्या न ह्व ना

اور منوشاستر مین لکھا ہے کہ اگر برہمن کے ہاتھہ کتا یا بلی یا مینڈک یا چھپکلی یا کوا یا اُلو مارا جاوے تو اُس کا

کفارہ ایسا ہے جیسا شودر کے مارے جانے کا اس سے معلوم ہوا کہ انکے نزدیک شودران جانورون کی مانند ہے

فصل چھٹی بیچ بیان بعضے مسائل عدالت اور انصاف کے

جانا چاہیئے کہ جو شخص عدالت مین جاکر کسی شخص پر کسیطرحکی نالش اور دعوی کرتا ہے اُسکو مدعی کہتے ہین اور جس شخص پر اُسکا دعوی ہوتا ہے اُسکو مدعا علیہ کہتے ہین سو ہمارے دین مین انصاف کا طریق یہ ہے کہ مدعی سے دو گواہ عدل طلب کیے جاوین اگر ایسے دو گواہ اُسکے دعوے پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کے نزدیک سچا ہوتا ہے ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوے۔ اور قسم کا طریق یہ ہے کہ قسم کہانے والا اللہ کی قسم کہاکر مدعی کے دعوے کا انکار کردے تو وہ سچا ہوجاتا ہے اور سوائے اللہ کے اور کسی کے نام قسم کہانی درست نہین اور ہندؤن کے دین مین بیوہار شاشتر یعنی عدالت کے علم مین یون لکھا ہے کہ مدعی چار باتین گواہ حاضر لاوے اور جو گواہ عادل ہو تو ایک بھی کافی ہے اور قسم اُنکے نزدیک مدعی پر ہے یا حاکم جسکو چاہے قسم دیوے لیکن اُنکے نزدیک قسم عجب طرحکی ہے کہ اُسکے بنا وہم اور خیالات اور امور التفاقیہ پر ہے اور بعضی قسم ایسی ہے جس سے آدمی ہلاک ہوجاوے اور قسم دینا انکے ہان آٹھ قسم پر ہے پہلا قسم یہ کہ قسم کرنیوالیکو ایک پلترا زمین مین ٹہاوین اور کچھ مسٹر اُسکے پاؤن تلے رکھین اگر اُسکا پلا اونچا ہوجاوے تو اُسکو سچا جانین اور نہین تو جھوٹا۔ اور یہ قسم خاص برہمن کیلئے ہے دوسرا قسم یہ ہے کہ سات خط مدور زمین پر کھینچے اور قسم کرنیوالے کو غسل دین اور کچھ مسٹر ہی پڑہا جاوے اور سات پتے پیپل کے اُسکے ہاتھ پر رکھکر کچا سوت اُسپر لپیٹین اور لوہا آگین گرم کرکے اُن پتون پر رکھدین اور وہ شخص اُسی طرح اُن دائرون کے اندر قدم رکھتا ہوا چلے جب آخری دائرے مین پہنچے لوہے کو گرا دے اس عرصہ مین جو اُسکے ہاتھ کو آنچ نہین پہنچے تو اُسکو سچا جانتے ہین اور یہ قسم خاص کہتری کے لئے ہے تیسرا قسم وہ کہ قسم کہانیوالیکو فاقہ کی برابر پانین رو بمشرق کھڑا کرکے غوطہ دے اور اُسکے غوطہ لگانے کے ساتھ ایک شخص سواچھ انگل کی کمان مین تیر بے پیکان رکھکر چلاوے اور ایک شخص تیز قدم اُس تیر کو اُٹھانے کو جاوے تیر کو اُٹھاکر ناف تلک اگر وہ غوطہ خور پانین اپنا دم قایم رکھے تو جانین کہ سچا ہے اور یہ قسم خاص بیس کے لئے ہے چوتھا قسم یہ کہ تھوڑی سی زہر

ہلاہل گھی مین ملاکر اور اُسپر کچھ منتر پڑھکر قسم کھانے والے کو روبجنوب کرکے کھلاوین اور کھلانے والا
روبشرق یا روبشمال ہو پانسو تالی بجانیکی مدت تک اگر زہر تاثیر نکرے تو اُسکو سچا جانین پھر زہر کے دفع
کرنیکی دوا اُسکو کھلاوین اور یہ قسم خاص شودر ہی کے لیئے ہے ہندؤن مین بیچارے شودر کی ہڑ طرح کمبختی ہے
جسکے لیئے قسم بھی ایسی تجویز کری جو ہلاک کا سبب ہے - پانچوین قسم یہ کہ ایک بت کو نہلاکر اُسکی دھوون مین
سے تین چلو قسم والیکو پلاوین اگر چودہ دن سے پہلے اُسکو کچھ تکلیف نہ پہنچے تو جانین کہ سچا ہے چھٹا قسم یہ
ساٹھی کے چاول لوکو رات بھر مٹی کے برتن مین رکھ چھوڑین اور کچھ منتر پڑھکر قسم والیکو روبشرق کرکے
کھلاوین پھر اُسکا تھوک پیپل کے پتے یا بھوج پتر پر گراوین اگر کچھ لہو نکلے یا اُسکے منہ پر کسیطرف سوجن
ظاہر ہووے یا کانپنے لگجاوے تو جانین کہ جھوٹا ہے ساتوین قسم یہ کہ ایک مٹی یا کانسی کے برتن مین کہ سولہ
انگل لمبا اور اُسیقدر چوڑا اور چار انگل گہرا ہو بزن چالیس دام کے گھی یا تیلون کے تیل کو خوب جوش دین
اور ایکماشہ سونا اُسمین ڈالدین قسم کرنیوالا اگر اُس سونے کو دو انگلیون کے ساتھ نکال لے اور اُسکا ہاتھ
نہ جلے تو اُسکو سچا جانین - آٹھوان قسم یہ کہ دھرم یعنی راستی کی صورت چاندی سے اور ادھرم یعنی ناراستی ۱۲۱
کی صورت لوہے سے بناکر نئے کوزہ مین ڈالدین یا دھرم کی صورت سفید پرچہ یا بھوج پتر پر لکھکر اور ادھرم کی
صورت سیاہ پرچہ پر لکھکر کوزہ مین ڈالدین اور قسم کرنیوالا اُن دونو مین سے ایک کو نکال لے اگر دھرم
کی صورت اُسکے ہاتھ مین آجاوے تو اُسکو سچا جانین انہی چارون پچھلی قسم ہر قوم کے لیے درست جانتے
ہین **باب چوتھا بیچ جواب بعضے اُن اعتراضون کے کہ ہندو لوگ دین اسلام کیا**
کرتے ہین سو ہم پہلے اُن سب اعتراضونکا جواب کلی دیتے ہین اور پھر اُنکے جوابات جزئیہ لکھتے
ہین - جواب کلی یہ ہے کہ ہمارے دین کی حجت ہے سو بموجب حکم حضرت حق جل وعلی کے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشاد سے ہمکو پہنچی ہے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل انکے
خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہے کہ پہلے باب کی چوتھی فصل مین اسکا بیان
ہو چکا ہے اور ہمکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا بجالانا فرض ہے سو تم ہمارے دین کی جن بات پر
اعتراض کرو اُسکے جواب مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کفایت کرتا ہے کہ ہمکو جسطرح ہمارے پیشوا مخبر صادق صاحب

معجزات علیہ السلام نے بتلا دیا ہم وہ کرتے ہین اور جو اسکے جواب مین تم یہ کہو کہ ہمارے ہندو مذہب کی جن
کی جو بات ہے وہ بموجب حکم خدا کے برہما اور دوسرے دیوتاؤن اور رکھیشرون کی زبان سے معلوم ہوئی ہین اور جیسے تمہارے
پیغمبر صاحب سے معجزات ظاہر ہوے ویسے ہی ہمارے بزرگون سے خرق عادات ظاہر ہوے جیسے برہما کی اچھیا یعنی
خواہش سے اسکے چار منہ ہو گئے اور وشن نے اپنی کرامت سے جلندریت کی صورت پر جنم لیا تھا اور کرشن کی ہزار بیوی
تھی رات کو اکیلے ہی کرشن جی ہر ایک کے محل مین ہوتے تھے اور کرشن نے ایک بار پہاڑ کو ہاتھ پر اٹھا لیا تھا
اور مہادیو کے غصہ کی تیزی سے جلندریت پیدا ہو گیا تھا اسی طرح اور بہت خرق عادات ہمارے
بزرگون سے ظاہر ہوے ہین سو جیسے معجزات کا ظاہر ہونا تمہارے پیغمبر صاحب کی صداقت کی دلیل
ہے ایسی ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہمارے بزرگون کی صداقت کی دلیل ہے اور جیسے تم کو پیغمبر
صاحب کے ارشاد کی بجا آوری ضرور ہے ہم کو بھی اپنے بزرگون کی ارشاد کی بجا آوری ضرور ہے ہم بھی جو کام
دین کے کرتے ہین انہین کی بتلائی ہوئی کرتے ہین پھر تم ہمارے دین پر کیون اعتراض کیا کرتے ہو
جیسے تم پیغمبر صاحب کی متابعت کرتے ہو ویسے ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتے ہین انتہی اسواس کا
جواب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب سے جو معجزات ظاہر ہوے تو معتبر روایتون سے ثابت ہوے ہین اور اُس کے
ساتھ ایسی ہی روایتون سے حضرتؐ کے خوش اخلاق اور نیک افعال بھی ثابت ہین اور راویون کے
راست گوئی اور معتبری کی تحقیق کے واسطے ہمارے یہان ایک جدا علم اور فن مقرر ہے اور اُس فن کے
استعمال کرنے والے علماء محدثین کہلاتے ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین ہمیشہ مشغول رہا کرتے ہین
تاکہ ضعیف روایتون کو صحیح روایتون سے جدا کرین اور ہر ایک راوی کی تحقیق یہان تک ہوتی ہے
کہ کون شخص تھا کسکا بیٹا کہان رہتا تھا کب پیدا ہوا کب مرا کیسا تھا فضول گو تھا یا راست گو مغلوب النسیان
تھا یا حافظہ والا روایت کی تحقیق مین تجسس کرتا یا سستی کرتا تھا اور اپنے بیان اور تقریر مین مضطرب
یا مستقل تھا اور حق و باطل مین تمیز کرنے والا تھا یا نہین اور کبیرہ گناہ سے بچنے والا تھا یا نہین اور کیسا مذہب
رکھتا تھا انتہی پھر بعد استقدر تفتیش حال راوی کی اگر اُسکے معتبر ہونے مین کچھ شک پڑ جاتا ہے تو اُسکی
روایت کا چندان اعتبار نہین گنتے اور تمہارے بزرگون کی خرق عادات تمہارے ہی شاستروں سے معلوم ہوتے

ہین اور تمہارے شاستروں کا کچھ اعتبار نہین ہے کیونکہ تمہارے دین مین راویون کی تحقیق اور تفتیش نہین ہے اور کوئی فن اسطے تحقیق راویون کے مقرر نہین ہے بلکہ جو کچھ کسی نے لکھدیا وہی مذہب ٹھیر گیا اور سوائے اس کے اور باتین وہ ہین تمہاری جو تمھاری پوتھیون مین مندرج ہین کہ وہ تمہارے نزدیک بہت ہی معتبر ہین تو اس سے تمہاری پوتھیون کی بات بالکل پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اور بالفرض والتسلیم اگر تمہاری پوتھیون کی رعایات تصدیق کرکے بڑون کے خرق عادات سچ بھی جان لین تو بھی وہ انکی کرامات اور معجزہ نہیں ہوسکتے کیونکہ انہین پوتھیون کی رعایات سے تمہارے بڑون کی اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین چنانچہ کچھ تھوڑا بیان انکا اس کتاب ہی مین ہولیا ہے اور جس شخص کے اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر اس کے ہاتہ سے کچھ خرق عادات ظاہر ہون تو انکو کرامت اور معجزہ نہین کہتے بلکہ استدراج کہتے ہین اور جس کے ہاتہہ سے کوئی خرق عادات بطور استدراج کے ظاہر ہو تو وہ شخص خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے سو بقول تمہارے اگر تمہارے بڑون کے افعال ذمیمہ جو تمہاری پوتھیون مین لکھے ہین سچ ہین اور ان سے خرق عادات بھی ظاہر ہوئے تو ہم انکو استدراج جانینگے معجزہ اور کرامت نہین کہہ سکتے اور استدراج والی بات کا اعتبار نہین ہوتا اگر یہ کہو کہ بعضے فقیر مسلمان ہنگی شرابی اور بے نماز اور فاسق ہین اور ان کے ہاتہہ سے خرق عادات ظاہر ہوتے ہین اور مسلمان ان کو نیکبخت اور ولی اور سائین لوگ انکی خرق عادات کو کرامت کہتے ہین سو اس کا جواب یہہ ہے کہ ایسے لوگ ہمارے نزدیک نیکبخت اور ولی نہین ہین بلکہ کمبخت اور گنہگار ہین اور انکا خرق عادات کرامت نہین ہے بلکہ استدراج ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نزدیک خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک تو یہ کہ کسی پیغمبر کے ہاتہہ سے ظاہر ہو پیچھے اس سے کہ اسنے دعوی پیغمبری کا کرلیا ہو اس کو معجزہ کہتے ہین جیسے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے معجزات اس کتاب مین بیان ہوئے ہین اور دوسرا وہ کہ پیغمبر کے ہاتہہ سے ظاہر ہو پیغمبر ہونیسے پہلے اسکو اہل کہتے ہین جیسے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیرا اور درخت نے سلام کیا پیغمبر ہونیسے اور تیسرے کسی ولی کے ہاتہہ سے ظاہر ہو اسکو کرامت کہتے ہین چنانچہ تھوڑا سا بیان اس قسم کا بھی اس کتاب مین ہولیا ہے چوتھا وہ کہ کسی عام مسلمان نیکبخت کے ہاتہہ سے ظاہر ہو اسکو موہبت کہتے ہین

پانچوان وہ کہ کسی مسلمان بدعتی و فاسق جیسے بے نماز اور شرابی و بھنگی وغیرہ یا کسی کافر کے ہاتھ سے ظاہر ہو
اسکو استدراج کہتے ہین چھٹا وہ کہ ایسے شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہو جسنے جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا ہو پر اُسکے
ہاتھ سے ایسی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدبخت اُس سے ظاہر جھوٹا اور بیعزت ہو جاوے اُسکو اہانت اور خذلان
کہتے ہین جیسے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مسیلمہ کذاب نے یمامہ مین دعوی پیغمبری کا کیا اور
حضرت کو خط اس مضمون کا لکھا کہ خط ہے مسیلمہ نبی اللہ سے طرف محمد رسول اللہ کے کہ زمین آدھی ہماری ہے
اور آدھی تمہاری لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام نواح عرب وغیرہ اپنے قبضہ مین
کر رکھی ہے حضرت نے اُسکے جواب مین فرمان عالیشان لکھا اُسکا حاصل مطلب تھا کہ خط ہے محمد رسول اللہ
سے طرف مسیلمہ کذاب کے زمین میری ہے نہ تیری ہے بلکہ اللہ کی ہے تو نے یمامہ کے لوگون کو تباہ کر دیا اللہ
تجھکو تباہ کرے کہتے ہین کہ مسیلمہ نے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلی کر کے وہ پانی کنوے مین ڈالا
کنوے کا پانی بہت اور میٹھا ہو گیا مسیلمہ نے بھی ایسا ہی کیا جس کنوے مین اپنی کلی کا پانی ڈالا
اُس کنوے کا پانی زمین مین غائب ہو گیا اور جو کچھ کہ رہا سو کھاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت کے بیمار لڑکون کے حق مین دعا کرتے وہ اچھے ہو جاتے مسیلمہ نے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ
پھیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا اور ایک لڑکے کے حلق مین اُنگلی ڈالی اُسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایک دفعہ اپنے
وضو کا پانی ایک باغ مین چھڑکا یا پھر کبھی اُس باغ مین گھاس نہ آگی اسیطرح جسکے حق مین عمر درازی
کی دعا کرتا وہ اُسیوقت مر جاتا اور جس کسیکی آنکھ کی روشنی کی دعا کرتا وہ اُسیوقت اندھا ہو جاتا غرض اُسکے
خرق عادات اُسکے دعوے کے برخلاف ظاہر ہوا کرتے تھے جس سے وہ مردود ہوتا اور ذلیل ہو جایا کرتا سو
اِن سب خرق عادات سے چار قسم پہلی یعنی معجزہ اور ارہاص اور کرامت اور معونت تو ہر صورت اچھی
اور فائدہ دینے والی ہین اور دو قسم پچھلی یعنی استدراج اور اہانت جسکے ہاتھ پر ظاہر ہون اُسکے حق
مین مفید نہین ہوتی بلکہ سراسر مضر ہوتی ہین آدم بسر مطلب اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق حمیدہ و افعال برگزیدہ ہین اُنسے بے شمار معجزے ظاہر ہوے اُنکا ارشاد فیصر
بنیاد واجب الانقیاد ہے اور تمہارے بڑے کہ جنکے افعال قبیحہ اور اخلاق شنیعہ تمہاری ہی

پوتھیوں سے ثابت ہین اُنکا کہنا واجب الانقیاد نہین سو جوابات ثابت ہو جاوے کہ بموجب اے شاد انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اُسپر اعتراض کرنا کسیکو نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو اول جو جو
اعتراضات تمہارے دین پر آتے ہین اُنکی طرف تو خیال کرو اور اُنکے جواب دینے سے فارغ ہو جاؤ تب تم
کسی پر اعتراض کرنا چنانچہ اُنمین سے بہت ہی تھوڑے اِس کتاب مین بھی درج ہین اور تمہارے دین مین
کوئی بات ایسی نہین ہے کہ عقل کے نزدیک ناپسند ہو اور اگر تم بعضی باتونکو اپنی عقل ناقص کے نزدیک ناپسند
سمجھکر اعتراض کرو تو اُنکے جواب باصواب دیے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جواب جزئیات اُن اعتراضون کے
یہ ہین اعتراض ۱ قولہم مسلمان اپنی بہن سے نکاح کرتے ہین اپنی چچا کی بیٹی سے کہ وہ بھی بہن ہوتی
ہے نکاح کرتے ہین یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے جواب چچا کی بیٹی کو بہن اسواسطے کہتے ہو
کہ وہ باپ کے بھائی کی بیٹی ہے تو اِس قیاس پر ماموں کی بیٹی بھی بہن ہے کیونکہ یہ ماکے بھائی
کی بیٹی ہے سو ماموں کی بیٹی سے کہ وہ بھی بہن ہے بیاہ کرنا تمہارے دین مین سب ہے یہ کیسی بے شرمی
کی بات ہے اِس مقام مین بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ ماموں کی بیٹی سے نکاح کرنا ہمارے جایز نہین
سو اسکا جواب یہ ہے کہ تم اپنے مذہب سے ناواقف ہو شاستر والے کہتے ہین کہ بیٹی کے دینے والے بھائی سے
زیادہ کون اوھکاری یعنی مستحق ہے اور بعضے شاستروں مین لکھا ہے ؎ دکھشنی ماتُلی کنیان آنے
ہاتھی گھوڑا اونٹ
بالیں بھوجنا پچھمی کرما ناشیتے تریودیش بندتے یعنی دکھن کے ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ لینا
پہاڑ کے ملک مین گوشت کھانا اور پچھم کے ملک مین کرما کرم کا ناس کر دینا اِن تینون کا موقعین کچھ دوش
نہین یعنی گناہ نہین

हन एो मा तु ली के त्या उंचे मान मी ना
पए जमे किया ना स्त वै च यी ए निहने

اور پنڈت عشق لعل کتھلی نے یہ کہا تھا کہ ماموں کی بیٹی اپنی قوم سے خارج ہوتی اور چچا کی بیٹی اپنی
قوم مین داخل سو اسکا جواب یہ ہے کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم مین سے ہے اور ماموں کی بیٹی ماں کی قوم مین سے
سو قرابت اور بہن ہونا ہر طرح ثابت ہے اور بقول تمہارے برہما نے اپنی بیٹی سارسوتی سے کہ اُسی قوم سے
تھی بدون بیاہ کے قصد جماع کا کیا اور اُسکو اپنا جورو بنایا اور اپنے بیٹے سے بیاہ دیا یہ کیسی بے شرمی

کی بات ہے اور بقول تمہارے پاشر کہنے مجھودری سے زنا کیا جس سے بیاس تمہارا بڑا پیشوا شاستروں
کا مصنف پیدا ہوا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے دروپدی کشن جی کے بھتیجے کے پانچ خاوند تھے جنکو
پانڈو کہتے ہو کہ یہ کشن جی کے بڑے مقرب تھے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور اگر یہ کہو کہ یہ پانچوں اپنی اپنی
نوبت دروپدی کو آگ میں جلاکر پھر زندہ کرتے تھے سو اسکا جواب ہے کہ بدن جل جاتا تھا جان تو وہی رہتی
تھی کیونکہ جان جل نہیں سکتی اور جسم بھی جل کر پھر وہی جسم بقول تمہارے زندہ ہوتا تھا پھر جان وہی ہی اور
جسم بھی وہی باقی رہا تو جون کی تون دروپدی باقی رہی اور بقول تمہارے کنتی ان پانچ پانڈوؤں کی مارا جاپانڈ
کی بیوی جس سے کئی دیوتاؤں نے زنا کیا اُس سے پانچ پانڈو ولد الزنا پیدا ہوے یہ کیسی بے شرمی کی
بات ہے اور بیاس تمہارے پیشوا نے اپنی بہابیوں سے زنا کیا جس سے راجا پانڈو اور دھرتراشٹ پیدا
پیدا ہوئے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے اندر بہشت کے راجا نے چندرماں دیوتا کی
زوجہ اہلیا گوتم کی بیوی سے زنا کیا اور گوتم کی بددعا سے ہزار فرج اُس کے بدن پر ظاہر ہوئی یہ کیسی بے شرمی
کی بات ہے اور بقول تمہارے ستیارام چندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا پھر جب رام چندر کے گھر میں آئی
رام چندر نے غیرت سے اُسکو جنگل میں نکال دیا پھر لاکر اپنے گھر میں رکھا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور باوجود
ان باتوں کے ان عورتوں میں سے بعضیوں کو تم کنیاں یعنی کنواریاں اور معصوم گنتے ہو یہ کیسی بے شرمی کی
بات ہے اور سب مرد عورت مہادیو کے لنگ کو پوجتے ہو یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے برہما
اور وشن مہادیو کے آلت کو ناپنے لگے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور رام مہارگی فرج کی پرستش کرتے ہیں یہ
کیسی بے شرمی کی بات ہے اور کشن اور اُسکی بیوی کی تصل بنا کر اپنے سامنے نچوانا اور انکی فضیحتوں کو بیان کرنا
یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے ایک دفعہ مہادیو کو نیند کی حالت میں شہوت غالب ہوئی
اور اُنکا لنگ کھڑا ہوا پارتی بخیال اسبات کے کہ اسکی شہوت ضائع نہ جاوے لنگ کو اپنی فرج میں داخل کرکے
اُسپر بیٹھ گئی اور لنگ زیادہ ہونے لگا یہاں تک کہ آسمان تک پہنچا پارتی بھی اُسکے اوپر بیٹھی ہی جب
دیوتاؤں کے مقام تک پہنچا پارتی وہاں جاکر بیسمان یعنے شرمناک ہوئی یہ کیسی بے
شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے مہادیو جی برہمنوں کی عورتوں میں اپنے لنگ کو ننگا کرکے

چاکھڑے ہوے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور سوائے اِنکے اور بہت بی شرمی کی باتین تمہارے دین میں ہین اعتراض **قولہم** مسلمان بڑے گندے ہین پاخانہ سے نکل کر ہاتھ پانو مٹی سے ملکر نہین دھوتے کلی نہین کرتے برتن کو نہین مانجھتے **جواب** ہم لوگ نجاست کے دور کرنے مین اتنی کچھ بےپرواہی کرتے ہین کہ تم ہندو ون کو نصیب نہین یعنی اول نجاست کو ڈھیلون سے دور کرکے پھر اس احتیاط سے وہوتے ہین کہ ناپاکی کا اثر باقی نہ رہے اور نجاست کچھ منہہ اور ہاتھہ پانو کو نہین لگجاتی کہ ناحق باتی خیال کرین اور تم لوگ شاید منہہ سے لگتے ہوگے کہ بموجب حکم شاستر کے بارہ کلیان کرو تب تمہارا منہہ پاک ہو اور اپنے دلمین سوچو تو سہی کہ جو لوگ گو برا و موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین **اعتراض قولہم** مسلمان ایک دوسرے کے جھوٹے سے نہین بچتے اکٹھے بیٹھہ کر کھانا کھا لیتے ہین ایک دوسرے کا جھوٹا پانی پیتے ہین **جواب** آدمی کا منہہ پلید نہین ہے اگر پلید ہوتا تو اس سے اللہ کا نام پاک لینا اچھا نہ ہوتا اور جبکہ منہہ پاک ٹہہرا تو ایک کو دوسرے کے جھوٹے سے بچنا کیا ضرور ہے اور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کے منہہ کو پلید جانتے ہو گھوڑے کے منہہ اور گائے کے گو بر اور پیشاب کو بہت پاک جانتے ہو **مصرع** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **حکایت** ایک سردار ہندو نے جناب مولوی فضل امام مرحوم سے کہا دیکھو ہندو ایک دوسرے کی جھوٹہہ سے کیسے بچتے ہین اور مسلمان آپس مین بیٹھہ کر ہانکا کھا لیتے ہین مولانا نے جواب دیا کہ گائین دس مل کر ایک کھرلی پر گھاس کھا لیتی ہین اور کتے دو بھی ملکر نہین کھاتے اور فرمایا ہے شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نے کہ وہ درویش بریک سفرہ بخورند دو سگ بامردارے بسر نبرند اور دوسرے تمہارے شاستروں سے بھی ثابت ہے کہ جگن ناتہہ مین کھتری برہمن میش شودر سب کو ملکر کھانا درست ہے ایک دوسرے کے جھوٹے سے پرہیز کرنا نہین درست اور دوسرا ہمارا منہہ پاک ہے اسی واسطے ہم ایک دوسرے کے جھوٹے کو پلید نہین جانتے تمہارا منہہ پلید ہے تم اسواسطے ایک دوسرے کے جھوٹے کو پلید جانتے ہو **اعتراض قولہم** مسلمانون کے دین مین لکھا ہے کہ ان لوگون کو اللہ نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کاکاٹنے والا لہذا تم یعنے ہمیشہ کاشتکاری کرکے البقر یعنے گائے کا ذبح کرنے والا تسبہی مسلمان ہندون کی ضد سے

الگو کا بُرا کرتے ہین **جواب** یہ بات سراسر جھوٹ ہے ہمارے دین مین کہین نہین لکھا کہ اللہ تعالیٰ اِن
شخصون کو نہین بخشیگا درخت کا مالک اگر اپنے درخت کو کاٹے کچھ ڈر نہین اور گائے کا ذبح کرنا بھی
منع نہین البتہ شراب کا پینا ہمارے دین مین سخت گناہ ہے مگر یہ نہین کہ خدائے تعالیٰ دائم الخمر کو بھی نہین
بخشیگا بلکہ دائم الخمر خواہ اور کسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کرے اُسیوقت اللہ اُسکا گناہ بخشدیتا ہے اور توبہ یہ ہے
کہ پچھلے گناہ کیلیے پشیمانت کھاوے اور آگے کو وعدہ کرے کہ گناہ نکرونگا اور جو نماز روزہ حج زکوٰۃ قربانی
وغیرہ ترک ہوئی ہین تو اُنکو ادا کرے اور جو گناہ ایسے ہین کہ جنمین بندون کے حق تلف ہوے ہین جیسے
رشوت لینا چوری قزاقی غیبت دشنام وغیرہ سو اُنسے معاف کراوے اور خدائے تعالیٰ کے آگے
بھی توبہ کرے اور حضتعالیٰ ایسا مہربان ہے کہ جسکو چاہیگا بدون توبہ کے بھی بخشدیگا اور ہم جو گائے کو
ذبح کرتے ہین تمہاری ضد سے نہین کرتے بلکہ جیسے بکری وغیرہ جاندار ہمارے نزدیک حلال ہین
ایسے ہی گائے بھی ہے اور ہم گائے کا بُرا نہین کرتے بلکہ بھلا کرتے ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام
لیکر ذبح کیا جاتا ہے آخرو بہشت کی مٹی بنایا جاویگا یہ ذبح اُسکا بُرا نہین بلکہ بھلا ہے اور تم
کیا گائے کا بھلا کرتے ہو کہ بیلون پر بوجھ لادتے ہو اُنسے ہل چلاتے ہو اور طرح طرح کی اُنپر مار
کرتے ہو بچھڑے کو باندھکر ترساتے ہو اُسکی مانکا دودھ آپ پی جاتے ہو اور مری ہوئی گائے کو
چوہڑے چمارون کے حوالہ کر دیتے ہو تم آپ تو اُسکا گوشت نہین کھاتے لیکن چوہڑے چمارون کی
ضیافت کرتے ہو اور اُسکے چمڑے کی جوتیان آپ بھی پہنتے ہو اور تمہاری کتاب منوسمرتی مین لکھا ہے
کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سے بدیا یعنی علم پڑھکر آوے تو اُسکا باپ اُسکے استقبال کو جاوے اور گائے
ذبح کرکے اُسکی کھال گرماگرم بیٹے کے بدن پر رکھے اور تمہارے دین مین تو گائے کا کھانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب
ہے بلکہ اگر کوئی بیگانی گائے کو چوری سے ذبح کرکے کھا جاوے اور اُسکے ساتھ تھوڑا سا جھوٹھ بھی
بولدے تو اُسکی نجات ہی ہوجاوے چنانچہ مقیسہ پوران مین لکھا ہے کہ کوتک کے سات بیٹے تھے اُسکے
مرنے کے پیچھے بڑا قحط ہوا جب اُنکے پاس کچھ کھانے کو نرہا دو گرگ رشی کے پاس چلے گئے اُسنے
اُنکو اپنی گائے چرانے کے لیے بن مین بھیجدی بن مین جاکر مارے بھوکھ کے اُس گائے کو

ذبح کرکے دیوتہ پر ونکو چڑھا کر کھا گئے وقت شام کے آکر گائے کے مالک سے کہنے لگے کہ تمہاری گائے کو شیر نے
کھالیا چنانچہ اس پن کے سبب اُنکی پرم گت یعنی نجات ہوگئی اب چاہیئے کہ ذرا سمجھو آنکھین انصاف کی بند نکرو
کہ جس دین مین بیگانہ جانور کو ذبح کرکے دیوتہ پر ونکو چڑھانا اور کھا جانا اور جھوٹھ بولنا گناہ نہو بلکہ سبب
نجات کا ہو پھر ایسے دین کو خدا کی طرف سے سمجھنا اور اُسپر نجات کی امید رکھنی پرلے سرے کی گمراہی
اور جان بوجھکر جہنم مین داخل ہونا ہے اور گائے کی قربانی کا بیان رگ بید مین بھی لکھا ہے +

اعتراض قولہم گئو ہندون کو دودھ دیتی ہے مسلمانون کو کیا موت دیتی ہے کہ اُسکی تعظیم نہین کرتے

جواب حقیقت مین گائے موت نکو دیتی ہے کہ مزے سے پیتے ہو نکو دودھ بھی دیتی ہے اور
گوشت بھی دیتی ہے اور گائے ہمارے اور تمھارے درمیان مین یون تقسیم ہوئی ہے کہ اُسکا دودھ تو
ہمارا تمہارا سانجھا ہے اور اُسکا گوشت خاص ہمارے حصہ مین آیا ہے اور موت خاص تمہاری غذا
ہے **اعتراض** قولہم ہندو سے مسلمان بنجاتا ہے مسلمان سے ہندو نہین ہوتا یعنی اچھی چیز بگڑکر بُری
بنجاتی ہے اور بُری سے اچھی نہین ہوتی جیسے اناج گندگی سے اناج نہین بنتا **جواب**
یہ قول تمہارا غلط ہے کیونکہ تم ہی لوگ کہتے ہو کہ سدھنا قصائی اور گنگا کنجنی اور میران بائی رانی
اور راجا بہلوان اور گوپی چند بھرتری راجا یہ لوگ سب پرمیشر کے بھگت ہوئے اور بُرے سے
اچھے ہوگئے اُنکو بھی کہو کہ اناج سے گندگی بنگئے اور ہندو سے مسلمان بنجانا ایسا نہین جیسا تمنے
کہا بلکہ ایسا ہے جیسا تانبے سے سونا اور قلعی سے چاندی بنجانا جیسے اکسیر کے ڈالنے سے تانبا سونا
اور قلعی سے چاندی اور پارس کے چھونے سے لوہا سونا بنجاتا ہے ایسا ہی اعتقاد کے ساتھ کلمہ پڑھنے
سے کافر بھی اور مسلمان سب گناہون سے پاک بنجاتا ہے **اعتراض** قولہم مسلمان ہر قوم کے لوگون
کو اپنے مین ملا لیتے ہین خواہ چوہڑا ہو یا چمار یا سائیسی یا گندھیلا ایسی ناکارہ قومون سے بھی بچاؤ نہین
کرتے **جواب** سمندر مین تمام جہان کی ندیان جا ملتی ہین اور سمندر سب کو اپنے مین ملا لیتا ہے ایسا
ہی دین مسلمانی مین ہر کسیکو دخل ہو جاتا ہے چھوٹے جوہڑ کو کہان حوصلہ ہے کہ اور ندیان اپنے مین
ملجاوین اور جیسے ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جاکر دھوئی جاتی ہین پاک ہو جاتی ہین اسیطرح

دین اسلام میں اگر کسی آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو وہ دلی دین مسلمانی کو ہے کفر کو نہیں اور جو حوض کا پانی
خود پلید ہو اُس سے اور چیز کسطرح پاک ہو سو اسیطرح تمہارا دین ہے وہ دوسرے کو کیا پاک کرے اور علماء قابل جنا
فراست پر ظاہر ہے کہ گندگی دو قسم کی ہوتی ہے ایک گندہ ہونا بدن کا ہر طرح کی پلیدیوں سے دوسرے گندہ ہونا
روح کا بُرے اعتقاد اور بُرے اخلاق سے بُرے اعتقاد جیسے سوائے اللہ کے اور کو جہان کا مالک اور حاکم اور واجب الوجود
اور غیب دان سمجھنا اور سوائے اللہ کے اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبروں اور آسمانی کتابوں سے بے اعتقادی
اور فرشتوں اور شریعت کے احکام کو حقیر سمجھنا اور قیامت کے ہونے میں شک کرنا اور خدا کی رحمت سے ناامید اور اسکے عذاب سے
بیخوف ہونا اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں فرمائے ہیں اُن کو مستحسن اور دین کے کام سمجھنا اور سوائے اسکے
اور جیسے اخلاق جیسے اپنے آپ کو بہتر سمجھنا اور اپنی عبادت پر لوگوں کی خوشی اور شاباشی کی خواہش کرنی اور کسیکے
پاس کوئی نعمت دیکھکر جلنا اور کسی کی طرف سے دلمیں کینہ رکھنا اور مال و دولت سے محبت بہت رکھنی اور بہت دن تک
زندگانی کی امید رکھنی اور گناہ پر دلیر ہونا اور سوائے انکے سو دوسری قسم کی گندگی پہلے قسم سے زیادہ خبیث ہے
کیونکہ بدن کی گندگی کا دور ہونا بہت آسان ہے فقط پانی سے دور ہو جاتی ہے اور روح کی پلیدی کا دور کرنا
سخت مشکل ہے اور روح کی پلیدیوں میں کفریات کی ناپاکی سب سے زیادہ سخت ہے کہ ہمیشہ کے عذاب کو پہنچاتی
ہے سو ہم لوگ جو کافروں کو بُرا جانتے ہیں بسبب پلیدی روح یعنی کفر کے بُرا جانتے ہیں نہ بسبب پلیدی
بدن کے سو یہ روح کی پلیدی یعنی کفر ایمان لانے سے جاتی رہتی ہے کیونکہ جب اعتقاد سدھر گیا
روح پاک ہو گئی خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار اور ہمارے نزدیک چوہڑا چمار ہندو سب برابر ہیں جو شخص
کفر کی پلیدی سے توبہ کرے وہ ہمارا بھائی ہے اسی واسطے ہمارے دین میں فرض ہے
کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہے اول اُس کو یہ تلقین کریں کہ سوائے اللہ کے کسی کی بندگی کرنی روا نہیں اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے اور ہمارے راہنما ہیں اور حضرت کی متابعت ہر کسی پر
فرض ہے پھر اُس کو مضمون صفت ایمان کا سکھاویں اور کفریات سے توبہ کرا دیں اس کے پیچھے شخص
کے لیے اُس کو غسل دینا مستحب ہے اور تم جو چوہڑے اور چمار کو بُرا جانتے ہو بسبب پلیدی
بدن کے بُرا جانتے ہو روح کی پلیدی کہ سب سے بُری ہے اُسکو تم بُرا نہیں جانتے یہ تمہارے

بے سمجھی ہے اور اگر تم ان لوگون کو بسبب استعمال بلیدی ظاہری کے دین مین ملانا بُرا جانتے ہو تو ایک جبر
یعنی بابان ہاتھ تمہارے بہن مین ہی موجود ہے کہ وقت نجاست کو اُسی سے دھوئے ہو اُسکو بھی اہن سے
کاٹ ڈالو **اعتراض دوم** مسلمان جو ختنہ کرتے ہین اگر یہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اول ہی ہر
مسلمان کو ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا **جواب** اللہ کو پسند ہونا یا نہ ہونا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم
ہوتا ہے سو اللہ کو اگر یہ کام پسند نہ ہوتا تو ہم کو حضرت کی زبان سے اس کام کا حکم نہ کرتا اور اس مقام مین
کہنے والا یون کہہ سکتا ہے کہ ہندو جیتی عورت کو آگ مین جلا دیتے ہین اور بعضے کالنشی مین جل کر راکھ
کے ساتھ جا کر مرجاتے ہیں اور گنگا مین پرواہ لیکر یعنی ڈوب کر مرجاتے ہین اور ہمالچل یعنے
ایک برف کے پہاڑ مین گل کر مرجاتے ہین اور آنکھ بند کر کے دکھن کی طرف روانہ ہوتے ہین اس
امید پر کہ کوئی کنوان یا خندق آگے آجاوے اُسمین گر کر مرجاوین اور اس طرح کی موت کو بڑا ہی ثواب
سمجھتے ہین اگر خدا کو یہ کام منظور ہوتے تو ان لوگون کو پہلے سے دنیا مین پیدا نہ کرتا اور اگر کہو کہ
اس زمانے مین کوئی ہندو ایسا کام نہین کرتا سو اُس کا جواب یہ ہے کہ تمہارے دین مین یہ سب
کام جائز بلکہ مستحسن ہین اب انگریزی حکومت مین ایسے کامون سے ممانعت ہوگئی ہے اس واسطے کوئی ہندو
ایسا کام نہین کرسکتا اور حقیقت مین جان کا ضایع کردینا اور حرام موت مرنا بڑی بے وقوفی ہے اور خصوص لوگ
کہا کرتے ہو کہ آپ کہاتی مہاپاپی یعنی اپنے نفس کا قاتل بڑا گنہگار ہے اور بڑا تعجب ہے کہ یہ لوگ حرام موت
مرجاتے ہین تمہارے نزدیک بڑا درجہ پاتے ہین اور جو کوئی بچارہ چارپائی پر مرجاوے یا کوئی عورت
بچہ جنکر مرجاوے یا کوئی سانپ کے کاٹنے سے مرجاوے یا بے اختیار پانی مین غرق ہوجاوے
تو اس قسم کی موت کو تم آپ مرت یعنی حرام موت جانتے ہو حالانکہ اس بات مین اُس بچارے مرنیوالا کا
کچھ تصور نہین ہے اور عقلاً تو یہ بات ٹھیک ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو قصداً مار ڈالے حرام موت سے
مرے اور جو بے قصد کسی آفت شدید مین مرجاوے وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہمارے دین سے اسی طرح ثابت ہے
دوسرے جیسے ہمارے مسلمانون کے موئے مُردہ کا مونڈنا سنت ہے ایسی ہی تمہاری ہندون کی ڈاڑھی منڈانا
ضرور ہے سوم یہ اعتراض آتا ہے کہ اگر اللہ کو یہ کام منظور ہوتا تو پہلے سے ہم کو بدون ڈاڑھی کے پیدا کرتا

اعتراض - تو ہم مسلمان جاندار کو ذبح کر کے کھا لیتے ہین اتنا نہین جانتے کہ جیسا اپنا جی ہے ایسا ہی اور ذکا ہے جواب سب حیوان اللہ نے انسان کے لیے پیدا کیے ہین کوئی سوار ہونے کو کوئی بوجھ لادنے کو سو جس جانور کے گوشت کھانیکا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوٰۃ کے ہمکو معلوم ہوگیا ہے اسکو ہم کھاتے ہین ہم بھی اللہ کے بندے ہین اگر ہم بغیر حکم اللہ کے جانورون کو ذبح کرتے تو البتہ مقام اعتراض کا تھا اور عقلاً بھی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطے فائدے آدمی کے بُرا نہین کیونکہ اگر نقص کو کالعدم کیجیے مضائقہ نہین مثلاً اگر گائے یا بیل یا گھوڑے کے بدن مین کیڑے پڑ جائین تو ایک گھوڑے یا گائے یا بیل کے لیے ہزارہا کیڑے کا مار دینا جایز ہے کیونکہ کیڑے بہ نسبت گھوڑے یا گائے یا بیل کے ناقص ہین اور گھوڑا اور گائے بیل بہ نسبت کیڑون کے کامل اسیطرح انسان کہ ساری مخلوقات سے کامل تر ہے اگر اُسکے فائدے کے واسطے سب حیوانات کو قتل کردین تو بُرا نہین اور گوشت کھانا تمہارے دین مین بھی منع نہین ہے چنانچہ تمہارے دھرم شاستر مین لکھا ہے کہ جو جانور کھانے مین آتے ہین اور جو لوگ اُنہین کھاتے ہین دونو کو برہما نے پیدا کیا ہے اسلیئے اگر دھرم شاستر کے طور پر اُنکو کھاوین تو کچھ گناہ نہین اور یہ بھی تمہارے لکھا ہے کہ دیوتاؤن اور پتروں پر گوشت چڑھا کر کھانا کچھ پاپ نہین اور لکھا ہے کہ جو جانور گھر مین رہتے ہین اور جنکا حال معلوم نہین اُنکو نہ کھانا چاہیئے اور لکھا ہے کہ برہمنون کو سواہی گرگٹ چھپکلی مگرمچھ خرگوش وغیرہ کھانا درست ہے اور ستاکشر مین لکھا ہے کہ پانچ ناخن والے جانورون مین گوہ کچھوا ساہی خرگوش اور مچھلیون مین روہو سنہ تندک کھانے کے لایق ہین اور منو شاستر مین لکھا ہے کہ سورج کے اُترائن اور دکھشنائن یعنی سانون اور ماہ کے ابتدا مین قربانی کرنا اور کھانا فرض ہے اگر اس مقام مین ہندو یہ کہین کہ گوشت کا کھانا ہمارے دین مین پچھلے زمانہ مین درست تھا اب حرام ہوگیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے دین مین پچھلے زمانہ مین جایز تھا ہمارے دین مین اب جایز ہے - تمہارا یہ اعتراض ہمپر کسیطرح زیبا اور یہ قول بھی تو معتبر نہین ہے کہ تمہارے دین مین اب گوشت کھانا مطلق حرام ہے ایک بشنو لوگ تو ضرور اب گوشت کھانے کو حرام جانتے ہین اور بشنو لوگون کے مذہب مین حلال ہے اور یہ لوگ دیوی کے تھان

پر بکری اور بھینسے قربانی کرتے ہین بلکہ یہ بھی تمہارے لکھا ہے کہ جو شخص دیوی کے نام پر بلیدان یعنی
قربانی کرے جتنے اُسکے سر پر بال ہون اُتنے برس وہ سرگ مین رہے اور گیا مین جاکر سارے ہی ہندو اپنے پترون
کو گوشت کے پنڈ یعنی غلولہ چڑھاتے ہین اور یہ سب کچھ شاستر مین جائز ہے خاتمہ بیچ بیان خوبیون
دین اسلام کے دین مسلمانی مین جتنی کہ خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ ہے کہ سبکو بیان کر سکون لیکن
بعض اُن مین سے کہ اسوقت مجھے سوجھین بقدر اپنی طاقت کے بیان کرتا ہون پہلی خوبی توحید
یعنی کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور افعال مین شریک نکرنا کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکمائے ہند
اور ہر صاحب عقل توحید کو اچھا جانتے ہین سو وہ توحید اس دین مین ایسی کچھ ظاہر ہوئی کہ سوائے اللہ کے
کسی اور کو سجدہ تحیہ کا بھی حرام ہوگیا اور رفع بلا اور طلب حاجات مین سوائے اللہ کے اور سے تضرع اور
التجا کرنا منع ہوا اور تصویر و نقش بنانا اور کسیکی قبر کی نقل بنانی یعنی جھوٹی قبر بنانا یعنی اور اُسکی زیارت کرنی
کہ یہ کام سب بت پرستی کے ہین حرام ہوے یہانتک کہ سوائے اللہ کے اور کسیکی قسم کھانی بھی منع ہوگئی چنانچہ
کچھ بیان اسکا پہلے باب مین ہو چکا ہے دوسری خوبی اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ
جس دین مین خرابیان پڑگئی ہین تو اکثر بدعات کے اختیار کرنے سے پڑی ہین سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلے ہی سے بارہا بہت تاکید سے فرمادیا تھا کہ میرے اور میرے اصحاب کے قول و فعل سے زیادہ کوئی
کام دین مین نہ کرنا اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ حق تعالیٰ میری اُمت کے لیئے ہر سو برس کے ابتدا مین
ایسے شخص کو برانگیختہ کریگا کہ وہ شخص اُنکے دین کو بدعتون سے صاف کرکے تازہ کردیگا چنانچہ
ہر صدی مین ایسے شخص ظاہر ہوتے رہے جسکے سبب سے یہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی ہوگا
تیسری خوبی درستی اعتقاد کی اس کتاب کے پہلے باب سے ظاہر ہوتی ہے چوتھی خوبی
عبادات بدنی اور مالی اس دین مین ایسی ہین کہ جس سے دل و جان کو لذت حاصل ہو۔ ازانجملہ
ایک نماز ایسی عبادت ہے کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہے یعنی اکثر فرشتے ذکر حمد اور تسبیح
اور تقدیس وغیرہ مین رہتے ہین اور درخت قیام مین اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپائے رکوع مین
اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالیٰ نے ان سب کی نماز جمع کرکے مسلمانون کو عنایت کی کہ نماز مین

یہ سب افعال موجود ہین **پانچوین حق** معاملات اور عزت داری اور حق ماباپ اور جورو اور خاوند اور
قرابتیون اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور مسکین کی خاطرداری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ
اس دین مین اس تفصیل سے بیان ہوے کہ جب کیسکو کسی مسئلہ کی احتیاج پڑے وہی مسئلہ دین کی کتابون
مین موجود ہوتا ہے یہان تلک کہ پاخانے اور پیشاب کے آداب بھی حضرت بتلا گئے اور فقہ کے ابواب
کو دیکھنا چاہیے تا حقیقت اسبات کی معلوم ہو **حکایت عجیبہ** اکبرآباد مین ایک انگریز ایک
عالم مسلمان سے کہنے لگا کہ دین اسلام کے حق ہونے کی کیا دلیل ہے اُس بزرگ نے حضرت کے معجزات کا
ظاہر ہونا اور کچھہ اور دلیلین بیان کین وہ انگریز کہنے لگا کہ یہہ دلائل بھی ہین اور سوائے اس کے ایک دلیل
حق ہونے دین اسلام کی اور ہے اور وہ یہہ ہے کہ ہمارا جو قانون عدالت کا مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا نے
کئی برسون سے جمع ہوکر یہ قانون اپنی عقل کے زور سے مقرر کیا ہے اور ہمارا ملک یونان سے قریب ہے
اس واسطے اس ملک کے حکیمون کی عقل بھی تیز ہوتی ہے اور اس قانون کو باندھتے باندھتے جو اُن سے
مین سے رہ گئے تو اُن کے عوض مین اور حکمت بھرتی ہوتے رہے غرض کئی سو دانا نے کئی سو برس مین اس کے
مشورہ سے یہ قانون مقرر کیا ہے اور پھر بھی بعد چار پانچ برس کے اس قانون مین کچھہ کچھہ تغیر آجاتا ہے اور تمہاری
شرع کے سب قانون ایک شخص کی زبان سے بدون مشورہ اور صلاح کسے دوسرے کے فقط تیئس برس کی مدت
مین مقرر ہوگئے اُسوقت سے ابتلک اسمین کچھہ فتور اور تفاوت نہین آیا سو ہم یہ جانتا ہے کہ ایک شخص سے
تھوڑے سے دنون مین بدون مشورہ اور صلاح دوسرے کے ایسا قانون شایستہ اور بایستہ مقرر ہوجانا بغیر وحی کے نہین ہوسکتا فقط یہ بات سنکر مولوی صاحب نے فرمایا کہ تم ہمارے دین کو حق جانتے ہو پھر مسلمان کیون
نہین ہوتے کہنے لگا کہ مین اگر مسلمان ہوجاؤن تو پھر یہہ پانچسو روپے کی تنخواہ مجھکو کہان سے ملے انتہی آور
مولانا محمد یعقوب صاحب سے مین نے سنا کہ پھر وہ مشرف باسلام ہوگیا اور سرکار انگریزی سے اسکی تنخواہ بھی
بحال رہی **چھٹی خوبی** - علم اخلاق اور تصوف اور تزکیۂ نفس جیسا کہ دین اسلام مین بیان ہوا ہے
ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا چنانچہ کتاب احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت وغیرہما اور کتب اس علم کے دیکھنے
سے اسکی خوبی معلوم ہوتی ہے اور یہہ سب علوم قرآن اور حدیث سے نکلے ہین **ساتوین**

خوبی اللہ کا کلام بالفاظہ جن صفتون کے ساتھہ ہے خاصل اس دین مین موجود ہے اور کسی دین مین نہین جو اور محفوظ نہین رہا چنانچہ بیان اسکا پہلے باب کی تیسری اور چوتھی فصل مین ہے آٹھوین خوبی لکھا اولیاء اور صلحا رحاصل حق ظاہر و باطن اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوے نوین خوبی کوئی بات ایسی کہ عقل کے نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہے اور جو کسی اور دین والے نے کسی بات پر کچھہ اعتراض کیے ہین تو ہماری علما رباحصانے کہ اللہ انکی قدر و منزلت زیادہ کرے اُنکے رد مین ایسے جواب لکھے ہین کہ مخالفون کی زبان بند ہوگئی ہے چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری لوگ واسطے مغالطہ دہی عامی مسلمانون کے کیا کرتے ہین سو اُن کے رد مین کتاب صولۃ الصیغم اور استفسار اور ازالۃ الاوہام اور سوے اسکے بہت سی کتابین موجود ہین اُن کو دیکھنا چاہیئے تاکہ حقیقت حال معلوم ہو دسوین خوبی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصائل حسنہ ہونا اور ہر طرح کے معجزات کا ظہور حضرت کے ہاتھہ پر ہونا کہ حق تعالی نے سب پیغمبرون کی خوبیون اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کردیا ع انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری گیارہوین خوبی حضرت اور حضرت کے اہلبیت و اصحاب اور دوسرے خواص امت کا بادشاہی کو چھوڑنا اور درویشی کو اختیار کرنا چنانچہ حضرت کے اہلبیت پر جس طرح کی تکالیف دنیاوی گذرتی تھی ظاہر مین اُن کے بیان سے جی بھر آتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ باآنکہ انکی خلافت کی دہوم دہام چین تک پہونچی تھی کسینے دیکھا کہ تیرہ پیوند لگی چادر مین لگے ہوئے تھے اور اُن مین بعض چمڑے کے بھی تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھلی شہر کے امیر تھے جنگل سے لکڑیون کا بوجھہ اٹھا کر لاتے اُسیطرح بازار مین چلے جاتے تھے اور کہتے تھے طرق فی الامیر کم یعنے اپنے امیر کے لیے راہ دو اور ایسا ہی اور اچھون کا حال رہا بارہوین خوبی جماعت سہ عاقل جانتا ہے کہ جماعت مین بڑے بڑے فائدہ ہین از انجملہ یکتا بھی ہے کہ آدمی ایک جگہ جمع ہوکر اپنا دکھ درد ایک دوسرے سے بیان کرین اور سود بہبودی اور دنیاوی مین ایک دوسرے کے مددگار رہون سو ہمارے واسطے حق تعالی نے کئی جماعتین مقرر فرمائین ایک جماعت قرابتی اور ہمسایہ اور محلہ دارونکی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان لوگون کا حق اوروں سے مقدم ہوتا ہے دوسری جماعت تمام شہر کے مسلمانونکی آٹھوین دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسرے جماعت تمام پرگنہ کے مسلمانونکی ایک برس مین دو بار عید الفطر

اور عید الضحیٰ کے دن چوتھی جماعت سارے جہان کے مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کے دن
تیرھوین خوبی عورتون کے لیے پردہ ستر ہونا کہ یہ بات عقل کے نزدیک بہت ہی خوب ہے خاص
اسی امت مین ظاہر ہوئی چودھوین خوبی نشے کی چیز ونکا حرام ہونا کہ جسکے سبب سے آدمی کی
عقل کہ مدار سب امور دین و دنیا کا اُسی پر ہے مغلوب ہو جاتی ہے پندرھوین خوبی ترقی دین
کی باوجودیکہ فرنگی لوگ لکھہا روپے خرچ کرتے ہین اسبات پر کہ لوگ انکا دین اختیار کرین چنانچہ
پادریون کو نوکر رکھنا اور مدرسون کا تعمیر کرنا اور کتابون کا تقسیم کرنا اسیواسطے ہے اور جو کوئی اُنکا
دین اختیار کرتا ہے اُس سے نان و نفقہ کی بھی مروت کرتے ہین پھر باوجود اتنے تردد اور سامان کے
کوئی عقلمند اُنکے دین مین نہین آتا ہے اور اگر کوئی بے عقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کے اُنکا
دین اختیار کرتا ہے تو کوئی ہزار مین ایک آدھا ہوتا ہے اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب ہونے سلطنت اہل اسلام
کے اس ملک مین ضعیف ہوگیا ہے اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان اسباب دنیاوی
نہین رکھتے کہ کسی شخص مشرف باسلام کو روٹی اور کپڑا اپنے اوپر کرلین اس حال پر بھی بہت سے آدمی
اپنی حشمت دنیاوی کو چھوڑکر دین اسلام کو اختیار کرتا اور درویشی اور مفلسی مین آنا غنیمت جانتے ہین چنانچہ
اس زمانہ مین چند شہرون مین بہت سے لوگ ایمان لائے ہین ان مین منجملہ جو کہ میرے دوست اور آشنا ہین
اُنکا ذکر خیر بیان ہوتا ہے اُنمین سے کئی شخصون نے تو اپنا اسلام ظاہر کردیا ہے اور بہت دیندار اور نیک
اخلاق ہین جنکے نام یہان لکھے جاہین شیخ عبد الرحیم المعروف بہ منشی فداحسین آگے انکا نام
تھا جواہر سنگھ قوم کھتری باشندہ پایل بڑے بہادر اور خوش اخلاق اور روزگار پیشہ ہمارے
پایل کے یارہ ن کے مجمع مین سب سے پہلے انہون نے اپنا اسلام ظاہر کیا حجاب کی حالت مین واسطے
اظہار اسلام کے بہت بیقرار تھے ایکدات کسی مسجد سے اذان کی آواز کان مین پڑی اللہ اور رسول
کا نام سنکر تمام رات غلبۂ محبت مین نیند نہ آئی صبح کے وقت اُنکا دادا کہنے لگا رام رام یہ اُسی بیقراری
مین خفا ہوکر بولے کہ اللہ اللہ کہہ پھر گھر بار کو گھر بار کو چھوڑکر مجنون کی طرح باہر نکلے انبالہ مین پہنچے
کسیکو نہ پایا جنکے پاس مشرف باسلام ظاہری ہون غرض ایکمدت تک اُنکا یہ حال رہا کہ

عاشق و دیوانہ و سرگشتہ ایم ÷ یار جویان گرد ہر دگشتہ ایم ÷ آخر کوہ کسولی پر پہنچے وہان جاکر اسلام ظاہر کیا ماں اور بیوی اور دو بیٹے اور مال اور دولت اور حویلیان اور تمام آرام کی چیزونکو چھوڑکر اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرکے آئے ؎ آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند ÷ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ÷ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ÷ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند ÷ اب ارادہ رکھتے ہین کہ روزگار کو ترک کرین تاکہ دین کی کئی طرح کی خرابیون سے سلامت رہے اللہ تعالیٰ اُنکی مُراد پوری کرے **شیخ عبدالواحد** چھوٹے بھائی منشی فداحسین کے بہت صالح اور پارسا ہین اُنکے مسلمان ہونے کا عجیب قصہ ہے چھوٹی عمر مین واسطے تحصیل علم کے منشی فداحسین کے پاس رہے موضع کوم مین بخدمت بابرکت حضرت مولانا علاءالدین کے سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور اسلام خوبیان معلوم کین ایک دن ایسے بیقرار ہوے کہ مغرب کے وقت اظہار اسلام کردیا اور کفر کی بیماری سے غسل صحت فرماکر مسلمانون کی جماعت مین شامل ہوے انکی ماں اور بہت لوگ پاس سے آئے رونے چلانے لگے اُنہون نے سواے اللہ اور رسول کے کسیکی طرف التفات نہ کی ؎ کوئی لاکھ جی سے ہو مجھ پر فدا ÷ مین تجھ پر فدا ہون مجھے اُس سے کیا ÷ تھانہ دار ہندو تھا کہنے لگا اسکو پکڑ لیجاؤ اُنہون نے کہا کبھی نہ جاؤنگا تھانہ دار نے کہا تو کیون مسلمان ہوا کہنے لگے دوزخ سے ڈرکر غرض ہر چند بیدینون نے انکو پھیر لیجانے کو زور لگایا انکو کسیکا قول نہ بھایا اب تحصیل علوم مین مشغول ہین اور منشی فداحسین انکے خبرگیران ہین **مولوی نعمت اللہ** جوان متقی صاحب اطالب العلم بلکہ عالم باعمل اور ناصح خلق خدا اور اُنکے پند و نصیحت سے بہت مرد اور عورتون کو فیض ہوا اور ہوتا ہے آگے اُنکا تھا ہر نام و اس قوم کھتری اصل باشندۂ پایل احوال انکا یہ ہے کہ جب سن تمیز کو پہنچے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دلمین بھڑکنے لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین اسلام کی خوبیان بخوبی ظاہر ہوگئین وطن مالوفہ سے ہجرت کرکے لودھیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا اُنکے باپ اور بھائی اور کئی ہنود پایل سے آئے اُنکے باپنے بہت بیقراری اور رونا چلانا شروع کیا کئی دن تلک ہنگامہ برپا رہا محکمۂ انگریزی تک جانے کی نوبت پہنچی بفضل

حقتعالیٰ خیر رہی پھر مین اُنکو اپنے ساتھ کوٹلہ مالیر مین لیگیا پاٹل کے ہندؤن نے سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش کری کہ ہمارے لڑکے کو پاٹل سے پکڑ لیگیا ہے پٹیالہ سے رئیس مالیر کوٹلہ کے نام خط سفارش کا لائے اور کوٹلہ کی پنچایت نے بھی زور لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع ہوکر میرے مکان سکونت پر بطور بلوہ کے آئے اور بہت کشمکش ہوئی لیکن بہرحال اللہ کا فضل شامل حال رہا ایک دفعہ اُنکا باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر کے اُنسے کہنے لگا کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون اُنہون نے کہا کہ میرے باپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رئیس اسبات سے بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ کسیکا مقدور نہین کہ تجھکو پکڑ کر لیجاوے تم چین سے رہو لیکن اُنکے والد بزرگوار نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدت تلک گرد رہا آخر نا امید ہوکر چلا گیا اب یہ مالیر کوٹلہ مین رہتے ہین اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت مین تحصیل کرتے اور اور ذکو پڑھاتے ہین اور حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب بہن بنان حال عرض کرتے ہین کہ ؎ بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام ✦ غبار کوئے تو ام گر بر آسمان شدہ ام **شیخ عبدالحق** یار وفادار اور مرد ہوشیار اور بہت مدت میری رفاقت مین رہے اور میرے ساتھ ہی مظہر اسلام ہوئے آگے اُنکا نام تھا سُدھ سنگھ قوم جاٹ ساکن نزدیک لڑکپن مین میرے بڑے بھائی کے پاس نوکر ہوے جب جوان ہوے دین اسلام کی حقیقت معلوم کری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین آئے اور مدت دراز میرے پاس رہے اور بہت سے سفر کئے سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین اُنکو عاقبت کا سفر درپیش آیا حقتعالیٰ غریق رحمت کرے اور اُنکا چھوٹا بھائی بھی مسلمان ہوکر بعد چند روز کے اُنکے سامنے ہی انتقال کرگیا تھا بعد مرنے کے ایکدن مین نے عبدالحق کو خواب مین دیکھا کہ اچھے خوبصورت امرد کی شکل پر تھے مین نے پوچھا کہ تمکو کچھ عذاب قبر تو نہین ہوا کہنے لگے کچھ تھوڑا سا عذاب ہے مینے تین دفعہ درود شریف پڑھکر اُنپر دم کیا کہنے لگے کہ اب عذاب رفع ہوگیا ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ✦ دافع ہر بلا درود شریف

شیخ عبدالعزیز المعروف بہ عزیزالدین نیک مرد قوی دل صاحب ہنر ہین مان اور باپ اور بیوی اور بیٹے اور دولت دنیاوی کو چھوڑکر مسلمان ہوے آگے اُنکا نام تھا سائین دتا

قوم برہمن سنڈ ساکن پایل انکی ایک عجیب بات ہے کہ جن دنوں مین یہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکھتا تھا ایکدفعہ پایل مین جو بس کے اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کے پردے مین مسلمان تھی اور بعضے اوقات ہندؤن سے کھلی کھلی باتین ہوا کرتین اور بہت لوگون کو ہمارے مسلمان ہونے کا ظن تھا اور میرے چچا لالہ گینڈی رائے باوجود ہندو ہونیکے ہم لوگون سے محبت رکھتے تھے اور بات کلام مین اور بروقت اندار سانی کسی موذی کے ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتے ہمنے انکا نام ابوطالب مقرر کرلیا تھا اور ایک شخص بدمعاش ایک اور یار کا چچا تھا اور وہ اس گروہ کا بڑا شریر اور اندار سان تھا اُسکا لقب ابوجہل ٹھیرایا تھا چنانچہ ایکدن یہی ابوجہل ہمارے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا یہ صاحب یعنی میان عبدالعزیز کہ قوم کے برہمن اور ہمارے پروہت تھے وہان آپہنچے مین نے ابوجہل کو سُنا کہ اُسنے کہا کہ پروہت مین تو مسلمان ہوچکا ہون تمہاری کیا صلاح ہے کہنے لگے کہ مہاراج جہان جہان وہان ہی پروہت سُبحان اللہ وبحمدہ یہ لفظ اپنا مبارک ہوا حالانکہ اُسوقت انکو دین اسلام سے کچھ واقفیت نہ تھی بعد چند روز کے اللہ نے ایسا سبب کیا کہ گھربار کو چھوڑ کر مسلمان ہوے ؎ آزا کہ تو رہبری کش گم نکند ۔ وآزا کہ تو گم کنی کشش رہبر نیست **شیخ خدا بخش** اور انکا نام عبدالرزاق بھی ہے ایام جاہلیت مین بڑے اوباش تھے اسواسطے انکا نام ولی مشہور تھا اب اللہ تعالیٰ نے انکو اپنی کمند رحمت سے کھینچا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں مین گویا آگے انکا نام تھا بچھمن قوم کھتری پنچال باشندہ پایل برادری مین ہمارے قریب ہین **شیخ عبدالکریم** نوجوان پرہیزگار آگے انکا نام تھا اُودھو قوم برہمن کاپڑی باشندہ کوٹلہ مالیر لودھیانہ مین اظہار اسلام کیا اُنکی ماں ملنے کو آئی رونے لگی یہ صاحب کہنے لگے اگر مجھ سے محبت رکھتی ہے تو مسلمان ہوجا پھر اپنی ماں سے پچھلے قصورات معاف کروائے اب علم پڑھتے ہین **شیخ عبدالرحمن** جوان صالح آگے اُنکی قوم تھی کھتری ساکن مرتسر وطن سے ہجرت کرکے آگے کو گئے تھے مدت سے اُنکا حال معلوم نہین **شیخ غلام محمد** پہاڑ کے سرداروں مین تھے اور اُنکے ساتھ بعضے حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوئے آگے انکا نام تھا کنور جوالا سنگھ قوم کٹوچ انکی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین

ہوئی شوق اور ارادہ ہی رہا کہ اتنے مین اُنکے انتقال کی خبر پائی اللہ جل شانہ جنت نصیب کرے
شیخ غلام محمد آگے اُنکا نام تھا وزیر سنگھ متوطن مانجھ شیخ غلام قادر درویش آگے اُنکا نام تھا
گورکھ سنگھ متوطن مانجھ حاجی نور محمد بہت سی مال و دولت چھوڑکر مسلمان ہوے آگے اُنکا
نام تھا گردھر لعل قوم سراوگی باشندہ آنجہا شیخ عبداللہ آگے اُنکا نام تھا دیوان سنگھ قوم بنیا
شیخ خدا بخش سراج بہت نیکدل ہین اُنکا قوم تھا روڑا کھتری ساکن میرٹھ اور اُنکے چھوٹے
بھائی مسلمان ہوکر بعد چند روز کے اِس دُنیا سے کوچ فرما گئے غفراللہ لہ ولا فیہ شیخ الٰہی بخش
بہت خوش اور متواضع ہین آگے اُنکا نام تھا موہن لال قوم برہمن گوڑ ساکن بجنور شیخ محمد
آگے اُنکا نام تھا للو سنگھ قوم راجپوت ساکن الور اور اُنکی بیوی بھی مسلمان ہوئی شیخ عبداللہ
شیرین مزاج آگے اُنکا نام تھا مادھو قوم گوڑ شیخ کمال الدین مرد ہوشیار اور نیکبخت ہین بیوی
اور بیٹے اور پوتے اور اسباب اور مکانات کو چھوڑکر اللہ اور رسول کی طرف آئے اور اُنکے کئی دوست
پردے مین مسلمان ہین اور آگے اُنکا نام تھا منگل سنگھ قوم کھتری بادہ ساکن کپورتھلہ اور اب ایک
عورت کہ قوم کھتری سوڈھی مین سے مسلمان ہوئی تھی اُنکے نکاح مین آئی الٰہی بخش مرد صالح
آگے اُنکا نام تھا رلا قوم بنجارا ساکن بسی شیخ محمد حسین اگلا نام موہن قوم سود ساکن پٹیالہ
خدا بخش پوربیہ عبدالباری نوجوان قوم برہمن ساکن تھانیسر سلطان محمد اور شیر محمد
دونو بھائی آگے اُنکا نام تھا سلطان سنگھ اور شیر سنگھ قوم نونگھ ساکن اٹاری شیخ عبدالقادر خوب سیرت
مرغوب صورت صاحب ہمت مہاجر الی اللہ آگے اُنکا نام ٹھاکر داس قوم کھتری پُربی متوطن
جلندھر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ تھے مدت تلک پردے مین مسلمان رہے آخر شامل
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق محمدی نے اُنکے دل مین جوش مارا نوکری کو ترک کیا اور
بقول بزرگے کہ ؎ ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالے + جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے
مان باپ مکان اسباب زیور وغیرہ سبکو وطن ہی مین چھوڑا یعنی مسبب بیقراری کے ایسی جلدی
کی کہ بعد ترک روزگار وطن کو بھی نہ گئے اور سسرال مین جاکر اپنی بیوی کو ساتھ لیکر روانہ ہوے لودھیانہ مین

پہنچکر بیوی سے کہنے لگے کہ مین نے تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہے اگر تمکو دین اسلام منظور ہے تو
عین مراد اور نہین تو اسی گاڑی مین تمکو پیچھے کو روانہ کردون اُس نیکبخت وفادار نے کہا کہ مجھکو بھی دین
اسلام منظور ہے پس وہانسے دونو میان بیوی مالیرکوٹلہ مین تشریف لائے اور جب یہ خاکسار بھی مالیر
کوٹلہ ہی مین تھا چنانچہ وہان پہنچکر لباس کفر کے دور کر کے خلعت اسلام سے مشرف ہوے اور
بڑی دھوم دھام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکھکر پانی پت مین آئے بعد ایک مہینے کے
شاہجہان آباد مین پہنچکر چند مدت پسند روزگار کے رہے اب بہ نیت تحصیل علوم روزگار کو ترک کر دیا ہے
اور اُنکے پیچھے اور اُنکی بیوی کے باپ وغیرہ اقربا جمع ہوکر مالیرکوٹلہ مین آئے اور فریاد اور واویلا بہت
کیا اور وہان سے اُنکی تلاش مین کول تک پہنچے جب کہین انکا پتہ نہ لگا نا امید ہو کر پھر آئے
جب اُنکے شاہجہان آباد مین ہونیکی خبر سُنی تو اُنکے باپ نے کئی خط انکے نام بھیجے اور اپنا شوق
لکھا اور اُنکو بڑی تمنا سے بُلایا کہ ہم تمکو اپنی قوم مین پھر ملا لینگے چنانچہ میان عبدالقادر نے
اُنکو یہ مضمون لکھ بھیجا کہ بندہ بخوشی خود حقیت دین اسلام کی دریافت کر کے مسلمان ہوا اور کسی
طرح کی تکلیف مجھکو نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت سمجھونگا اب مجھ سے اور میری بیوی سے
دین سے پھرنیکی امید ہرگز نہ رکھیے بلکہ آپکی خدمت مین عرض یہ ہے کہ اگر اپنی نجات منظور ہے
تو دین اسلام اختیار کیجئے اور مین اُسی طور آپکا خادم اور فرمانبردار ہون انشاءاللہ تعالیٰ خدمتگذاری
مین دریغ نکرونگا لیکن دین کے مقدمہ مین آپکا مابدولت نہین ہون آخر مختصراً اے محمد
بیٹا در چھوڑ کہان جائے فقیر ۔ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ۔ شیخ عبدالقادر آگے
انکا نام تھا موہن لال قوم کھتری متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند کندلہ کش ہین انکی بیوی بھی مسلمان
ہوئی کنبے کے لوگونکو چھوڑ کر پٹیالہ سے ہجرت کر کے شاہجہان آباد مین آئے ہے شیخ محی الدین
نوجوان مرد صالح آگے انکا نام تھا ہری چند قوم کھتری کلکٹر بڑے امیر کے بیٹے ہین متوطن علیگڈھ
ضلع پنجاب انکا باپ پنشندار اور بھائی سررشتہ دار اور یہ محرر تھے اول مدت تلک پردے مین مسلمان ہوے
آخر خورشید عشق محمدی چھپ نہ سکا بے اختیار اظہار اسلام کر دیا اُنکے بھائی کو خبر ہوئی آیا اور اُنکو پکڑ کر

اپنے مقام پر گیا اور ساری رات اُنکو سمجھاتا رہا اور دین اسلام سے پھرنے کی ترغیب دیتا رہا اور اُس رات اُسکے گھر مین کھانا بھی نہ پکا اور یہ صاحب یعنی میان محی الدین ساری رات بھائی کے سامنے خاموش بیٹھے رہے اور بزبان حال یہ مضامین درد آمیز ادا کرتے رہے ؎ تُرا بر دردِ من رحمت نیاید + رفیقے من یکے پُر درد باید + کہ با او قصہ گویم تا شب و روز + دو ہمزم را خوشتر بود سوز + ؎ تندر ستا زا نباشد در دریش + جز بہمدردے نگویم درد خویش ؎ ناصح از حال دلم ہیچ خبردار نبود + کہ بجائے چو من خستہ گرفتار نبود + اُٹھ جا طبیب یہان سے میرا کام ہو چکا + مت کر میری دوا مجھے آرام ہو چکا + ؎ برو بکار خود اے ناصح این چہ فریاد است + مرا افتاد دل از رہ ترا چہ افتاد است + اسی حال مین جب رات گذری صبح ہوئی بمضمون اس بیت کے ؎ رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکا رہے ہے + مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلا رہے ہے + ناصح مشفق نصیحت اپنی بس تہ کر رکھو + مین اُسے سمجھون ہون دشمن جو مجھے سمجھائے ہے + بے اختیار

۱۴۲ وہان سے اُٹھے اور کہا کہ قضائے حاجت کو جاؤنگا انکے برادر مہربان نے ایک محافظ انکے ساتھ کر دیا یہ شہر سے دور آئے اور اُس محافظ کی طرف دیکھا اور جانا کہ زور مین مجھ سے کمتر ہے تو کئی پتھر زمین سے اُٹھا کر اُس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا جب وہ پیچھے کو بھاگا اُنہون نے اُسکا پیچھا چھوڑا اور اپنا پیچھا چھوڑا کر ایک طرف کو منہ کر کے چلنا شروع کیا ؎ یہ دل جو ہاتھ سے چھوٹے بشکل تیر جاتا ہے + اسے مین قید کر دیکھا مع زنجیر جاتا ہے + تمام دن اور ساری رات چلے صبحکو ایک مسجد مین کہ قریب کنارہ دریائے اباسندھ کے ہے پہنچکر بسبب غلبۂ نیند اور درماندگی راہ کے بیتاب ہو کر تھوڑی مدت آرام کیا وہان سے اُٹھکر دریائے اباسندھ سے پار ہو کر ایک درویش بزرگ کی خدمت مین چند مدت ٹھیرے پھر پشور وغیرہ اضلاع کی سیر کر کے شاہجہان آباد مین تشریف لائے اور قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا اب چند روز سے پھر وطن کو تشریف لیگئے ہین مصرعہ ہر کجا بست خدایش بسلامت دارد شیخ عبد الرحمن مرد سخی صاف دل بے ریا روزگار پیشہ آگے انکا نام تھا بیر سنگھ متوطن پایل قوم کھتری پنجابی برادری مین میرے بھائی ہین

مدت تلک چھپے مسلمان رہے لیکن ہندؤن سے مقابلہ اور ملحدون کے رد مین اچھے اچھے شعر پنجابی
زبان مین تصنیف کرتے رہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب تصنیف کرتے اور
خوش آوازی سے پڑھا کرتے اور خاکسار مضمون اس بیت کا انکی خدمت مین عرض کیا کرتا ؎ جبکہ ٹھیرے
عین ایمان حُبِّ محبوبِ خدا ٭ الفتِ حضرت بھلا کیونکر چھپانا چاہیئے ٭ سو الحمد للہ والمنتہ کہ سنہ
بارہ سو اکھتر ہجری مین لودھیانہ کی رسالہ کی مسجد مین وقت عصر کے اسلام اپنا ظاہر کیا شیخ عبدالحق
جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار ہنرمند ہین آگے انکا نام تھا سو ہن بعل قوم کھتری پنچایل ساکن پایل
برادری مین میرے بھتیجے لگتے ہین ابتدائے جوانی مین شرک سے بیزار ہوے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
کی متابعت اختیار کی مدت تک ایمان مخفی رکھا آخر جذبۂ رحمت الٰہی نے بزبان حال فرمایا کہ ؎ تراز کنگرۂ
عرش میزنند صفیر ٭ ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادست ٭ چنانچہ ماں اور بھائیون اور بہنون
کی محبت سے دل اُٹھا کر وطن سے ہجرت کری اور اللہ اور رسول کی طرف آئے اولودھیانہ مین بیچ مسجد
رسالہ کے شیخ عبدالرحمن کے ساتھ کہ اُنکے بہت قریب ہین وقت عصر کے مشرف باسلام ظاہری ہوے
آگے روزگار پیشہ تھے اب علم کی تحصیل مین مشغول ہین شیخ عبدالکریم نوجوان صاحب ہمت آگے
انکا نام تھا سندول متوطن پایل شیخ عبدالرحمن کے چچیرے بھائی ہین جب انکو کفر اور اسلام اچھا
لگا پردے مین مسلمان ہوے ایک دفعہ سرسری لودھیانہ مین تشریف لائے شیخ عبدالرحمن نے چاہا کہ انکو
مسجد مین نماز پڑھاوین اُنہون نے کہا ابھی میرا ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبدالرحمن نے کہا کہ مغرب
کا وقت ہے کون دیکھیگا نماز تو مسجد مین ادا کرو جب مسجد مین گئے کسی نے ہندؤن سے کہدیا کہ ایک شخص آج
مسلمان ہوا ہے بعضے ہندو مسجد کے دروازہ پر آکر یہ حال پوچھنے لگے ایک دوست نے کہا کہ آج کوئی مسلمان
نہین ہوا اتنے مین میان عبدالکریم صاحب مسجد سے باہر آکر فرمانے لگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
آخر ایکدن ظاہر ہونا تھا سو آج ہی سہی - بعدازان انکا بڑا بھائی ملامت اور نصیحت کرنے کو آیا ٭
؎ حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ ٭ کوئی مجکو یہ تو سمجھاوے کہ سمجھاوینگے کیا ٭ لیکن
انہون نے کچھ خیال نہ کیا - دوسری دفعہ انکا بھائی اور تنسے زیادہ ہندو جمع ہوکر آئے اور انکو پکڑنے

لگے میان محمد حسین خانصاحب کہ بڑے دیندار ہین اکیلے سب ہندؤن سے مقابل ہوے اور بہت دنگہ
اور فساد ہوا اور کوتوالی مین پھر حاکم وقت کے آگے گئے میان عبدالکریم نے دونو جگہ جاکر کہا کہ مین ہندؤن
کے دین کی قباحتین دیکھکر مسلمان ہوا ہون برہمانے اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا فلانے نے یہ کیا
اور فلانے نے یہ چنانچہ حاکم وقت نے چار ہندؤن پر کہ عبدالکریم کا بھائی بھی اُنہین مین تھا دو دو مہینے
کی قید یا دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبدالکریم نے اپنے بھائی کی سفارش کرکے آدھا جرمانہ معاف
کروادیا اور آدھا اپنے پاس سے دیکر اُسکو قید سے چھڑایا **شیخ عبداللہ** نوجوان سہارن پور
مین مسلمان ہوے آگے انکا قوم تھا بنیا ماں اور باپ اور بیوی کو چھوڑکر مسلمان ہوے ۵
دلارامے کہ داری دل در و بند + وگر چشم از ہمہ عالم فرو بند + **خدا بخش** پوربیہ سہارنپور کی جامع مسجد
مین جمعہ کے دن عین وعظ مین آکر مسلمان ہوے چونکہ تلقین اسلام مقدم تھا اسواسطے ایک لحظہ
کے لیئے وعظ بند کیا گیا اور اُنکو اسلام تلقین کیا گیا بیوی اور کُنبے کے لوگون کو چھوڑکر اللہ اور رسول
کی طرف آئے ہین **شیخ احمد** نیک مرد روزگار پیشہ ساکن موضع مچھرا **خدا بخش** مرد صالح متواضع
مہمان نواز ساکن تھانیسر **شیخ محمدی** مع بیوی اور ایک بیٹے کے مسلمان ہوے اور ایک بیٹا
بعد اظہار اسلام کے ہوا پہلے کا نام ہے حافظ کریم بخش اور دوسرے کا حافظ الٰہی بخش دونو صاحب
حافظ قرآن جوان صالح متبع سُنت نیت بخیر اور تجارت پیشہ ہین نام پہلا شیخ محمدی کا گنگارام اور
حافظ کریم بخش کا فقیرا قوم بنیا متوطن سوارہ **عبدالصمد** جوان صالح باپ اور بیوی کو چھوڑکر
مسلمان ہوے پہلا نام خیراتی قوم گدریا ساکن میرٹھ **عبدالحق** چپراسی **عبدالصمد** مؤذن اگے
انکا نام تھا دولت **عبدالصمد** رفیق مولانا اکرام اللہ صاحب پانی پتی کے **عبدالصمد** نوجوان **خدا بخش**
مرد مسکین مسجد نشین طالب علم ساکن ضلع ٹروت **محمد دین** جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ
کے شاگردون مین ہین اور اسوقت میری رفاقت مین ہین آگے انکا نام تھا کا تھا قوم سکھ **عبدالرحمن**
جوان صالح صاف دل بیریا خندہ لب آگے انکا نام تھا ہرکرن قوم برہمن نگاسا کن پرچھت گدھ بیوی اور
اولاد اور تمام قوم کو چھوڑکر مسلمان ہوے **عبدالنور** مؤذن مردنیک اور اُنکا بیٹا عبدالکریم دونو

۱۴۴

۵ لڑکی بیوی بھی ہندو تھا

مسلمان ہوے متوطن ضلع لاڈوہ شیخ عبدالرحمن ساکن میرٹھ قوم کایت عبداللہ ساکن میرٹھ
رحمن بخش ساکن کشن گڈھ مولوی شیخ عبدالرحمان آگے انکا نام تھا پچھی زاین قوم کایت
متوطن شاہجہان آباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیت اور کفر کا بطلان
معلوم کرکے یک لخت مشرف باسلام ظاہر ہوے اور قرآن مجید حفظ کیا اور علم فقہ اور حدیث اور تفسیر
حاصل کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ؕ اور بعضے شخص ایسے
ہین کہ دل سے بصدق تمام ایمان لائے ہین لیکن اب تلک ظاہر مسلمان نہین ہوے اور اکثر انمین
ایسے خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا انکی خوبی کو بیان کرون حق تعالی اپنے فضل سے انکا خاتمہ
بالخیر کرے اور اسلام ظاہری نصیب کرے چنانچہ انکے قدیمی نام بسبب اختصار کے مین نے نہین لکھے
نام اسلام کے جو انکے مقرر ہوگئے ہین یہان لکھتا ہون عبداللہ کھتری انکی بیوی بھی ایمان لاکے
اور دونو حجاب کی حالت مین فوت ہوے کبھی ایسا ہوتا کہ میان عبداللہ کئی مہینے پہلے رمضان
شریف سے ذکا کھانا چھوڑ دیتے تاکہ اس پردے مین رمضان کے روزے رکھے جاوین علی محمد
کھتری اگرچہ حجاب مین رہے لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اسکو جواب خوب
دیتے اسی حال مین انکا انتقال ہوا اور کئی بار مجھکو خواب مین نظر آئے ایک دفعہ مین نے پوچھا کہ
اللہ نے تمسے کیا معاملہ کیا کچھ عذاب تو نہین ہوا بولے کچھ عذاب نہین ہوا مین نے کہا کہ تم تو بڑے شریر تھے
کہنے لگے کہ اللہ تعالی نے بخشدیا عبدالستار کھتری خوب سیرت نیک صورت تیز طبع مرد قابل ہین
امیر علی کھتری مرد قابل خوش اخلاق اور انکے چھوٹے بھائی نام انکا محمد اور امیر علی کی بیوی
بھی مسلمان ہے اور انکو واسطے اظہار اسلام کے تاکید کیا کرتی ہے اور انکے ایک دوست پردے مین
مسلمان تھے فوت ہوگئے انکو مین نے نہین دیکھا ہے لیکن سنا ہے کہ عجیب آدمی تھے عبدالغفار کھتری
عبدالوہاب برہمن محمد اسحق کھتری شیخ احمد برہمن انکی بیوی بھی پردے مین ایماندار ہے
اور ایک دفعہ شیخ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے عبدالسلام فقیر زلا
نجات اللہ کھتری رحمت اللہ کھتری عبدالکریم سود عبدالرحیم بنیا صنعۃ اللہ کھتری ٭

۱۴۵

عبدالرحمن کلاں محمد عثمان کھتری اور اُنکا چھوٹا بھائی غلام قادر کھتری ضیاء الدین
بنیا محمد عمر کھتری عبدالغفور بنیا یہ چھوں صاحب بڑے امیرزادے ہین عبدالعزیز جاٹ
احمد صدیق جاٹ عبدالکریم کھتری عبدالغزیز کھتری اور اُنکے کئی دوست جنکے نام اب
یاد نہین ہین عبداللہ کھتری قربان حسن کھتری عبداللطیف کھتری اور انکے ایک
دوست تھے حباب کی حالت مین دنیا سے گذر گئے نیاز احمد اور کئی یار اُنکے عبداللہ سراوگی
جنکا ذکر پہلے باب کی چھٹی فصل مین ہے عبدالعزیز کھتری درویش محمد برہمن شہاب الدین
کھتری عبدالحمید کھتری محمد صدیق برہمن اور سوائے اُنکے بعضون کے نام مجھکو اسوقت
یاد نہین ہین حق سبحانہ وتعالیٰ ان سب کو دنیا اور عاقبت مین خوش رکھے اور تمام مسلمانون
مردون اور عورتون کو ایمان کے ساتھ جہان سے اُٹھاوے اور عذاب سے بچاوے اور اسیطرح اور کافرون
کو ہدایت کرے اور ہمکو ابدالاباد حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین رکھے اور مدینہ
منورہ مین موت نصیب کرے ؎ نکل جاوے دم تیرے قدمون کے نیچے + یہی دل کی
حسرت یہی آرزو ہے اٰمین ۝ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ حَمْدًا یُوَافِیْ
نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَخْرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ هَادِیْ
الْمُضِلِّیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ
اَصْحَابِہِ الطَّاهِرِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ اب مسلمانون کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ مصنف اور کاتب اور مہتمم مطبع اور پڑھنے سننے والے
بلکہ تمام مؤمنین اور مؤمنات کے حق مین دعائے سلامتی ایمان و عافیت دنیا اور آخرت کی کرین خوش رہو
عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

۵ الٰہی میرا اس کتاب کا ختم کرنا خالصۃً لوجہ کریم قبول ہو اسیطرح ہمارا ختم کرنا شریف پر ہو اب لوجہ امین یا ۱۲

۵ جو مطبع میں ہو سنے اس کتاب کے شروع ۱۲ مطبع باقی ہین جس سے ۱۲ ۱۲ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ سلیم نے کتھا بکھانی راکھا نام سلوئی — دیکھو پنڈت کی باتین ساری کریا کھوئی — کہو یہ کون دھرم ہے

ورودھ رانی مہا بھلونی ارجن جی کی ناری — پانچون پانڈو کو بھوگین اپنی اپنی باری — کہو یہ کون دھرم ہے

سب دیوون مین بڑ مہادیو جٹا سو نکلی گنگا — سب دیو ونکی مورت پوجین اونکا پوجین لنگا — کہو یہ کون دھرم ہے

تالاگ اوپر پانی ڈالین اور جلین چواوین — مردون پل ڈھ مٹوت کرین ترین بھگین چھوواوین — کہو یہ کون دھرم ہے

گوراتا بڑی پتی ستا اون سنگ ایسی کرین — پان پھول اور سبھی جو چاہا بھگ مین انکی بھرین — کہو یہ کون دھرم ہے

جی جی رائن جگ کے سوامی سب کے انتر گیانی — ناری جی اوسل گئی کچھو نیک سندھ نہین جانی — کہو یہ کون دھرم ہے

شش سبھا کے سرجن ہارے من من کے انتر گیانی — جیو جنت کیرے پنسو کی سدا راکھین ستادھ پرانی — کہو یہ کون دھرم ہے

جو سرانتر گیانی ہوتی سیتا سدھ کیون نہین لاکھی — ٹھیک ٹھکانا کہین نجانا جب لگ گن مین بھاکھی — کہو یہ کون دھرم ہے

ہنومان سے کہا رام نے کہین ہیرو تم جاؤ — سیتا گھر سو نکس گئی ہے نیک سدھ لے آؤ — کہو یہ کون دھرم ہے

ہنومان ہیرا دبالا کے سیتا راون ہر لے — مہا جھوٹ کراون سیتی سیتا اوٹی پھرے — کہو یہ کون دھرم ہے

سیتا من اوجھا راون سے پیت نہ رام سو راکھی — راون کی مورت بنوا کر نت واہے کو جھانکی — کہو یہ کون دھرم ہے

پاچھے پچھتاوے چھپین انت کو بات اوکھاڑی — رام کا غیز بھنک پڑی جب سیتا گھر سو کاڑھی — کہو یہ کون دھرم ہے

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کیون پھر ایسا کینا — پاؤ پی ہوے سیتا کے جب رام ڈسوٹا دینا — کہو یہ کون دھرم ہے

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کا ہیکو راون ہرتا — ستونتی سراپی پرت جلگئے سیتا سراپے راون جلتا — کہو یہ کون دھرم ہے

کہو یہ کون دھرم ہے

کشن مراری لت بل کاری ہت جگی گاوین
پرناری پرگرہ ھاری وجھی وہ چھین کے کھاوین

برج کی ناری سکی پیاری اٹھ جسنا نہاوین
جبکے بستر ہرین مور پر چھاوپر چھپ جاوین

ہار بچاری پھرین اگھاڑ جلبین گات کو بورے
کہین نیت کرو مت کلا کھا کو مار توئی چھوڑے

کہا مراری ہوے اگھاڑی جل سے نکس تم آوے
گات اگھاڑا دیکھون تہارا تب ہون بستر پاوے

ہاتھے اوپر مکٹ دھرین اور سبل ہر گن گاوین
آپ ناچین اور اسی نچاوین ایسا راس کراوین

سندر سندر بنی گوپنی رادھے کیجا ناری
بھری سبھا مین چٹ دلین بھاؤ بتاوت سارے

راس کراوین سب مل گھورین بابو لالا کا کا
ایک ہانڈی مین سبکی کرچھی نیک نہ ترہنین لکھا

پرکھا فونکی نچاوین جسمین پڑی گھاٹی ہو
جونار نچانی پڑے ٹھانی تو اپنی نچا نہین جانتی ہو

پہلے پوجین سیس نوا وین سبل ارتی گاوین
پیچھے گھوین رستا وین سب دھرمی کہلاوین

کشن مراری جائے دوارکا ایسا غدر مچایا
جادو بنس مین پوت ڈاکے آپسمین جھج کروایا

بڑی متبلی مین چھپے مرار بھی بھاج جھوجھ سے گئے
ایک ہیرے تیر جو مارا پران بکت ہو گئے

بل بھدر جی پی گوپین کو دوارکا سیتی بھاگے
سب گوین گیلی مین اٹھ بھیل لوٹنے لاگے

کوو بھیل لیے رادھے کیجا کیو لیے رکمن پیارے
کائی لکھی کاست نہ راکھا دھرم بھشٹ کی ساکے

بوڈی انکی پوجن ہارے انکی کیا بیت ہووے
ترلوکی کے ناتھ کی ناری جنکی یہ گت ہووے

جو گنگا جاوین اور نہاوین گانڈ بھی اسمین دھووین
کہو یہ کون دھرم ہے

گانڈ جنہونکی اوتم ٹھیری منہ مدھم کر دینا
مونہہ جنہونکا گانڈ سے مدھم دھر کا انکا جینا

کالی وہ مین کو دی مراری ناگ سے ہاتھ بھی
ناگ ایک پھنکا رجہاری مچھلس کالے ہو گئے

کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو ہوے اچرج یہ آوے
ترلوکی کے ناتھ کا رنگ کیا ناگ کی پھونک سے جاوے

ماں کو پوجین باکو لاوین مہاکرت مین جاوے
پھر وا کے چام کی جپنین نہ پہنا مہاکرت ہین پاوے

جیتے پوجین موت چھوئین دو دو رب بھاگین
ڈھیڈ چماون ہاتھ لکھائین نکا دھاری جین

مسلمان جو گئو نہ پاوے بنیا جان کھسائین
گئو ہتیا تو آپ ہین گئو چاروں نت چاوین

کہو یہ کون دھرم ہے

باڑ ماس دُدھ نکالیں سب بہمن مل کھاویں — دیکھو یہ پنڈت کی باتیں مُس بیکھ کھیاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

گئو ماتا کو کھوٹی لیں چھینٹا آنکھ لگائیں — جو گئو پانی کھ پوروے تو جھوٹا کبھی کھاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

گانڈ گئو کی اوتم ٹھانی مونہہ مدھم کر دینا — چار ہو سو من میں جانے بیٹھ ہندو کا جینا — کہو یہ کون دھرم ہے

ٹھنڈی ناری رام سنواری جل جمنا پر جاویں — جوبن پانی کھولکے گاتی مردوں بیچ نہاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

بہمن آگے پیٹ اگھارے ٹیکا بندی لاویں — روپ دان پنا کے چھپ جوبن دکھلاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

کہے شیخ سلیم سنو بھائی ساد ھو سو ہے اچرج یہ آوے — پورکھ انہوں کے مست کے پینے انکو لاج نہ آوے — کہو یہ کون دھرم ہے

راجہ اندر بسنہر کہیئے بسے بیکنٹھ مجھار — گوتم رکھ کے گئے چھنارے پا بھگن ہزار — کہو یہ کون دھرم ہے

راج کلاج کھوسٹ کوڑ کو پت وان کہلاوے — انکے اوسے کوئی گھوڑے کوئی جوبن بیچ بکاوے — کہو یہ کون دھرم ہے

دانا بانٹی دکھیا کے چھلے چھا کوئی لٹاوے کوئی لوٹے — منگھ جنم کا یہی پھل ہے کوئی کاہو سے ٹوٹے — کہو یہ کون دھرم ہے

پھاگ مہینا رنگ رس بھینا ہندوؤں میں جب آوے — نر ناری کیا بالک بوڑھا سب کے نیت ڈگ جاوے — کہو یہ کون دھرم ہے

کیچڑ گوبر گھولیں ڈالیں آپس میں دھوم مچاویں — نر ناری سب ناچیں لاگیں ایسو پھاگ رچاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

منہ پر اوسے سوکھین بکاویں لاج نہ کاہو کر ہیں — لیئے گلال ہاتھ میں ڈولیں نر ناری کے مکھ پر ملیں — کہو یہ کون دھرم ہے

کاہو کی ناری کوئی رنگ ڈالے کوئی کوئی بھر لیوے — پورکھ کھڑا تماشا دیکھے نیک نہ تر نہیں ڈوے — کہو کیوں دھرم ہے

بکین بکاویں لگی دین کو دین اور ستاویں — بھڑوا بھڑوا کہیں کھاویں نار سنگ دھوم مچاویں — کہو کیوں دھرم ہے

جھانکھاڑیں لنگ کھلاڑیں ساد ھو سنت کہلاویں — نر ناری تہیں میں اگھاڑی نیک نہیں بچاویں — کہو کیوں دھرم ہے

ہات پتا کی کھوپری اپنے ہاتھ کوٹ چھپیت جلاویں — لیکا نور گنگا کو جاویں ایسو تیرتھ نہاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

سور کا کلاپور چنکی کا نت اٹھ نرکھ جو کھاویں — ایسی جنکی ہات پتا سو مکت کہاں سے پاویں — کہو کیوں دھرم ہے

مسلمانو نکو نام دھرائیں ہاڑ ماس کھاویں — یہ ہندو جھوٹ کہاویں نیک نہیں بچاویں — کہو کیوں دھرم ہے

سیکھ سیکھ بیٹھ ہو بیٹھیں پھر آپی پاپ کماویں — اور نکو اپدیش تا ویں آپ نرکھ میں جاویں — کہو کیوں دھرم ہے

ہاتھ اپنے پتھر لاویں جسکا دیو بنا ویں — جھک جھک اسکو سیس نوا ویں لٹا گیان بتاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

گیارس ماس اور اوس چودس پونو نہاویں — اگھی شکر کا تیار کر کے پہلا ہر کے کھاویں — کہو یہ کون دھرم ہے

لیپ پوت کے چوکا دیوین بہت کرین چترائی	اڑ کھی بھوجن پر بیٹھے جھوٹ کہان چترائی		کہو یہ کون دھرم ہے
نو درگا کا پاٹ کرین اور دسوان ہوم رچائین	جیتا بکرا گردن رین ایسو پاپ کماوین		کہو یہ کون دھرم ہے
کیڑے اور پرچھا کرین اور جیتا منس جلاوین	ناہ چلے تو مار جلاوین ایسا ست کرواوین		کہو کیون دھرم ہے
مٹی کی گنگور بناوین ندی اوپر لے جاوین	بہن بھانجی اسکے آگے رستے مین نچواوین		کہو کیون دھرم ہے
راماین بھاگوت مین بھی سو مین ساری گائی	کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو سے نہین ہائی		کہو کیون دھرم ہے

تکملہ تحفۃ الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

بعد حمد و صلوٰۃ کے گذارش یہ ہے کہ ہندوؤن کے دین کی حکایات جو نقل کیجاتی ہین محض واسطے الزام دینے اور سمجھانے انکے نہین نہ کہ ہم اُن سب روایات کو صحیح جانتے ہین بلکہ اکثر روایات اُنمین ایسی ہین کہ از عقل ہین کہ یہ ظن ہوتا ہے کہ مثل حکایات کلیلہ دمنہ کے محض بندش اور بناوٹ ہون بلکہ خود بعض ہنود کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ برہما اور بشن اور مہادیو کوئی شخص نہین ہین بلکہ نام فرضی ہین اسیطرح احتمال ہے کہ سوائے انکے اور نام بھی بعضے فرضی ہون اور بعضے جن اور بعضے انسان ہون اور بعضے اُنمین اچھے لوگ ہون اور بعضے بُرے جیسکہ اُنکی کتابون مین اُنکا فسق و فجور بیان ہے سو اس مقام مین بعضے مضمون کتاب شیو پوران خیر کے نہایت مختصر اور منتخب کرکے لکھے جاتے ہین ترجمہ شیو پوران حصۂ اول مطبوعہ مطبع نول کشور صفحہ ۱۰ جو لوگ برہمنوں کی زمین چھین لیتے ہین اور برہمنون کے قاتل اور شراب خوار اور روزہ رکھ کے توڑ دینے والے ایسے لوگ شیو یعنی مہادیو کا نام لیکر عذاب جہنم سے بری ہو جاتے ہین ایضاً صـ ۱۱ تا صـ ۱۲ نارد (برہما کے بیٹے) نے ہمالہ پر عبادت شروع کی دستور ہے کہ اشخاص زناکار اور تیرہ دل ہمیشہ مثل کوہ کے ڈرا کرتے ہین اندر (بہشت کے اور دیوتون کے بادشاہ) نے کام (یعنی شہوت) کو نارد نے بہکانے کو بھیجا نارد تا بو مین نہ آیا اور اپنی عبادت پر نازان ہو کر اول مہادیو پھر برہما سے اپنی ریاضت کا حال ظاہر کیا اُنہون نے اظہار عبادت سے منع کیا نارد نے نہ مانا اور بشن کے پاس جاکر فخر کرنا شروع کیا بشن نے اُسکی تعریف کرکے اسکو زیادہ مغرور کر دیا بوقت واپسی راہ مین ایک شہر عظیم نظر آیا کہ اُسمین ایک راجہ کی محفل سوئمبر منعقد تھی (سوئمبر اُسکو کہتے ہین کہ راجہ اپنی دختر کے واسطے شوہر مقرر کرنیکو ایک محفل آراستہ

۱۵۰

کرے اور ہر طرف سے راجے جمع ہون تا وہ لڑکی کسیکو پسند کرے) نارد بھی وہان گیا اور راجہ کی لڑکی پر عاشق ہوا اور بشن کا دھیان کرکے خوبصورتی کا سوال کیا تا لڑکی اُسکو پسند کرے بشن کی توجہ سے تمام مہان نارد کا بشن کی مانند اور مونہہ بندر کی مثل ہوا وہان شیو کے دو گن یعنی دیوتے موجود تھے نارد کو کہنے لگے کہ آپ کو بشن جیو نے خوبصورتی عنایت کی ہے آپ راجہ کی بیٹی سوائے آپکے کسیکو کا ہیکو پسند کریگی اور لڑکی نارد کی صورت سے نہایت بیزار اور نارد چار و نطرف سے سر اُٹھاکر لڑکی کو دیکھتا تھا بشن جیو بھی آئے لڑکی نے قبولیت کا ہار بشن کے گلے مین ڈالدیا نارد از خود رفتہ ہوا دو گن بولے کہ ذرا اپنے روئے مبارک تو دیکھیے نارد نے پانی مین مونہہ دیکھا متعجب اور غضبناک ہوکر دو گنون کو دعا دی کہ تم بندر ہو جاؤ اور آپ بشن جیو کے پاس چلا وہ راہ مین ملے اور پوچھا کہ اندو گین کس طرف کو چلے نارد نے کہا تم نہایت دغاباز ہو تمنے کہان دغا باری نہین کی بلکہ مجسم دغا ہو تمنے موہنی روپ ہوکر سپران دت کے ساتھ وقت تقسیم آب حیات کے دغا کی جلندھر کی عورت کے ساتھ دغا کرکے اُسکا ست دھرم چھڑوایا (ایسا بہت کچھ کہکر کہا) جس جسم مین تمنے ہمکو رنج دیا ہے اُسمین تمکو ملیگا اور جنکی مانند ہمارا منہ کیا ہے وہی تمہاری مدد کرینگے (یعنی ہنومان وغیرہ) اور عورت کے واسطے ہماری بیعزتی کرائی لہذا عورت (یعنی سیتا) کی جدائی سے تمام جنگلون مین گھومتے رہوگے (یعنی رام اوتار لیکر) بشن نے نارد کے قدمون پر سر رکھا لیکن نارد نے معاف نہ کیا پھر سداشیو نے نارد کے دل سے اپنی مایا کو کھینچ لیا تو نارد کا حال اور ہوا اور بشن کے قدمون پر گر پڑا (بشن بقول ہندوان خدا کی ذات ہے جسکی ایسی دغابازیان بیان کرتے ہین اور اپنی ایک دغابازی کے سبب نارد کی بددعا سے ہندون کے جعلی خدا نے اپنی بیوی سیتا کے فراق مین کیا کیا رنج و غم نہ اُٹھائے اور ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد کا محتاج ہوا) پھر بشن نے نارد کو سمجھایا کہ سداشیو (یعنی مہادیو) کل مخلوقات کے مالک ہین اُنکے حکم سے برہما خلقت کو موجود کرتے ہین اور ہم بھی اُنکی خدمت کرکے جہان کی پرورش کرتے ہین ہم سب سداشیو کی عبادت سے افضل گنے جاتے ہین آؤ نارد سداشیو کی عبادت کرانے والد برہما کی خدمت مین حاضر ہوکر سداشیو کے تئو نام استفسار کرو برہما شیو کے بڑے بھگت یعنی عابد اور خادم ہین (اس سے معلوم ہوا کہ ہندوؤن کا فرضی خدا بشن خود مشرک یعنی شیو کی عبادت کرنیوالا اور شرک کا حکم دیتا ہے اور برہما

بقول فخر ہنود ابذرمن کے پیغمبر ہے کہ مہادیو کو خالق کل مخلوقات کا جانتا ہے چنانچہ بیان ہوتا ہے) نارد
برہما کے پاس اگر شیو کا حال پوچھنے لگے اور برہما بتانے لگے ص۱۳ کہ سدا شیو تمام جہان کے مالک اور
کل مخلوقات اور برہما اور بشن اور رُدّر کے پیدا کرنے والے ہین ص۱۴ شیو کے پانچ مُنہ ہر مُنہ مین تین آنکھ
ہین (سدیہ پانچ منہ ہونیکا مہابھارت کے اوپر ب مین مذکور ہے کہ سدا اور اسند دونو بھائیون کو عبادت سے
ہٹانے کو حسب التماس دیوتاؤن کے جناب ہری برہما جیونے اُنکو بادشاہت بخشی اور ایک عورت حسین پیدا
کرکے اُنکے پاس بھیجی وہ دونو اُسپر عاشق ہوکر آپسمین لڑکر مقتول ہوے جب وہ عورت جاتی تھی تو
جناب ہری مہادیو جی نے (کہ بقول برہما اور بشن کے برہما اور بشن اور سارے جہان کے خالق اور مالک
ہین) واسطے نظارۂ جمال اُس نازنین کے اپنے مُنہ مین چار منہ اور پیدا کر لیئے تھے اور جدھر وہ جاتی تھی
اُدھر اُسکا نظارۂ جمال فرماتے تھے ۱۲ سوط ص۱۳۱- اور سبب تین آنکھ ہونے کا مہابھارت کے موچھ دھرم
مین یہ لکھا ہے کہ جب مہادیو نے وچھ کا جگت باد کیا وچھ کی بدعا سے مہادیو کی پیشانی کی آنکھ آتشین پیدا
ہوئی ۱۲ سوط ص۱۴۱) شیو پران ص۱۵- سدا شیو نے واسطے عیش خاطر خواہ کے شکت کو پیدا کیا شکت اا شیو
کے جسم سے علیحدہ ہوئی - ایضاً شکت برہما اور بشن کی ما ص۱۶ - اور سدا شیو کی زوجہ ہے - ایضاً سدا شیو نے فرمایا
ایک شخص ماہر جمیع علوم پیدا کرنا چاہیئے کاروبار عالم اُسکو سپرد کرکے آپ عیش و عشرت مین مصروف ہوون
تب جگدمبا (یعنی شکت) نے جانب چپ نگاہ کیا بشن ظاہر ہوا ص۱۷ - بعدہ شیو نے اپنے داہنے بازو سے
مجھکو (یعنی برہما) کو پیدا کرکے کنول مین رکھدیا (اس سے معلوم ہوا کہ برہما کا پیدا کرنیوالا مہادیو اور ہندؤن کے
جملی خدا بشن کی پیدا کرنیوالی مہادیو کی زوجہ ہے) ص۱۸ بشن (ہندؤن کے خدا) جو بحر دریا مین پڑے تھے
ہوش مین آکر میرے پاس آئے مجھنے کہا آپکون ہین فرمایا ہم برہما ہین اکھ نرجن تمہارے والد ہین خوف
نکرو ہماری پناہ مین آؤ ہمارے اوپر کوئی اعلیٰ نہین ہے یہ سنکر مجھنے بہت غصہ ہوکر کہا اے بشن جھوٹ
نہ کہو ایک ذات واحد پر یقین رکھو ہمارا پیدا کرنے والا کوئی نہین (ابھی گذر چکا ہے کہ برہما نے اپنا
اور سبکا خالق شیو یعنی مہادیو کو کہا تھا) بشن نے غضبناک ہوکر کہا ایسی جہالت تمکو زیبا نہین
ہم تمام جہان کو پیدا کرکے پرورش کرتے اور معدوم کرتے ہین جہان ہمارے تابع ہمنے بیدون کو تصنیف

۱۵۲

لہ یعنی سند اور اسند کو ۱۲

لہ برہما یعنی ذات خدا - اکھ نرجن یعنی بیعیب - نرجن یعنی ماورائے ۱۲

کیا اور ہمنے تمکو اپنے ناف کے کنول سے پیدا کیا بہتر ہے کہ ہماری اطاعت مین آؤ (ابھی بیان ہو چکا کہ وشن نے نارد سے کہا کہ مہادیو کل جہان کے مالک اور وشن وغیرہ مہادیو کی عبادت سے افضل گنے جاتے ہین)
ص ۱۹ اہم اور وشن (یعنی ہندو نکا مقرر کیا ہوا خدا اور رسول) خوب لڑے - ایضاً ہم دونو اپنے آپکو خالق کل مخلوق کے سمجھتے رہے - ایضاً یہ کارزار جنگ جاہلانہ ملاحظہ کرکے سداشیو (یعنی مہادیو) مانند شعلۂ سوزان قیامت کے نمودار ہوے ہمنے لڑائی کو موقوف کیا وشن کہنے لگے یہ جلال کہان سے ہے جو کوئی اُسکے آغاز و انجام کو دیکھ آوے وہی مالک کل قرار دیا جاویگا ہمنے بصورت ہنس عالم بالا کو پرواز کیا اور وشن بصورت خوک پاتال کو روانہ ہوے ایکہزار سال تلک تلاش کی مگر آغاز و انجام معلوم نہوا غیب سے آواز آئی کہ عبادت کرو ہمنے عبادت شروع کی ایسا الہام ہوا جسکو سمجھ نہ سکے ہمنے التماس کیا کہ آپ مجسم ہوکر ظاہر ہوا نکار ظاہر ہوا (یعنی لفظ اُون) ہمنے جانا کہ حرف اوّل یعنی اکار (الف مفتوح) اوّل شعلہ لنگ کا ہے اور حرف دوسرا اوکار (الف مضموم) شعلہ لنگ کا وسط یعنی درمیان ہے اور آدھے ماترا شعلہ لنگ کا سر ہے اور بند یعنی نقطہ وہ تمام شعلہ لنگ کا ہے - ایضاً رگ بید لنگ کا جنوبی حصہ ہے - اور مجر بید لنگ کا شمالی حصہ اور شام بید لنگ کا درمیانی حصہ - اور اتھرن بید کا قول ہے کہ سداشیو کچھ نہین کرتے جو ہوتا ہے شکت کی خواہش سے ہوتا ہے (بگمان ہنود بید خدا کا کلام اور برہما پیغمبر ہے سو برہما نے بیدون کی کیا اچھی حقیقت بیان فرمائی کہ تین بید یعنی رگ - مجر شام - لنگ یعنی ذکر کے تین حصے ہین اور اتھرن بید شیو کو معطل محض اور ہر چیز کا وجود شکت کے ارادہ سے بتاتا ہے) ص ۱۲ سداشیو ہنسکر بولے ہمنے تم دونو کو اپنا بھگت (یعنی پوجنے والا) سمجھکر اپنے جیوتر لنگ کو ظاہر کیا جس سے تم دونو نے ہمکو پہچانا (قصہ نزاع برہما اور وشن کا تحفۃ الہند مین مختصر لکھا ہے اور اسی شیو پران مین دوسرے مقام مین اور طرح پر لکھا ہے چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ انکو مرقوم ہوگا ص ۳۹ جم نے اپنے گنون یعنی بھوتون کو حکم دیا کہ تینون جہان مین جو شخص بدن مین بھسم (یعنی راکھ) لگائے یا رودراس (یعنی دانہ تسبیح شیو کے بھگتون کی) پہنے ہوے یا لنگ کو پوجتا یا شیو کا نام لیتا یا تعریف کرتا یا سنتا یا شیو کے مقام کی زیارت کرتا اگر چہ ریا اور دغا کے ساتھ یا مرتے وقت دغا سے شیو کا نام لیا اُن سب کو چھوڑ دینا

اوانکی خدمتگذار شل خلامان کے سمجھا شیو پران کہنڈ ۲ صہ ۵۰ برہما نے کہا اے نارد دل ہمنے دس
لڑکے پیدا کیئے مریچ اتر انگرس پلست پلہ کرت بھرگ بششٹ سرو کہہ وجہہ ترتیب داہن اعضا
سے دل جسم دہان گوش ناف ماتہہ پوست روح خصیہ انگوٹھہ اور سینہ سے دہرم اور پشت سے
ادہرم ہونٹوں سے لالچ ابرو سے غصہ باک یعنی کلام کو بصورت عورت ہمنے اپنے ہونہار سے پیدا کیا
اُسکی صورت دلفریب سے ہم کام (یعنی شہوت) ہم کے دام میں پھنس گئے اور بڑا گناہ کرنا چاہا اسد شیو ظاہر ہوا
اور مجکو بچایا میں خجالت کے ساتھہ شیو کی ثنا کرنے لگا مگر تو بھی طبیعت بے اختیار تھی صداہ نارد سے
لگے اے برہما ہمارے باپ خلقت کے پیدا کرنے والے دیوتوں میں اسطرح آپ سے ایسے فعل کا ظاہر ہونا
تعجب ہے کہا شیو کے مایا کو آفریں ہے وہ مجکو نچاتی ہے ہمنے جبکہ تجہ سے ایک لڑکی پیدا کی ہمارے
دلمیں غرور ہوا اُسوقت شیو نے یہ چلتر ٹھانا یعنی ہمارے دہن سے ایک عورت نہایت خوبصورت پیدا
ہوئی اُسکا نام سندیا کہا گیا تمام عضو اُسکے مناسب لیکن منہ چہرہ کی دمک سے کروڑہا چاند شرمندے
کمان ابرو دو تو پستان بڑی خوبصورت شکم میں تین بل ناف گہری کمر پتلی سرین مثل کیلے کے ران ۱۵۴
مدور وغیرہ ہندوؤں کے پیشوائے اعلی انکو خدا کا رسول جانتے ہیں اپنے فرزند نارد کے پاس اپنی
صاحبزادی سندیا کے حسن کی کیا تعریف کر رہے ہیں میں نے مختصر کر کے لکھا ہے) ۵۲ دفعتاً ایک
شخص نیک تن (یعنی کام) ظاہر ہوا بہت حسین معہ زیور جواہرات کے ہتیار بند اور ہم سے کہا اے برہما
ہمارے باپ ہمارا نام اور کام بتلا دیجئے ہمنے جواب دیا کہ تیرے ظاہر ہوتے وقت سب کے دل اور بدن حیران
ہونگے اِس سے تمہارا نام من متھہ (یعنی دل کا حیران کرنیوالا) رکھا گیا اور کام اور بدن وغیرہ بہت تمہارے
نام ہون گے تمہارے قابو میں تمام خلقت رہیگی تم بھی اولاد پیدا کرو گے اسد شیو نے (یعنی شہوت) اور رودر (یعنی غصہ) بھی تیری اختیار
میں رہینگے (برہما کے قول سے ثابت ہوا کہ ہندوؤں کے خدا اور پیغمبر شہوت کے قابو میں ہیں) کام اپنے
دلمیں سوچا کہ جو بروان لینے انعام مجکو برہما نے دیا ہے اب اُس کا امتحان کرون اور سندیا میری
لڑکی کو میرے نزدیک کھڑی دیکھکر میرے جسم میں موہنی تیر مارا اور بعدہ میرے لڑکون کو مار کر بیہوش
کر دیا اور سندیا کے بدن میں بھی ایسا تیر مارا کہ اسپر شہوت نے غلبہ کیا اور بانکی ترچھی اور سخت نگاہ سے

دیکھنے لگے ہمنے چاہا کہ اُس کو پکڑ لیویں اور مریچ وغیرہ (یعنی برہما کے بیٹے) یہی ہر طرح نظر حسرت سے
سندھیا کو دیکھنے لگے ۔ ۵۳ شیو اُس موقع پر ظاہر ہوئے غضبناک ہو کر کہا ای برہما تو نے خود اپنی
لڑکی سے شہوت کرنا چاہا ہمنے جہان مین بہت شہوت پرست ملاحظہ فرمایا مگر تینون جہان مین ایسا
گناہ کرنیوالا ایک بھی نہین تم کو لعنت ہے لعنت اور تمہاری عقل اور پیدا خوانی پر لعنت ہے ایسا گناہ نہ کسی نے
کیا نہ کرے گا اسی طرح شیو نے میری بہت مذمت کی اور میرے لڑکون کی جانب بہت خوفناک صورت سے
دیکھا اور فرمایا تمہارے دھرم پر لعنت ہو برہما کے لڑکے ہو کر بید خوان بھی ہوئے اور ایسے بے اختیار ہوئے
لعنت ہے لعنت ہے تم ایسی خراب راہ چلنے والون پر ہزار لعنت ہے (راقم حروف نے بہت مختصر کر کے کہا ہے
شیو جی نے بہت کچھ فرمایا اب ہندوؤن کو بھی لازم ہے کہ برہما کی بابعادی پر لعنت بھیجین اور جس مذہب
مین شرک اور غیر خدا کی پرستش کرنا ہے بھی صدہا وجہ بد تر ہے عین دین اور مذہب ہو ایسے مذہب کو
چھوڑ دین برہما کہ بقول ہندوؤن کے خود فاسق اور مشرک ہے اُس کی متابعت چھوڑ دین اور رسول عربی صلی اللہ
علیہ وسلم کہ نہایت متقی اور موحد ہین اُنکی متابعت اختیار کرین جنہون نے زنا اور قمار وغیرہ کبائر کو حرام فرمایا ۱۵۵
اور شراب کو نجاست ذاتی بتایا کیا اتنا ہی گوارا نہ فرمایا کہ کوئی امتی اُنکو سجدہ تعظیمی کرے یا یوں کہے کہ جو
خدا اور رسول چاہے وہی ہو بلکہ فرمایا کہ جو اللہ وحدہ چاہے وہی ہو اور جناب مہادیو صاحب جنکے
خدائی پر برہما ایمان رکھتا ہے اور برہما کو بُرے کام پر ملامت فرماتے ہین اُن کے حالات شریفہ
بھی کچھ تحفۃ الہند میں اور کچھ اُسکے حاشیہ پر بیان ہو چکے ہیں اور کچھ انشاء اللہ تعالیٰ یہان
ہونگے عجیب شان رکھتے ہین کہ ایک عورت جنی کے نطفہ جمال کو چار منہ اور پیدا کئے اور ایک
عورت حسین پر ملے اور اُس کو بچڑا اور نسل ہوئے چنانچہ تحفۃ الہند کے حاشیہ پر مذکور ہو چکا اور
برہمنون کی عورتون مین لنگ برہنہ کر کے اُن کو اپنے بدن سے لپٹایا اور جابجا اپنے لنگ کی عبادت کا
حکم دیا اور بسبب طلب کرنے راجہ دچھ کے اُنکو جگ مین دچھ کو اور بہت منیشرون اور دیوتون کو
قتل اور مجروح کیا اور سسرال کی عورتون سے مدد کھائی اور غنیمت جانا اور سوے اسکے انشاء اللہ تعالیٰ
بیان ہوتا ہے اور لشن اور کشن اور دوسرے صاحب کس کس کی زندگی بیان کرون ان کی ایک ایک ٹھکر نرالا صنم

اور اعجاز محمدی اور تیغ فقیر اور لنڈۃ الہند اور خلعۃ الہنود اور سب سے بڑھکر سوط الجبار اور ظفر مبین کو دیکھنا چاہئے) صہ ۵۵ برہما نے کہا اے نارد تمنے مجھ کو بلاکر کہا کہ شیو نے مجھ کو بڑی لعنت ملامت کرکے میرا کچھ بھی پاس و لحاظ نکیا کچھ ایسی تدبیر کرو کہ شیو بھی بیاہ کرین اور تمہاری بھی فضیحت شیو نے کی ہے صہ ۵۶ - اگر ہمکو وشن ایسا کہتے اور لعنت کرتے تو بُرا نہ معلوم ہوتا شیو نے ہمارے لڑکے ہوکر ہمپر لعنت کی اور تمکو بھی کچھ خیال بھائی کا نکر کے جو چاہا سو کہا جبتک کہ شیو بیاہ نہین کرتے ہمارا رنج دور نہ ہوگا ایسی کون عورت ہے جسپر شیو فریفتہ ہوکر شادی کرین اور وہ شیو کی تمام ہوشیاری کو ضایع کردے پھر ہم کام کے پاس گئے اور کہا کہ اپنا اقبال دکھلاؤ اور شیو کو اپنے قابو مین کرو تمہاری بزرگی مشتہر ہوگی اور نیکنامی پاؤگے اچھے لڑکے رضاجوئی والدین کو مقدم سمجھتے ہین - یہ سُنکر کام اپنی فوج کو طیار کرکے شیو کے پاس چلا اور اسکے سامان سے سب لوگ اپنے دھرم کو بھول گئے اور شیو کے گن بھی محفوظ نہے لیکن شیو پر کام کی کچھ نہ چلی واپس آیا ۵۸ مجھکو کمال رنج ہوا اور اندیشہ مین جمع اکٹھا کرکے اُسنے بہت قسم کے گُن پیدا ہوے ہاتھون مین ہتیار بعضے شیر کی مانند بعضون کا منہ ہاتھی کا بعضون کا خرس لوزنہ اسپ وغیرہ کا اِس فوج بے تعداد کو کام کے ساتھ کرکے پھر شیو کی طرف بھیجا - کام پھر بھی ناامید واپس آیا - ۵۹ ہم کامیابی سے محروم ہوکر اندوہگین ہوئے اور مدت تک اسی فکر مین غرق رہے ہمنے وشن کے قدمون مین دل لگایا وشن جیو نے سب ہمارا حال سُنکر کہا کہ اے برہما جہالت جانے دو نہین تو یون کرو کہ تم اور دچھ شیو کی بہت عبادت کرو دچھ کی لڑکی شیو سے بیاہی جاویگی اسطور تمہارا کام ہوگا (جس بھلے مانس کو دیکھیے شرک ہی کا حکم کرتا ہے اور اچھی تدبیر بتائی کہ دچھ برہما کا بیٹا اِس انتقام کے لئے اپنی بیٹی مہادیو کو دے ہمت عالی تو اِس کام کا نام ہے) صہ ۶۰ ہمنے جگدمبا (یعنی دیوی) کے دھیان مین دل لگایا جگدمبا ظاہر ہوئی نہایت حسن مین (چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار) مین سربسجود تسلیم کرکے (یعنی پکا مشرک ہوکے) حمد پڑھنے لگا بھوانی (یعنی دیوی) نے فرمایا کہ مانگو مانگو مینے کہا کہ شیو نے مجھے ناحق بُرا کہا اور لعنت ملامت کی آپ اوتار لیکر قابو مین کرو فرمایا تمنے ہمکو دھوکا دیکر ہمسے کیا طلب کرتے ہو (جگدمبا بقول اتھرن بید کے

خالق کل شئی کی ہے دھوکا کھا گئی) اگر میں تمکو یہ بردان نہین دیتی تو بید کا طریقہ ترک ہوتا ہے (بید کا طریقہ
وہان ملحوظ نہوا کہ غصہ مین جل مری چنانچہ بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد دیوی مراقبہ مین ہوئی
اُس درگاہ بے نیاز (یعنی شیو) سے اجازت ہوئی کہ برہما جو طلب کرتے ہین وہی دو اور اوتار لو ہم تمکو
بڑی محبت سے قبول کرینگے اور برہما کو ایسا موہ مین ماخوذ کرینگے جس سے اُسکا غرور جاتا رہیگا (یعنی دوسرا
جناب شیوجی کی بیوی کے قدم مبارک جہانی پر عاشق ہوکر بے اختیار مُنزل ہوگا چنانچہ مذکور ہوگا ایسی
تدبیر جناب مہادیو صاحب ہی کی ہمت ہے) پھر دیوی نے کہا کہ ہم دچھ پرجاپت کی لڑکی ہونگے اور شیو
(ہندوؤن کے خدا) ہمپر فریفتہ ہوکر ہمارا بیاہ کرینگے برہما نے کہا کہ دچھ پرجاپت ہمارے حکم کے مطابق
گرمی مین آتش تپا اور شدت سرما مین پانی کے اندر بیٹھکر شیو کی بندگی مین مصروف ہا (ہندوؤن کے پیشوا و
اعلیٰ سری برہما جیو کا اندر من جنکو غیر جانتا ہے اپنا غصہ نکالنے کے واسطے اپنے بیٹے دچھ کو غیر خدا کی
عبادت کی اجازت دیتے ہین) جگدمبا ظاہر ہوئی دچھ نے سجدہ اور بہت حمد کیا جگدمبا نے
فرمایا جو خواہش ہو طلب کرو دچھ نے کہا آپ ہماری لڑکی ہوکر ہر یعنی مہادیو کے دلکو تسخیر کیجیے علاوہ
اسکے جو مین نے موکھش (یعنی مکت اور نجات) کو ترک کرکے یہ بردان مانگا سو یہ بات سراسر تعمیل حکم والا ہے
(کیا خوش نصیب عابد جو اپنی نجات کو ترک کرکے واسطے انتقام کے نفسانیت ہے اظہار بغض کے لیے ایسی
حاجت طلب کرے کہ وہ بقول برہما کے اُسکے خالق اور مالک و معبود کی رسوائی ہے یعنی شیو کو ذلیل
کرنا) اور کیا اچھا معبود کہ ایسے کام کا حکم دے سبحان اللہ کتنا فرق ہے کفر اور اسلام مین ہمارا معبود
جل شانہ فرماتا ہے بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى یعنی تم دنیا کی زندگانی اختیار کرتے ہو اور آخرت بہتر ہے اور رہنے
والی ہے یہی مضمون ہے بیچ پہلی کتابون کے صحیفہ ابراہیم اور موسیٰ کے مین) جگدمبا نے فرمایا کہ اچھا یہی ہوگا
دچھ نے بیرنی بیٹی بیر پرجاپت کی سے نکاح کیا ۶۲ جگدمبا نے اوتار لیا ۶۳ ہمنے نام لڑکی کا
ستی رکھا روز بروز بڑھنے لگے اور ہر روز شیو کے گیت گایا کرتے اور ہر وقت شیو کا دھیان کیا کرتی
آخر کھیلتے کھیلتے کچھ بالغ ہوئی (اسکے بعد بیان نکاح ستی کا مہادیو کے ساتھ ہے اور وقت

۱۵۷

۶۲ بیرنی بیٹی ہوا

۶۳ یہ بیان بھی جگدمبا کے اوتار سے پہلا ہوا ۱۲

نکاح کے بلاحظہ جمال ستی کے برہما جیو کو ازال ہوجانا یہ مذکور تحفۃ الہند کے حاشیہ پر بیان ہو چکا ہے
ص۶۰ اور گایان (یعنی سیٹھنا) سنکر سب برات والے خوش ہوتے تھے اُسوقت اُس مقام پر کوئی بجیدہ
نہاں ص۶۱ جب شیو مجھسے راضی ہوے اور میرا لطفہ زمین پر پچھتا ہوا دیکھا کہنے لگے اے برہما یہ لطفہ بہت جلال
کے ساتھ نظر آتا ہے اسکو ضایع نکرنا چاہیئے اور اسوقت میری آنکھوں سے اشک جاری تھے اور وہ
اُس کی دو دو تہا چار میگہ یعنی بارش کرنے والے اس لطفہ سے ظاہر ہوں گے اُسوقت میگھہ پیدا ہو گئے
اور گرج گرج کر برسنے لگے (برہما کی منی کا عرق یوتاؤن پر خوب سا) ص۶۲ ستی کے ساتھہ شیو بیاہ کر کے
کیلاس بن رونق افروز ہوئے ص۶۳ ایک روز وچہہ پرچاپت (برہما دیو کے خسر) ہمراجش قرار دیا دیوتے
مع عورتوں کے تشریف لائے اور شیو رونق افروز ہوئے اُس وقت وچہہ مجلس میں حاضر ہوئے اُن کو دیکھکر سب نے
پرنام (یعنی سلام) سر جھکا کر کیا ص۶۴ لیکن وچہہ کا شیو نے پرنام نہیں کیا وچہہ کے شیو کو بہت سخت
و سست کہا خود بدولت کو کیلاس پر تشریف لیگئے ص۶۵ وچہہ تمام سامان جمع کر کے جگ کرنا چاہا
بمقام کنکہل تمام دیوتا و برہمن موجود ہوے ص۶۶ ستی نے جگ کا حال سنکر سدا شیو کے پاس گئی
کہنے لگی کہ آپ کو معلوم نہیں وچہہ نے جگ شروع کیا ہے واجب ہے کہ آپ چل کر وچہہ کے جگ کو پاک
کریں کہنے لگی تمہارے باپ وچہہ نے ہم کو نوید نہیں بھیجی اور عداوت سے ہماری بیعزتی کی ہے بدون طلب
کے جانا موجب بیعزتی اور ناخوشی کا ہے ستی کہنے لگی اگر آپ اجازت دیوین تو مین جا کر اُس کے
حسن خلق یا کج خلقی کو ملاحظہ کرون شیو جی نے ستی کو اجازت جانیکی دیکر ہزار گن ہمراہ کیئے ستی وچہہ کے
جگہ مین گئی مگر کسی نے بات تک نہ پوچھی (قصہ کوتاہ بعد گفتگوئے و مناظرۂ طویل ستی نے کہا ص۶۷
یہ جسم میرا جو تم سے پیدا ہوا ہے اسکو ترک کرون گی تاکہ میرا درد رفع ہو ایسا کہکر آتش کو پیدا کیا ہوا کو حکم
ظاہر کیا ایسی آگ سے ہوئے پاک سے اپنے تن بیگناہ کو جلا دیا ص۶۸ جو گن کہ دروازہ پر مقیم تہی اپنی
ہلاکت پر آمادہ ہو کر اپنے ہاتہ سے اپنے کو ستی کے ہمراہ ہلاک کرنا قرار دیا کسی نے اپنے سر کسی نے
اور عضو کو کاٹ کر اس طرح بیس ہزار ستی کے جل جانے کے مقام پر قربان ہو کر خودکشی کیا ف
مہابہارت پرب ۱۲ فصل ۱۲ ہرم مین لکھا ہے کہ خود را از دست خود کشتہ او جاہل مرخی ست بیچ جا او را

۱ بغیر برہما کا نظر کرنی کو جبکہ زائل ہوا تہا ۱۲

۲ وچہہ برہما کا بیٹا تہا دیو کا خسر ۱۲

۳ گن یعنی دیوتے جو شیو کے ساتھ آئے تھے ۱۲

۱۵۸

۴ مہابہارت جون شیو سب برہمانون بین اشرف ہے چنانچہ صفحہ ۱۳۶ سطر ۱۸ اس کتاب یکے ۱۲ ۱۲ ۱۲

راہ نیست اور جاہل اپنکہ اتھرن مین ہے بعضے اپنے تئین غرق کرتے ہین بعضے آگ مین جل جاتے
ہین بعضے برف مین اپنے تئین گلاتے ہین براہمن نجات کی نہین اور سکندپوران کے دہیا ۳۸
مین ہے آنہاکہ ازدست خود ہلاک شدند لایق عقوبت دوزخ اندو در دوزخ افتادہ باشند ۱۲ اسوط باب ۲
قصہ ۲ پس بموجب حکم بید و پوران سنی مہادیو کے زوجہ کہ بقول اتھرن بید کے خالق کل شی کی ہے اور
بیس ہزار دیوتے شیو کے کہ قاتل نفس ہوے جاہل اور دوزخی ہین اور نارد نے بموجب بید کے ان
دوزخیون کا قصاص جنہون نے اپنے آپکو آپ ہی مار ڈالا درخواست کیا اور جناب مہادیو صاحب غریب پرور عادل
زمان نے بموجب بید کے اُنکے قصاص مین دیوتاؤن اور رکھیشرون بگناہون کو قتل کیا (چنانچہ
آگے آتا ہے) نارد نے شیو کی خدمت مین حاضر ہوکر جو کچھ ہوا تھا بیان کردیا اور بید کے بموجب اس کا
قصاص چاہا شیو غضبناک ہوے اور اپنے دونون ہونٹھون کو دانتون سے کاٹنے لگے (حاکم عادل
منصف کو انصاف کرنیکے وقت ایسا ہی غصہ کرنا چاہیئے) اور ایک جٹا اپنے سر سے اکھاڑ کر پہاڑ پر مارا ایک آواز
مہیب نکلی تینون جہان کانپ اُٹھے اُس جٹا کے دو ٹکڑے ہوگئے جڑ کی طرف سے بیر بہدر پیدا ہوئے ۱۵۹
۶۶ بیر بہدر نے اپنے بالون اور بہت گن اپنے جیسے پیدا کیئے (بیر بہدر بھی خالق ہوا) اور دوسرے ٹکڑے
جٹا کی سے کالکا ظاہر ہوئی اُس کے ہمراہ بہوت پریت وغیرہ کروڑہا کروڑ ظاہر ہوکر کودنے لگے
اور شیو کے غصہ سے جو دم آتے تھے سو قسم کی خرابیان کرنیوالے پیدا ہوئے (شیو جی نے اس قدر
بہوت پریت پیدا کیئے اور اپنی زوجہ کو زندہ نہ کرسکے اور مدت دراز تک اُس کے فراق مین بیتاب رہے پہنچا
بیان ہوتا ہے) بیر بہدر نے عرض کیا کہ حکم دیجے جو کرین فرمایا کہ کنکھل مین مہ چہ غرور کے ساتھ
جگ کرتا رہا اُنہے ہمسے دشمنی کرکے ہم کو نہین بلایا ستی اُسکے گہ گئی اُسنے برا بہلا کہا اور جگ مین
ہم کو حصہ نہ دیا اور کسی نے ستی کی کچھ خاطر نہ کی ستی جل گئی کسی نے منع نہ کیا تم جاکر جگ کو خراب کرڈالو
اور وچہ کا سر کاٹ کر کہیہ خیال کسی طرح کا نہ کرو تاکہ ہمارے بہگتون کا قول راست ہو (یعنی سبب قتل وچہ
وغیرہ کا اور خراب کرنے جگ کا یہی ہے کہ مہادیو کو جگ مین نہ بلایا اور حصہ نہ دیا اور ستی کی خاطر داری
نہ کی اور جلنے سے منع نہ کیا اور تاکہ مہادیو کے بہگتون کا قول راست ہو) اس کے بعد ۹۷ سے ۱۰۶

تک یہ بیان ہے کہ وہ بھوت پریت اور کالی وغیرہ گئے اور دیوتون اور رکھیشورون وغیرہ کو خوب قتل اور زخمی اور مضروب کیا بعضون کو آگ مین جلایا اور وشنو (یعنی ہندؤن کا خدا) وغیرہ حمائتی جگ کے سب مغلوب ہوے اور جگ کو خراب کیا اور جگ آہو کی صورت فرار ہوا - یہ بھدر نے اسکو پکڑ قتل کیا اور اُسکا سر کُنڈ مین ڈالدیا (اسکے بعد مذکور ہے) کہ رہا بشن وغیرہ نے شیو کی خوشامد کرکے دچھ کی خطا معاف کرائی اور دچھ کو زندہ کرایا اور ازسرنو جگ کو درست کرایا (لیکن زوجہ شریفہ کو زندہ نہ کرسکے اور مہا بھارت کی فصل موچھ دھرم مین ہے) کہ جب مہادیو نے دچھ کا جگ دور کیا دچھ کی بددعا سے مہادیو کی پیشانی پر چشم آتشین ظاہر ہوئی ۱۲ سو صا ۱۴ ص - ۱۱۴ - ایسی حمد سنکر سدا شیو خوش ہوے اور ہنسکر فرمایا کہ ہم کچھ غصہ نہین کرتے سیکو خوشی دیتے ہین جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے (دیکھو اس چھوٹ کو کہ غصہ نہین کرتے ابھی مذکور ہوچکا ہے کہ غصہ مین آکر ہونٹون کو چاہتے تھے محض اپنے غصہ سے اتنی مخلوق کو مقتول اور مجروح کیا اور پھر ہنستے ہین اور کچھ پرواہ نہین کہتے کیون نہو بھولا[1] مہیش اور بھولا ناتھ اُنکا لقب ہے ؎ مجھے

قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل + لگا کہنے کسکا یہ تازہ لہو ہے + کسی نے کہا جسکا وہ سر پڑا ہے + کہا کیا میری بھول جانے کی خو ہے ص - ۱۹ - اُسوقت کچھ شیو کا غصہ فرو ہوا مگر ستی کی مہاجرت نہایت ناگوار ہوئی گنگا کے کنارہ جہان ستی نے جسم ترک کیا تھا زمین[2] پر پڑا ہوا ملاحظہ فرمایا اور بیخود ہوگئے مدت کے بعد ہوش مین آئے پھر بیہوش ہوگئے پھر ہوش مین آئے تو اپنے کو نہایت بدقسمت سمجھ کر بے اختیار ہائے ہائے کرکے بڑے زور سے گریہ وزاری کرنے لگے کمال بیصبری اور ناطاقتی کو ظاہر کیا کہنے لگے اے محبوب روح اٹھو مین بدون تمہارے نہایت بیچین ہون ہم وہ نگاہ ترچھی تمہاری نظارہ کے ساتھ نہین دیکھتے اُٹھو اُٹھو ہمسے کیون نہین بولتی ہو یہ کہہ کر تمام جسم کو چھاتی سے لگایا اور بار بار اُس تن مُردہ کو لپٹا کر بوسہ لیا اور گریہ کیا اور ستی کے ہونٹون سے اپنے ہونٹھ لگا کر اور چھاتی سے چھاتی ملا کر بار بار لپٹ کر غایت محبت سے بیہوش ہوے کچھ دنون کے بعد ہوش مین آکر غمگین ستی کے جسم کو اپنے جسم سے لپٹائے ہوے ہر چہار طرف دوڑتے تھے ص - ۱۲ تمام ملکون مین اور سونے کی زمین تک دورہ کیا پھر دیومدی کے کنارہ تنہا بہت بلند آواز سے زاری کی جہان ہاشک سے

[1] بھولا یعنی سادہ لوح اور مہیش اصل مین لفظ ہی ایشر یعنی خداوند جہان ۱۲

[2] زوجہ شیو ۱۲

گرے وہان سرو در تیرتھ ہوگیا جس مقام مین ستی کا کوئی عضو گرا وہ پرستش گاہ ہوگیا جو باقی عضو رہ گئے
اُنکا کرباکرم کیا اور ہڈیان جمع کرکے اُنکی مالا بنا کر گلے مین ڈالی اور چتا کی بھسم بدن پر لگائی دیوکوٹ
پہاڑ پرستی کے دونو پیرون سے مہا بھاگا دیوی ظاہر ہوئی - اوٹ یان ملک مین ستی کے دونو
سُرین سے کاتیانی دیوی ظاہر ہوئی ہمسے اور بشن سے دیوی پوجی گئی - اور کام سیل پہاڑ
پر مقام مخصوص کے گرنے سے کچھپا دیوی ظاہر ہوئی وہ بھی ہم لوگون کے ہاتھون سے پوجی گئی
صہ ۱۳۱ - اور ستی کے انش سے پورن سیل پر پورن شیوری بھوانی قایم ہوئی اور جلندھر پہاڑ پر
ستی کی پستان گر پڑی جس سے چنڈی دیوی مشہور ہوئی اسیطرح ہر ایک عضو سے بہت
دیویان ظاہر ہوئین وہان سب جگہ شیو کے لنگ قائم ہوے اور ہمنے اور بشن اور سب دیوتاؤن
وغیرہ نے انکی پوجا کرکے پرنام کیا) ذکر کی پوجا کرکے سب مشرک اور بیحیا ہوے) صہ ۱۳۲ برہما نے
کہا اے نارد جس روز سے ستی نے اپنے جسم کو ترک کیا تھا شیو حیران و پریشان ہر چہار سمت
پھرا کئے اور برہنہ تمام بدن مین خاکستر ملی جٹا سر پر سر ہون کی مالا گردن مین سانپون کے
کنڈل اور ہار اور لنگوٹ باندھکر پہاڑ کی کھڈرا مین بیٹھ گئے ایک روز تن عریان برہنہ بدن دارک بن
تشریف لیگئے ننگے بدن کو دیکھکر مُن (عابد) لوگونکی عورتین نہایت پُر شہوت ہوکر شیو کو لپٹ گئین
منیشر (عابد) یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ اے جاہل جہنمی بے ایمان عاصی یہ کیا بدفعلی کرتا ہے تو نے
بید کے برخلاف طریقۂ نیک کو ترک کیا چونکہ تُمنے ہمارا دھرم خراب کیا اس سے تمہارا لنگ زمین
پر گر پڑے - یہی کہتے ہوے شیو کا لنگ زمین پر گر پڑا اور تحت الثریٰ کو چلا گیا - شیو بدون
لنگ کے ہوکر کمال شرمندہ ہوے - صہ ۱۳۱ - اپنے روپ کو کمال خوفناک بنایا لنگ کے گرنے
سے بڑی بڑی آفتین نازل ہوئین تینون جہان کانپ اُٹھے پہاڑ جلنے لگے دن مین ستارہ
آسمان سے گرنے لگے منیشر اور دیوتے بشن کو ساتھ لیکر شیو کے پاس گئے اور کہا کہ مہربانی کرو اور
لنگ کو پھر اختیار کرو - شیو نے شرمندہ ہوکر فرمایا صہ ۱۳۲ ہمنے خود یہ چاہا تھا چنانچہ فرعون نے
کہا تھا کہ میرے اقبال سے دریا پھٹ گیا ہے) اور بدون عورت ہمکو کیا ضرور ہے کہ پھر لنگ کو

دھارن کرین سکدا اسی حالت مین فرحت سے دیوتاؤن نے کہا ستی جی نے پہر ہمالچل (نام پہاڑ)
بھسم ہین لگا
کے یہان جنم لیا ہے وہ آپ کی عبادت کرکے پہر تمہاری عورت ہونگی شیو نے کہا اگر تم سب ہمارے
لنگ کی پرستش کرو تو ہم پہر از سر نو لنگ کو دھارن کرین - (بشن خدائے ہنود) اور ہم سب نے کہا کہ ہم
آپ کے لنگ کی پرستش کرینگے اس قول مقال مین شیو غائب ہوے ہم سب پاتال کے نیچے جاکر اسی لنگ
اولین کی پرستش کی اول بشن بعدہ ہم (یعنی برہما) بعدہ اندر علی ہذا القیاس سب دیوتاؤن اور غیرون نے ترتیب
وار پوجا کرکے اور بڑے بڑے جشن ہوئے اسیوقت شیو اپنے لنگ سے فوراً ظاہر ہوے اور
ہنسکر فرمایا ہم تمہاری اس پرستش سے بہت خوش ہوئے اب بردان (یعنی انعام) مانگو سبہون نے
عرض کہ تمہین جہان کو آرام دیکر اپنے لنگ کو دھارن کرو اور سکدیو رہو اور آپکی بھگت (یعنی عبادت)
کرنے رہین فرمایا کہ یہی ہوگا اور اپنے لنگ کو دھارن کرلیا اور بشن اور برہمنے عمدہ ہیرا لیکر شل
لنگ کے ایک اچھی مورت بنائی اور قایم کیا اور کہا کہ یہ مورت ہات کیش کی جو پوجا کرے گا اُس کو
نام اُس مورت کا ۱۲
دنیا اور عقبیٰ دونون جہان مین نجات حاصل ہوگی (دنیا مین سکھ پرستی اور عقبیٰ مین جہنم)
علاوہ اسکے اور لنگ شیو کے قایم کرکے بڑی خوشی کے ساتھ پوجا کی ۱۳ سے ۴۰ تک
گرجا (یعنی گورجا ہمالچل کی بیٹی) کو بالغ دیکھکر اسکی نکاح کا ہمالچل نے سوچا برہما بشن سورج
چاند جم راج اندر تمام دیوتے حاضر ہوے اور گورجا کو سنگار کرکے حاضر کیا اور دیوتون کے
نزدیک کرکے اور انکی تعریف کرکے ترغیب دیجاتے ہے کہ کسکو پسند کرتی ہے حالانکہ گورجا سب
کی ماما اور شیو کی شکتی مشہور ہے اور سب جانتے ہے کہ وہ ہمالچل کے گہر پیدا ہوئی ہے اسکے
ساتھ سب نے بیاہ کرنا چاہا اُن کی عقل زائل ہوئی اور اُن کی بزرگی مین فرق آیا (یعنی دیدہ و دانستہ
ماسے نکاح کرنا چاہا) گورجا نے کسیکو منظور نکیا شیو کے گلے مین مالا ڈالدی ۴۱ و ۴۲ اشیو
بصورت ضعیف کہن سال ایک بوڑہا بیل سمیت سے لاکر سارنگی ڈور بجاتے انکا یکہ بیان سے کہتے
روانہ ہوکر ہمالچل کے شہر کے نزدیک باغ مین فروکش ہوئے ہمالچل کے لوگ اور گورجا کے مصاحب
عورتین برات کی تلاش مین نکل کر شیو سے برات کا حال پوچھا شیو نے کہا کہ ہم شوہر

۱ دیکھ دیوتا دیوؤ کو جم لیا تا دل کو بلسنہ کرے
۲ شکتی کہ نوی مہینی قوت اور طاقت ہے ۱۲
۳ نام کو پدر گورجا زن بہا دیوی

ہیں تمام عورتوں نے یہ بات سنکر شیو کو پکڑ کر زمین پر گھسیٹ اور بہت لات گھونسوں سے مار پیٹ
کی اور ناخنوں اور چٹکیوں سے بدن مبارک کاٹ ڈالا اور بیل کو لاٹھی مار کر بھگایا اور ساتھ کے لوگوں کو
مارا شیو نے کہا واہ واہ سسرال میں ایسی مار کھانا غنیمت ہے آخر لڑکوں کی خطا و اسطے جھولی سے
طرح طرح کے زیور نکال کر عورتوں کے پیچھے لگائے انکے کاٹنے سے عورتوں کے بدن آماس
کر گئے (ایسی حکایات غلط اور اپنے معبودوں کے ایسے حالات سنکر ہندو خوش ہوتے اور ہنہ ہنہ اور
دہن دہن بولتے ہیں شرم نہیں کرتے ف چنانچہ ستی اور شیو کے نکاح کے وقت برہما کی منی گر پڑی
تھی ایسے گوجا کے نکاح میں ہوا ۲۰۴ کھنڈ ۴ شیو پوران گوجا کا ایک انگوٹھا بوجہ ہٹ جانے
کپڑے کے ہماری (یعنی برہما کی) نظر میں پڑا اپنے نظر شہوت سے معائنہ کیا (کام (یعنی منی) زمین پر گر پڑا
اُس سے بیشمار صورتیں جٹا دھاری پیدا ہوئیں اور ہماری حمد کرنے لگیں شیو نے غصہ سے
ترسول اُٹھایا دیوتا وغیرہ نے عاجزی کی شیو خوشنود ہوئے اور اُن سب کو آفتاب کا خادم کر دیا
ایضاً ۲۰۲ برہما نے کہا اے نارد بعد فراغت جمیع رسمیات کے شیو گوجا کو خلوتخانۂ خاص میں ۱۶۳
عورات لیگئیں اور عمدہ پلنگ پر بٹھایا اور ترچھی نگاہ اور بانکی نظروں سے سب عورتیں دیکھنے لگیں
تمام دیوتوں کی عورتیں شیو کے نزدیک تشریف لیگئیں ساوتری ہماری عورت جھٹولی ستی بھیمی
وشن کی عورت لکشمی رہما کی عورت کچھ دکھیچ کی عورت اہلیا گوتم کی عورت ارندھتی سواہا۔
روہنی چھت ست روپا سنگھاورت اوت یہ سولہ عورتیں جہان کی (اعلیٰ ہذا القیاس) دیوتوں
کی لڑکیاں چاروں طرف سے گھیر بیٹھیں ستی نے کہا اے دیوتوں کے دیوتا تمنے جان کے
برابر عورت پائی اپنی پیاری عورت کے مُنہ کو دیکھو بھیمی نے کہا کہ اے دیوتوں کے دیوتا سب
شرم و حیا دور کر کے اپنی پیاری کو جہانی سے لگا لو جس کے بدون زندگانی تمہاری وبال ہو گئی
تھی اب اُس کے ساتھ خوب عیش و آرام کرو ساوتری نے فرمایا کہ تم بہو جن کر کے اپنی پیاری کو بہو جن
کرا کر بان کہلاؤ اپنی عورت کو پا کر خوش رہو تم تو بڑے شہوت پرست ہو جانہوی نے کہا کہ اے
شہوت پرست عیاش بازار سے عمدہ شانہ خرید کر کے اپنے پیاری کے بالوں کو درست کیا کرو

اسمین بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے آدت نے کہا کہ اے شہوت پرست گورجا کو عیش سے رکھو اور
نہایت پیار کرو سنجی نے کہا کہ اے شیو تمام رشکون کے سرتاج و شہوت پرست جسکے واسطے تم بہت فکر
اُسکے جسم کو لیے ہوے ہر چہار سمت پھرے ہو اور شرم و حیا دور کر کے بھشم کو تن بدن مین لگائے پھرے
ہو اب گورجا سے بخوبی وصال و ملاقات کرو لوپا مدری نے کہا کہ اچھے اطعمۂ لذیذ کھا کر عمدہ خلوتخانہ مین
پان کو چبا چبا کر سونے کے طریقہ کو اختیار کرو ارندھتی نے فرمایا جنسے تمکو گورجا سے ملا دیا گو یہ بات
مینا (گورجا کی ماں) کو ناپسند تھی اب خوب ملاقات کیجئے - آہلیا نے کہا کہ ضعیفی کو ترک کر کے
تمنے جوانی کو اختیار کیا اور بڑی تدبیر سے عورت پائی تمکو مبارک ہو - تلسی نے فرمایا کہ تمنے تو عورت
کی محبت بالکل ترک کر کے کام کو جلا دیا تھا اور بڑے فقیر تارک الدنیا و شہوت بنگئے تھے پھر تمنے کسواسطے
ارندھتی کو سکھلا کر بھیجا واہ واہ - سواہا نے کہا کہ عورت کے کلام سُنکر شرمندہ نہوا اگر وہ کوئی گستاخی و نازو
کرشمہ کی باتین کہے اُسکو برا نجاننا کیونکہ یہی طریقہ ہے روہنی نے کہا کہ تم تو کام شاستر مین بڑے واقف
اپنی عورت کے ساتھ رہکر اپنے مقصد دلی حاصل کرو اور عورتون کے دریاے شہوت کو شناوری کر کے عبور کرو ۱۶۴
بسندھرا نے کہا کہ تم سب جانتے ہو عورت کی دلکی خواہش سمجھکر اُسکی آرزو پوری کرو تاکہ وصال
سے ہجرت کا رنج دور ہو جاوے ست روپا نے کہا کہ بھوکا بدون کھانیکے سیر و آسودہ نہین ہوتا اس امر
پوشیدہ کو جانکر پیاری کے ساتھ بھوگ کرو (یہ عورتین بقول ہندؤن کے جہان کی ماتا ہندؤن کے
معبود کے ساتھ کیسا اچھا کلام کر رہی ہین) ایضاً کھنڈ ۴ ص ۲۱۷ برہما نے فرمایا کہ بشن اور رہم اور سب دیوتے
کیلاس (پہاڑ) پر گئے شیو ہم سب کی آواز سنکر گورجا کو چھوڑ کر باہر تشریف لائے ص ۲۱۹ دیوتون نے التماس
کیا کہ عیش و آرام کو ترک کر کے دیوتون کے کام کو انجام فرمائے فرمایا کہ اچھا ہمارا تیرج یعنی نطفہ روانہ
ہوتا ہے جسکو قدرت ہو قبول کر کے اور تیرج زمین پر ڈالدیا آگ نے بموجب اشارہ بشن کے کبوتر ہو کر نطفہ
کو منقار سے نکال لیا جبکہ شیو کو واپس جانے مین دیر لگی گورجا تشریف لائی اور غیظ و غضب سے
لب بدندان ہو کر کہا کہ اے دیوتو تم سب مطلب کے یار ہو تمنے اپنے مطلب کے واسطے ہمکو رنج کر دیا -
(چنانچہ آگے ذکر آتا ہے) شیو کو اپنے پاس بٹھا رکھا چونکہ تم ہمارے عیش و آرام کے مخل ہوے

تمہاری عورات حقمہ یعنی بانجھ ہوجاوینگی آگ سے کہا تمنے شیو کا نطفہ کھالیا تم سب چیز کھایا کروگی
تکو کمال تکلیف ہیگی صہ ۲۱۹ شیو اور پاربتی (یعنی گورجا) محلہ ارکو چلے گئے دیوتا وغیرہ تمام حاملہ ہوگئے
جب بہت مدت حمد اور عاجزی کی شیو ہنس پڑے اور فرمایا کہ فوراً ہماری منی منہ کی راہ نکال دو بمو
تعمیل حکم کی منی کا انبار برنگ طلا مثل پہاڑ کے آسمان تک ہوگیا اور آگ کو حکم دیا کہ ہماری منی اپنے
رحم مین رہنے دے اُسنے صبر کیا ندو نے کہا اے آگ ماگھ کے مہینے کی آگ کے تاپنے والی عورتون
کے جسم مین اس جلال کو تقسیم کردو رکھیشرون کی عورتین دریا کے کنارے اشنان کو آئین صہ ۲۲۰
جاڑے نے اُنکو تکلیف دی آگ جلتی دیکھکر تاپنے لگین اُسوقت منی ذرہ ذرہ نکلکر ہر بُن موسے عورتین
کے جسم مین جانے لگی سب عورتین حاملہ ہوگئین یہ دیکھکر رکھیشر ایسے غصہ ہوے کہ وہ عورات
اُڑنے لگین آخر اُس منی کو گنگا مین ڈالدیا گنگا لرزان ہوکر بہنے سے تھم گئی اور منی کا جلال گوارا
نہ کرکے بڑا شور کیا اور منی کو موج سے کنارہ پر ڈالدیا واہ سری مہادیو جی اور واہ اُنکا لنگ اور واہ
اُنکی منی اور واہ اُنکی زوجہ شریفہ برہما اور بشن اور سب دیوتونکی ماتا اور واہ اُنکے پوجن ہارے مرد اور عورت ۱۶۵
حیا مند اور واہ اُنکا دین اور دھرم) اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام آنز مین اسکند ہوا اور
اُسکے ہاتھ سے تارک دیپ مقتول ہوا صہ ۲۴۱ و ۲۴۲ شیو گورجا کے ساتھ کوہ کیلاس مین عیش
فرمانے لگے دیوتا ہمارے پاس آئے اور ہم سب کو لیکے بشن کے پاس آئے اور کہہ سُنایا کہ شیو
ایکہزار سال ملکی سے (یعنی برہما کے ۱۲) عیش مین مصروف ہین معلوم نہین کہ ایسی مباشرت وعیاشی سے کیسا لڑکا
پیدا ہوگا بشن نے فرمایا یہ تدبیر کرنی چاہیے کہ شیو کی منی کو زمین پر گرا لو گورجا سے کوئی لڑکا
ہونے پاوے ورنہ تمام جہان کو جلا دیوگا بعدہ ہم اپنے گھر گئے اور دیوتون نے شیو کے دروازے
پر جاکر بڑا شور کیا شیو باہر آئے فرمانے لگے کہ ہمنے تمہاری خواہش کو سمجھ لیا تمنے ناحق ہمارے
عیش کو خراب و منغص کرکے مباشرت مین خلل انداز ہوے یہ نہایت خراب کام ہوا ہے
ہماری منی سر سے نیچے کو آتی ہے اُسکو تم مین سے کون لے سکتا ہے یہ کہکر اپنی منی کو زمین
پر ڈالدیا آگ نے بصورت کبوتر کے منی کو چگ لیا اور پہاڑ پر پھینک دیا پہاڑ لرزہ مین آیا اسطرح

اسکندید اہوا جسکی کیفیت اول بیان ہوئی اُسوقت شیو نے دیوتون سے کہا کہ جلد یہاں سے جاؤ
ایسا نہ ہو کہ گورجا معلوم کرکے غضبناک ہو دیوتون نے فرار اختیار کیا گورجا تشریف لاکر غیظ میں ہوئی اور
دیوتون کو بددعا دی آنکھین سرخ گریان کثرت غم سے زمین کو کہودتی تھی شیو نے گورجا کو آغوش مین
اٹھالیا اور بڑی خوشامد کی کہ اسقدر کسواسطے ناراض ہوئین مین محض بیگناہ ہون اگر نادانستہ کوئی قصور
ہوگیا ہو امید معافی کی ہے بدون تمہارے گویا ہم بلا اعضو کے ہین بدون تمہاری شیرین کلام کے
مجکو آرام نہین تینون جہان کے تمام کام سب تمہارے اختیار مین ہین (اپنے کام اور نفع کا اختیار
نہین چنانچہ بیان ہوتا ہے) گورجا نے کہا تم نہین جانتے جو دکھ مجھکو ہے جہان مین کسی عورت کو
بدون لڑکے کے خوشی نہین ہے اور نہ لاولدی کے برابر کوئی رنج ہے افسوس ہے
کہ آپ کی مانند شوہر پاکر پھر بھی مین لاولد رہی اسواسطے کیوقت مجکو راحت دلی حاصل نہین ہوتی
دیوتون نے یہ کام کرکے اسقدر رنج دیا ہے کہ نوبت عفیم ہونے کی پہونچگئی یہ کہکر گورجا نے
بہت گریہ وزاری کی شیو نے گورجا کو چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ ہم ایسی تدبیر بتلاتے ہین جس سے ۱۶۶
تینون جہان مین تمام کام دستیاب ہوسکتے ہین ہم اور تم اور برہما سب اُس کے اختیار مین
ہین گنپت (یعنی گنیش) تم ایکسال تک اُنکے برت (یعنی روزہ) کو کرو اندھیری ماگھہ کی چوتھ کو
وہ برت کیا جاتا ہے یہ برت تمام برتون کا راجہ ہے جسطرح منتروں مین پرنو ہمارے بھگتون مین لشن
(سندون کا خدا) ندیون مین گنگا دیوبون مین تم پرانون مین مہابھارت انتہی مختصر ۲۴۳ گنیش
پوجا کی ترکیب مہادیو جی کی تبلائی ہوئی مذکور ہے ۲۴۴ بعد ختم برت کے شیو ایک عمدہ صندل کے
جنگل مین گورجا کے ساتھہ عیش و عشرت مین مشغول ہوئے - وہان گنپت (یعنی گنیش) بصورت برہمان
آئے اور کہا ہم سات روز کے بھوکے ہین اُن کو کھانا کھلایا دعا دی کہ تم کو خلاف اور دن کے
ایسا لڑکا ملے جو رحم سے پیدا نہ ہو یہ کہکر غائب ہوا اور بسلسلہ شہرت مین جہان شیو کی منی پڑی ہوئی تھی نہایت
خوبصورتی سے ظاہر ہوا شیو اور گورجا کمال متعجب ہوئے اور برہمن کی تلاش مین لگے الہام ہوا کہ وہ
برہمن خود گنپت تھے تمہارے برت سے خوشنود ہوئے اور مانند لڑکے کے تمہاری بستر پر

پڑے ہین ۲۴۹ ۲ - ایکدن شیو نے بڑی انجمن جشن کی آراستہ کی رقص و سرود ہوا اس مجلس مین
سینچر (یعنی زحل) آیا گورجا نے سینچر سے کہا کیا وجہ کہ تم نصف پیشانی جھکا کر دیکھتے ہو ۲۵۰ کہا ایک
دفعہ میری عورت راجہ چترتسھہ کی بیٹی بعد غسل حیض کے مجھ سے خواہان مباشرت ہوئی مینے شیو کے دھیان کو چھوڑا
اور اسکی طرف متوجہ نہ ہوا اُس نے مجکو بد دعا دی اور کہا کہ تم پاپی ہوگے دھرتی مین جاؤگے
اور جسکو اچھی طرح دیکھوگے وہ مع بیخ و بنیاد جل جاوے گا اُسدن سے مین نے کسی چیز کو
آنکھ بھر کے نہین دیکھا گورجا نے قہقہہ مارا اور کہا کہ تم ہمارے لڑکے کو دیکھو سینچر نے ایک
گوشۂ چشم راست سے دیکھا لڑکے کا سر اڑ گیا پر بھی بانگ و آہ ہوئی اور سینچر کو بُرا بھلا کہا اور لڑکے کا
جسم چھاتی سے لگا کمال غم والم کیا زمین پر گر کر بیہوش ہوگئی ۲۵۱ تمام عورات اور شیو اور دیوتے
رونے لگے (قصہ کوتاہ) بشن بموجب حکم شیو کے دریاے بہکت بہدرا کے کنارہ جنگل کے
اندر ایک سوتے ہوے ہاتھی کا سر کاٹ کر پر لگا دیا فیل مادہ بیدار ہوا اپنے بچہ کو بیدار کیا ۱۶۷
اور ماتم کر کے بشن (خدائے سنہود) کو ہر طرف سے گھیر لیا ۲۵۲ بشن (منصف زمان) نے
ایک سر اور اُس کے سر سے لگا کر اُس کو زندہ کیا اور گورجا کے پاس جاکر وہ سر دیدیا گورجا نے
تدبیر سے جوڑ دیا اور دود بلا کر لڑا بیشمار کیا ۲۵۳ برہما نے کہا دوسرے طریقہ بھی دلالت گیت
کی ہے ایک روز گورجا کے مصاحبون نے کہا شیو کے گن (یعنی دیوتے تابعدار) بیشمار ہین
تمھارے ایک بھی نہین بعد مدت گورجا نے اپنے جسم سے میل نکال کر ایک صورت تیار کی اور گنپت
نام لیکر زندہ کیا اور فرمایا تم ہمارے دربانی مین مقیم رہو گنپت ہاتھ مین ڈنڈا لیکر اچھے دروازہ کے بیٹھے
گورجا بعد اسطے غسل کے بیٹھی شیو آپہونچے چاہا کہ اندر جاوین گنپت نے منع کیا ۲۵۵ شیو اس کو جھڑک
کر اندر چلے گنپت نے ڈنڈا مارا اور کہا کون شیو اور کہان رہتے ہو بعد سوال و جواب کے گنپت نے
پھر ڈنڈا مارا اور شیو کے گنون لڑے گنپت مین بہت تکرار ہوا گورجا نے اندر سے کہلا بھیجا کہ شیو اندر
آنے پاوے شیو نے گنون کو حکم لڑائی کا دیا ۲۵۶ جنگ عظیم ہوا اندر جم راج بشن (خدائے سنہود)
وغیرہ دیوتے پہنچے گنپت پر کوئی غالب نہ ہوسکا ۲۵۷ - آخر بشن نے گنپت کا سر کاٹا گورجا سنکر نہایت غم کرکے

۴ گنپت کی پیدائش کا بیان

بیہوش ہوئی اور اپنے جسم سے سوشکت (یعنی دیوی) پیدا کی اور فرمایا جسقدر دیوتا موجود ہین سبکو ناؤں
کرڈالو ص ۲۵۹ - اُنہون نے دیوتون کو کھانا شروع کیا رسری مہادیوجی اور اُنکی زوجہ شریفہ مین کیا اچھا
نکما جہاد ہوا اور ناحق دیوتے مقتول ہوے) سب دیوتانے التماس کیا کہ ہم گنہگار ہین تم معاف کرو فرمایا کہ
ہمارا ڈر کا زندہ ہوجاے اور سب دیوتون سے پہلے اُسکی پرستش ہوا کرے (سوشکت پیدا کئے ایک گنپت کو زندہ کیا)
شیونے گنپت کے جسم کو دھویا اور فرمایا کہ اُتر طرف جاکر جو جاندار پہلے ملے (بے قصور) اُسکا سر کاٹ کر
اس جسم مین جوڑ دو چنانچہ بشن روانہ ہوے ایک ہاتھی کا سر لائے (آگے قصہ بدستور ہے) اور یہ قصہ تخفۃ الہند
مین بہت مختصر ہے ف سری برہما جیجنکو ہندو رسول یا خدا جانتے ہین اُنسے پوچھنا چاہیے کہ
گنپت کے تولد کا قصہ کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط یا کئی گنپت ہوے ہین اور شرک کے تو آپ اور مہادیو
اور بشن جیو ہدایت ہی فرمایا کرتے ہو اور خود غیر خدا کی پرستش کرتے ہو اور اورون سے اپنی پرستش
کرواتے ہو اسکا مرمین کیا گذارش کرون اور تقوی اور طہارت اور راستی اور صلاح تو نصیب اعدا ہے) شیو
کہان پانچوان کھنڈ ص ۲۶۳ و ۲۶۴ برہما نے کہا تارک دیت مقتول کے تین لڑکے ہزار سال ریاضت شاق ۱۶۸
ہماری عبادت کرکے ہمسے انکا کہ ایک شہر آباد ہو جسمین تمہاری مورت قائم ہو اور ہم تینون کے واسطے تر پور
یعنی تین شہر جدا جدا بفاصلہ ہزار ہزار کوس کے طیار ہون اور جو شخص ایک بان (یعنی تیر) سے تینون پور کو نابود
کرے وہی ہمکو قتل کرے سو دیتے ہمارے حکم سے تینون شہر طیار کردیے اُسمین وہ تینون) اور فوج بیشمار
آباد ہوئی اور نہایت آسودگی اور صلاحیت سے گزرتی تھی اور حکم تھا کہ اگر کوئی شیو کی پرستش نکریگا قتل
کیا جاویگا اور بجز طریقہ بیدو پوران کے کوئی بات ہونے نہین پاتی تھی (اچھا طریقہ بیدو پوران کا ہے جو شرک
نکرے قتل کیا جاے صلاحیت اسیکا نام ہے) ان تینون کے جلال سے دیوتون کے بدن مین آگ کی سی
سوزش پیدا ہوئی اور ہمسے حال عرض کیا ہمنے کہا ص ۲۶۵ کہ ہم تم شیو کی پناہ مین چلین چنانچہ شیو کی خدمت
مین حاضر ہوے شیونے فرمایا تر پور ہمارے بھگت ہین ہمکو واجب نہین کہ اپنے بھگتون کو لگاڑ ڈالین تم بشن
کی خدمت مین عرض کرو تمام دیوتا مع ہمارے بشن کے پاس حاضر ہوے ص ۲۶۶ بشن نے مطابق بید شاستر کے جواب
دیا کہ قدیم سے شیو کی پرستش دھرم و صواب ہے (غیر خدا کی پرستش خصوص لنگ کی پرستش مین حکم بید و شاستر

اور بشن کا ہے) پس اُس مقام پر پہنچ اور دکھ کو دخل نہ کیسکی گنجایش دیوتون نے پھر کچھ عرض کیا بعد ازاں
وبل کے بشن نے ایک کوڑ پارتھی لنگ (یعنی مٹی کے ذکر) مٹی سے بنا کر موتمام دیوتاؤنکے اُنکی پرستش کی ص۲۶۶
شیو کی خوشی سے بیشمار بھوتونکی فوج ظاہر ہوئی اور بموجب حکم بشن کے تڑپ کو گئی مگر شیو کے جلترسے شہر مین
جاتے ہی جل گئے بشن سنکر غضبناک ہوے اور خیال کیا کہ شیو کے بھگت سے یہ دیت قتل سے بری ہوگئے
ہین شیو کی پرستش کی وجہ سے دیت مرد و عورت کیا گیا گناہ نہین کرتے مگر اُنکو کچھ گناہ مؤثر نہین ہوتا
(بقول برہما اور بشن جیو کے شرک یعنی غیر خدا کی پرستش کرنی ایسی بدولت ہے کہ اُسکے سبب سے سب گناہ
معاف ہین اور بموجب حکم دین اسلام کے شرک وہ بلا ہے کہ اُسکے ساتھ کوئی عبادت قبول نہین ہوتی)
بشن نے کہا ہم کوئی ایسی تدبیر کرین جس سے اُنکا دھرم نابود ہو جاوے اُسوقت خود شیو اُنکو معدوم کرینگے (یہ
باعوا کہ بشن نے بھی ایسی ہی تدبیر بتائی تھی) دیوتے گھرون کو گئے بشن نے بعد پرستش شیو کے اپنے جسم سے
ایک شخص پیدا کیا سر منڈا میلے اور ناپاک کپڑے پیرون سے ننگا بر قعہ سے منہ چھپائے دھرم کہتا ہوا بشن نے ایک کتاب
تصنیف کی کہ سراپا ریاکاری اور فریب سے مرتب تھی اور اُسمین سارے امر خلاف شریعت بیان تھے ص۲۶۹ کہا ۶۹
تم تر پُر مین جاکر سبکو یہ کتاب پڑھاو کہ اُنکا دھرم خراب ہو جاوے وہ سر منڈا مع چیلون کے روانہ ہوا اور سبھون کو
چیلا کر کے اُنکا دھرم خراب کیا آئے نارد شیو کی لیلا سے تم بھی اُسکے چیلے ہو گئے اور تمام خورد و کلان تر پُر
کے اُسکے چیلے ہوے اور دھرم خراب کیا ص۲۶۹ منڈے نے جاکر کہا ہمارا مذہب سب مذہبون سے
اعلیٰ جسکو نارد نے قبول کیا اور اُس مذہب کے عقائد یہ تھے کہ جہان کا خالق کوئی نہین رہا ہے جس
وخاشاک تک سب برابر روح خدا ہے کوئی مالک جہان کا نہین دوزخ اور بہشت سب اس جہان
مین بہشت خوشی دوزخ مفلسی وغیرہ ص۲۷۰ مرد و عورت بدمذہب خود مختار ہو گئے جسنے جسکے ساتھ چاہا
مباشرت کیا (یہ سب برہما اور بشن اور نارد اور مہادیو کی مہربانی سے ہوا) ص۲۷۲ شیو خوشنود ہو کر اور دیوتون
پر غضبناک ہو کر اپنے بان کو چھوڑ دیا جو تمام دیوتاؤنکو خاک نیستی مین سُلا دیا مگر جو باقی رہے تھے اُنہون
نے اُن سب کو ایک چشمۂ آب حیات مین جو وہان موجود تھا چھوڑ دیا سب زندہ ہو گئے اور دھمکانے
لگے مین اور بشن بموجب حکم شیو کے بھیڑے کی صورت بنکر وہان پہنچے اور سب سے بہتر سب آبحیات کو پی لیا

سہ ۴۲۹۲ بموجب حکم شیو کے کاریگرون کے سردار شیو کے بہلبان نبتو کرمان نے رتھہ طیار کیا
جس کا دہنا پہیا آفتاب اور بایان ماہتاب ایک پہیہ بڑا اور ایک چھوٹا ایسی بے انتظامی سے جارون سمت گمان
ہنود کلام خدا) اس رتھہ کے گھوڑے برہما بہلبان بشن مہراور ہماچل کمان ہوا شیو (ہندون کے بڑے مہما
نے گنپت کی پوجا کرکے رتھہ پر چڑھکر تیر مارا جس سے تینون شہر جلکر خاکستر ہوگئے اور تمام دیت (یعنی
اُن تینون شہرون کے رہنے والے کہ سب فاسق اور مرتد اور بے ایمان مرے تھے) مکت (یعنی نجات
پاکر شیو کے گنون مین داخل ہوے سہ ۴۲۹۴ برہما نے کہا کہ گورجا کے حکم سے بشن (خدائے ہنود)
بصورت تپسی ایک چیلہ ساتھہ لے جالندہر کے ملک مین جاکر برندا جالندہر کی عورت پہلواری مین گئے
برندا نے رات کو خواب پریشان دیکھے سہ ۴۲۹۵ و ۴۲۹۶ صبح پہلواری مین آئے تپسی کی گردن مین دونون
ہاتھہ ڈال لپٹ کر حفاظت چاہی تپسی (مکار) بہت غصہ ہوا دونون راکھس بھاگ گئے برندا نے
شوہر کا حال پوچھا بشن نے ہنسکر اوپر کو دیکھا دو بندر موجود ہوئے اور باشارۂ ابرو تپسی کے
غایب ہوئے اور ایک پل مین پہر انکے ہاتھہ مین جلندہر کا جسم و سر موجود تھا لاکر کہدیا برندا نے بعد غسل
اور غشی کے عرض کیا کہ میرے شوہر کو زندہ کرو بشن نے سر کو جسم سے جوڑ کر آپ غایب کرکے اُن جسم مین
داخل ہوئے (یہ جسم اور سر بموجب نقل شیو پران کے محض بناوٹی تھا اور جالندر ابھی زندہ تھا کہ اس
کے بعد شیو کے ہاتھ سے مقتول ہوا) اور بشن نے برندا کو گلے لگایا برندا نے کچھہ نہ جانا بڑی
خوشی کے ساتھہ مباشرت کی بہت دفعہ تک نوبت مجامعت کی پہنچی جب بشن نے اپنا جسم اصلی
اختیار کیا نیز بہت غصہ ہوئی اور کہا کہ دونون راکھس تمہاری عورت کو بہکا لے جاوین گے اور دونو
بندر تمھارے مددگار رہون گے یہ کہکر ستی ہوگئی بشن اُسکی خوبصورتی اور ملاحت کی یاد مین مضطر
ہوگئے اور اُسکی راکھہ اپنے بدن پر لگاکر وہان ہی مقیم ہوے دیوتا وغیرہ نے آکر سمجھایا کہ تم کو
پرائی عورت کے ساتھہ ایسا کرنا واجب نہا چلو اپنی رہنست مین عیش کرو جو گناہ تقدیر سے واقع
ہوا ہے شیو کی مہربانی سے دور ہوجاوے گا بشن نے کسیکو جواب تک نہ دیا سہ ۴۲۹۹ دیوتون
نے حسب الحکم مہادیو گورجا (زوجۂ مہادیو) کی حمد شروع کیا آسمان مین ایک حلقۂ آتشین نظر آیا

۱۷۰

لہ عبارت اردو ست کہ ترجمہ کرکے فوائد ۱۲

ع یعنی مول ۱۲

اُس سے الہام ہوا کہ ہمنے تین روپ سے اُتار لیا ہے (گوجا (مہادیو کی زوجہ) لچھمی (وشن کی زوجہ)
سرستی (برہما کی بیٹی) تم اُنکی پناہ مین جاؤ دیوتون نے ویسا کیا تینون دیوتون نے تین تخم دیکر فرمایا
کہ وشن جہان بیٹھے وہان کاشت کرو ویسا ہی کیا گیا تین پُوٹیان پیدا ہوئین (ماتری مالتی تلسی
ماتری ہماری عورت ہے ماتری لچھمی سے مالتی گوجا سے تلسی یہ تینون مانند عورتون کے ظاہر
ہوکر ۳۰۰ برندا سے زیادہ حسین کھڑی ہوئین وشن مغلوب شہوت ہوکر کھڑے ہوے ماتری
اور تلسی نے ترچھی نگاہ سے وشن کی طرف دیکھا اور مالتی بسبب داغ سوکن ہونے کے بخیدہ
ہوئی اور وشن ماتری (برہما کی جورو) اور تلسی (مہادیو کی جورو) پر فریفتہ ہوکر اُنکو ساتھ لیے بہشت مین
داخل ہوگئے (وشن کہ بقول ہندؤن کے چھوٹے خدا ہین حسب فیصلہ شیو کے کہ بقول اُن کے بڑے
خدا ہین شیو اور برہما کی جورو کو لے اُڑے) ف تحفۃ الہند مین یہ قصہ نہایت مختصر لکھا ہے اور
بروایت مختلف نقل کیا ہے ص۲۹۶ جالندہر نے ایک گوجا بنائی اور کہا کہ اسی سے شیو اپنی
عورت کو دیکھیگا ہمکو ہم پکڑ لائے دیکھکر شیو (معبود ہنود) تمام عقل اور دانش کو بھول گئے ص۲۹۷
شیو غضبناک ہوکر بڑے خوفناک ہوگئے اور جگر کو جھوڑ جالندہر کا سر جُدا کر دیا ص۳۰۰ پہلے شیو نے
وشن کو گئو لوگ (یعنی گائیون کے عالم) مین لگایا تھا لیکن جو اوتار وشن نے لیا اُسکا نام کرشن ہوا
اور لچھمن نے اپنا اوتار لیا وہی رادھا کے نام سے مشہور ہوئی رادھا ایک کرشن کی زوجہ تھی یا
آشنا تھی ص۳۰۰ رادھا نے کرشن کو دیکھکر کہا کہ کہان آتا ہے زناکار شہوت پرست برائی عورتون
سے آشنائی لگانے والے یہان سے دور ہو شیو پران حصہ دوم ص۲۵ کھنڈ ۷ ادھیائے ۲ انام
دیوتاؤن وغیرہ نے برہما سے پوچھا کہ پرم برہم (یعنی خدا) عیبون سے منزہ لازوال تمام دنیا کا
مالک خالق کون ہے برہما نے کہا ایسی ذات تو ہماری ہے اس گفتگو مین وشن ظاہر ہوئے
ص۶۶ بوجہ غصہ دیوتون وغیرہ سے کہا دیکھو برہما کی جہالت کو اے برہما تم ہماری ناف کے کنول
سے پیدا ہوئے تم ہمارے حکم سے خلقت کو طیار کرتے ہو ہم پرم پرماتما (یعنی خدا) ہین
دیکھنا چاہیے کہ ہندوؤن کے دو پیشوا اے اسلئے کہ جنکا فسق و فجور اُن کی کتابون سے ظاہر ہو یہ گمان غلط اندرمن

کے ایک خدا اور ایک پیمبر ہے کسطرح دعوی خدائی کا کرتے اور خدائی مین جھگڑتے ہین) آخر یہ بات قرار پائی کہ بید جسکو پرم برمہ (یعنی خدا) کہتے ہین وہی پرم برمہ جانا جاوے اور بید وکا فیصلہ قطعی سمجھا جاوے برہما اور بشن نے بید کو بلاکر گواہی طلب کیا بیدون نے فرمایا کہ چونکہ تمنے ہمارے اوپر اپنا کا فیصلہ منحصر کیا تو ہم راست راست کہینگے چنانچہ چارون بید کے مختلف کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ تینون گن سے بترجسکا جوگی دھیان کرتے ہین جس سے تینون جہان ظاہر ہوتے ہین جسکو سنت لوگ پرم برمہ بیان کرتے ہین جو مکت دینے والا ہے وہ ذات سدا شیو کی ہے ص ۲۷ دونو دیوتے قہقہہ مار کر کہنے لگے کہ جوگیون کا مالک بدصورت بدداغ جٹادار کھنے والا زہر کھانے والا برہنہ بدن بیل پر چڑھنے والا جسکا زیور سانپ مسان کی خاکستر بدن کو ملکر بھوتونکی صحبت مین رہتا وہ پرم برمہ کیونکر ہوسکتا ہے (بید کو حکم قبول کیا تھا اور پھر نامانا) ص ۲۸ - اسی عرصہ مین ایک شعلہ پیدا ہوا اُسکے درمیان سے ایک جسم حسین پیدا ہوا برہما نے کہا تم وہی ہو جو ہماری بھوں سے پیدا ہوے ہو تمہارے رونے کی وجہ سے ہمنے تمہارا نام رُودر رکھا ہماری سرناکت (یعنی پناہ) مین آؤ برہما کا غرور ملاحظہ کرکے شیو نے بڑا غصہ کیا اور ایک شخص کو پیدا کیا اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ ہمارا نام اور کام کہو شیو نے کہا تمہارا نام کال راج اور بھیرون ہے بھیرون خوش ہوے اور سوچنے لگے کہ برہما نے پانچون منہ سے شیو کی مذمت کرکے اُنکو لڑنا بتایا ہے وہی پانچون سر کاٹ ڈالون اور بائین انگلی کے ناخن سے برہما کا سر کاٹ لیا شیو نے فرمایا اے بھیرون برہمن کیسا ہی خراب ہوگیا ہو مگر قتل کرنا اُسکا بڑا عذاب ہے تمکو بوجہ کاٹنے سر برہما کے برہم دکھ لگ گیا ہے اُسکو دور کرو اور کاپال برت اختیار کرو سر کو ہاتھ مین لیئے ہوے گدائی کرتے پھرو - ۷۰ واں کھنڈ، برہما نے کہا کہ اگلے کلپ یعنی زمانہ مین شیو نے باز یعنی بندر خاندان مین اپنا روپ اختیار کیا کیسری نام بندرون کے راجہ کے بڑے بھگت تھے اُنکی عورت کمال حسین اور مطیع شوہر انجنی نام سولہ برسکی عمر مین نہایت زینت سے پہاڑ کی ایک شاخ پر کھڑی ہوئی اُسوقت سمیر دیوتا ہوا کا جسکا نام پرنجن تھا انجنی کو دیکھکر فریفتہ ہوا اور نظر شہوت سے معائنہ کرکے بے اختیار ہوا صورت کو چھپا کر انجنی کے جسم مین تصرف کیا

انجنی نے کہا کہ اے دیوتا مجھکو مت چھوؤ اور گناہ چھوڑکر صورت دکھلاؤ ہرچند کہ تم شہوت کے پامال
ہو لیکن ہمارے دھرم کو ترک نکرو ورنہ جلکر خاکستر موجاؤ گے پرنجن بصورت اصلی آگے کھڑا ہوکر بولا ہم
اندر کے بھائی پرنجن نام دیوتا ہین اور جہان کی بھلائی کرتے ہین اور ہم تمام دنیا مین اندر باہر
سب جگہ جاکر پاک اور مقدس رہتے ہین اور ہمارے چھونے سے کچھ گناہ کسیکو نہین ہوتا ہمنے ماندبرہم
(یعنی خدا) کے تکوا کر درشن دیے ہین تم کچھ اندیشہ نکرکے شیو کے بھجن مین مصروف رہو ہرچند کہ ہم
مطیع شہوت ہوکر تمہارے جسم کے اندر داخل ہوئے لیکن تم دل اور کلام اور فعل سے مجھ پر کچھ غصہ
نہ کرو مین تمہاری منت کرتا ہون تمکو کچھ پاپ نہوگا اور چونکہ دیوتون کی خواہش بدون نتیجہ کے
خالی نہین جاتی تمہارے ایک لڑکا بڑا صاحب قوت تمنکے اس سے (یعنی مہادیو کی نسل سے)
پیدا ہوگا اور کوئی کپ (یعنی بندر) تمہارے خاندان الاسکو ولدالزنا نہ کہیگا (جو کہ سری مہادیو جی
اور پرنجن دیوتا کی نسل مشترک ہو بلکہ خود مہادیو ہی ہو پھر کیا مقدور کسیکا کہ اسکو ولدالزنا کہے اگرچہ
حقیقت مین ولدالزنا ہو ؎ ہر کہ سلطان مرید او باشد + گرہمہ بد کند نکو باشد + تم اس لڑکے
کو شیو کا اوتار جانو وہ رام چندر کے کام کو درست کریگا یہ کہہ کر غائب ہوا تھوڑے دنون کے بعد
انجنی حاملہ ہوئی شیو انجنی کے حمل مین آئے بعد دس ماہ کے لڑکا پیدا تمام دیوتا آسمان مین آکر
بڑی خوشی کے ساتھ دھدھنی بجایا اپسرون یعنی حورون نے رقص کیا اور مبارک راگ گائے
تینون جہان مین اس تولد سعید کا (یعنی ہنومان ولد المحلال کہ حقیقت مین خود مہادیو تھا) سرور
چھایا اور تمام دنیا کے غم دور ہوے ۸۰ راجہ بھدراکیہ مع رانی کیرت مالنی جنگل مین شکار کو گیا
شیو بصورت برہمن مع عورت کے بنے ایک شیر نے برہمن اور برہمنی پر حملہ کیا یہ دونو راجہ کی
پناہ مین آئے شیر نے برہمنی کو کھالیا برہمن نے (کہ خود شیو تھا) راجہ پر لعنت کی راجہ نے بڑا افسوس
کیا برہمن کے قدم پکڑکر کہا جو ارادہ ہو مجھ سے میری سلطنت اور عورت تک لے لو ۱۲ برہمن نے کہا جبکہ
عورت نہین تو مین سلطنت سے کیا مطلب رکھتا ہون مجھکو اپنی عورت دو راجہ نے کہا پرائی عورت کے
ساتھ مباشرت کرنیکا گناہ کسی تدبیر سے نہین جاتا برہمن نے کہا کہ ہم برہمن کے قتل کا گناہ

۱۷۳

بھی دے کر سکتے ہیں غیر کی عورت کی مباشرت کا تو ایسا کیا گناہ ہے اگر جہنم سے بچنے کی خواہش ہے
تو اپنی عورت ہمارے حوالہ کرو راجہ نے ڈر کر عورت برہمن کے حوالہ کر دی اور آگ کا طواف
کر کے چلا کہ جل مرے شیو نے ظاہر ہو کر فرمایا کہ انعام مانگو ہمنے تمہارے امتحان کے واسطے
برہمن کا روپ اختیار کیا تھا تم ہمارے کامل پرستار ہو (ہند و خبردار ہو جاؤ برہمن کا سوال رد نہ کرنا
ورنہ جہنمی ہو جاؤ گے) ۱۲ اکہند و برہما نے کہا ریوا ندی کے کنارہ بیشمار لنگ ہیں یہ ندی شیو کو نہایت
پیاری مانند گوری کے ہے اُسکے پتھر مانند شیو لنگ کے ہیں وہی پتھر سب کو لائق پرستش کے ہیں یو تامن
وغیرہ مع اپنی عورات کے وہاں شیو کی پرستش میں رہتے ہیں ۱۳ ایک روز ہم (یعنی برہما) اور بشن ریوا کے
کنارہ بعد غسل کے بیٹھ گئے دیوتا وغیرہ کا مجمع ہوا ہم سے پوچھا کہ تم میں وہ شخص کون جو بی زوال
اور کل مخلوقات کا مالک اور خالق اور پروردگار ہے میں نے کہا کہ میں ہوں ۱۴ بشن نے کہا میں
میں ہوں آخر یہ بات قرار پائی کہ جس کو بید کہیدہ وہ اعلیٰ سمجھا جاوے حسب الطلب بید آئے اور کہا کہ
وہ ذات سدا شیو کی ہے ہمنے کہا کہ شیو زہر کھانیوالا جٹا دھاری بیل کا سوار برہنہ تن کریہہ منظر
بھوتوں پریتوں کا ہم صحبت نامبارک لباس برہم کیونکر ہو سکتا ہے اسیوقت عین مناظرہ میں زمین سے
آسمان تک ایک شعلہ نمودار ہوا ۱۵ البدہ شیو بصورت لنگ پیدا ہوئے بقدر آٹھ انگل کے اور فوراً
تمام دیوتوں اور منیشروں نے آن کر پوجا کی میں نے اور بشن نے فیصلہ اُسپر قرار دیا کہ یہ لنگ چار انگل
اوپر اور چار انگل نیچے دکھائی دیتا ہے جو اس کو چھو لے وہی ہم دونوں میں پرم برہم (یعنی خدا)
ہے) (کیا اچھی صفت خدائی کی قرار دی گئی آفرین باد) چنانچہ بشن بصورت خوک نیچے کو اور میں
بصورت ہنس اوپر کو چلے لنگ نیچے کو اتل لوک اور تل لوک وغیرہ چودہ ۱۴ بھون کو طے کر کے نیچے
گیا اور ہر جگہ کے باشندے پرستش کرتے رہے اور بشن بھی پیچھے چلا مگر لنگ کو چھو نہ سکا
اور تھک کر مجمل آیا ۱۶ - اسی طرح وہ لنگ سورج لوک اور اندر لوک وغیرہ اوپر کو چلا اور جابجا
پرستش ہوتی رہی اور میں بھی پیچھے دوڑا گیا جب میں پہنچ جاتا وہ لنگ فوراً آگے کو چلا جاتا آخر
میں حیران ہوا اور کیتکی کے پھول نے اور سُرہی گائے نے مجھ سے کہا کہ ہم کہدیں گے تمنے

لنگ کو چھولیا ہے ہم بشن کے پاس آئے اور حال لنگ کے چھونے کا پوچھا بشن نے انکار کرکے
ہم سے دریافت کیا مین نے کہا کہ مین نے چھولیا ہے دونون گواہون سے دریافت کرلو بشن
نے کہا کہ ہم بلا طرف داری کہتے ہین کہ شیو کے لنگ کو برہما نے چھولیا ہے (پیشوائے اعلی ہندو
متن فکر کے مقدمہ جیتنے پر جھوٹے گواہ لائے) شیو نے بڑے غصہ مین آکر الہام کیا کہ بسبب
گواہی دروغ کے اے کیتکی تو ہمارے سر پر نہین چڑھیگی اور اے مادہ گاؤ تم اس منہ سے کلجگ
مین ناپاک شے کھایا کروگی ف بموجب شیو پران اور ارشاد سری برہما جیو کے کہ سر بسر غلط اور
کذب ہے شیو یعنی مہادیو خالق و مالک کل شئی اور پرم برہم یعنی خدا ہے نعوذ باللہ من ذالک اور
مہابھارت اور شیو پران وغیرہ سے بلکہ بعضے مقامات شیو پران اور برہما کے اقوال سے مہادیو کا نہایت
عجز اور اضطرار اور فسق ثابت ہوتا ہے از انجملہ اسکندھ پران ادھیائے ۱۵ - چندرمان نے اپنے
مرشد برہسپت کی زوجہ تارا سے زنا کیا مہادیو جی غصہ ہوئے چاند نے مقابلہ کیا آخر برہما نے
صلح کروائی ۱۲ سوط ۱۴۱ - از انجملہ مہابھارت فصل موچھہ دھرم شکر کے بالون سے سانپ پیدا ہوئے ۱۷۵
اور مہادیو کا گلا پکڑ لیا گلا اوس کا سیاہ ہوا ۱۲ سوط ۱۴۱ - ایضا وچھہ کی بددعا سے مہادیو کی
پیشانی پر چشم آتشین پیدا ہوئی از انجملہ کہٹولی اپنکھد اتہرین بید مین ہے کہ کیفیت واجبی بعد دعوت
کے برہما اور بشن اور مہیش یعنی مہادیو بھی نہین جانتے اور انکو نوع بنوع کے اپنے وہم قیاس سے
شک ہے ۱۲ سوط ۱۸۹ از انجملہ بن پرب مہابھارت جب ارجن اور مہادیو مین لڑائی واقع ہوئی
کبھی مہادیو ارجن کو زمین سے اٹھا لیتا تھا اور کبھی ارجن مہادیو کو ۱۲ سوط ۱۴۰ از انجملہ بھاگوت
اسکندھ ۱۰ ادھیائے ۶۴ مہادیو بانا سر دیت کا حمایتی ہوکر کرشن سے لڑنے کو آیا اور مہادیو
اور اس کے فوجون کو کرشن کے ہاتھ سے بہت ذلت اٹھانی آخر لاچار ہوکر بانا سر کو لیکر کرشن کے
پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر کرشن سے اسکی خطا معاف کرائی سوال مین ہندؤن سے
پوچھتا ہون کہ مہادیو خدا ہے یا کرشن اگر کرشن خدا ہے تو مہادیو جی اس سے لڑے اور کافر ہوئے
اور اگر مہادیو خدا ہے تو دوسری کرشن جی خدا سے لڑے اور اگر دونون خدا ہین تو توحید باطل ہوئی

اور ایک خدا جیتا اور دوسرا ہارا جواب حق اسکا مین تبلاؤن یہ کہوکہ نہ مہادیو خدا ہے نہ کرشن نہ بشن
وغیرہ بلکہ خدائے واحد وہی ذات پاک ہے جسکا کوئی شریک نہین اور اُسیکی عبادت کی طرف بلاتے
ہین حضرت محمد عربی مکی مدنی قرشی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے اپنے آپکو اللہ کا بندہ اور رسول فرمایا
اور مانند بشن و برہما وغیرہ کے کبھی دعوئ خدائی کا نہین کیا اور اللہ نے اُنکو بھیجا اور مبعوث کیا طرف
تمام عرب اور عجم اور جن وانس کے اور ہر کسی پر فرض ہے اُنکا اتباع اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
فقط

ہندؤن کے دین کے خرافات اور لغویات اور کفریات احاطۂ تحریر سے باہر ہین اور اُنکے دین کی کتب قصّجات
اور حکایات زناکاری اور دغابازی اور مکاری اور حرام خوری اور جھوٹ اور فریب دہی اور چوری اور ١٧٦
تکبر اور بے رحمی اور بغض اور عداوت اور کینہ اور کپٹ اور ظلم اور تعدی اُنکے معبودون اور پیشواؤنکی سے
مملو اور مالا مال ہین کہانتک کوئی بیان کرے اُنکے بیان اور تحریر کے واسطے دفتر کے دفتر چاہئین
اور عمر بے بہا کو ضایع کرنا پڑے اگرچہ التفات اور توجہ کرنی طرف حکایات پیشوایان ہندؤن کے
کچھ ضرور نہ تھی مگر واسطے حظِ مناظرین کے اور کھلجانے قلعی اور بُرائی دین ہنود کے اندکے از بسیار
مشتے نمونہ از خروار بدون تعرض اعتراض و بحث کے نہایت مختصر کرکے اِس رسالہ مین مع نشان صفحہ
کتاب کے لکھے گئے ہین اور اہل انصف و فہم کو اُنمین گنجایش مناظرہ اور اعتراض اور بحث کی بہت ہے
اللہ اُنکو راہ راست پر لاوے اور ہمکو اسی راہ راست پر استقامت اور خاتمہ بالخیر عنایت فرماوے
اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

فہرست مطالب کتاب تحفۃ الہند

نمبر	مطالب	نمبر	مطالب	نمبر	مطالب
۴	دین کے کام مین نہایت تحقیق اور خوض بجالائے	۹ حاشیہ	اڑوالا گنگا کا ساتھ بیٹون کو	۱۱ حاشیہ	بشن کا پیدا ہونا مہادیو کی آنکھ سے
۵	التماس ضروری۔	″	مخلوق ہونا برہما اور بشن کا	″	بشن کا مرتبہ مہادیو سے کم اور سب سے
۷	سنت پر چلنا اور رسم کو دور کرنا	۱۰ حاشیہ	جواب اپنے زمن کے اعتراض کا کہ خدا نے قریش کو نائب کیا		ناواقف ہونا۔
″	دعا کرنا فرشتہ کا بیان حاشیہ پر			۴	مہادیو کے خادم ہونا برہما بشن کا
″	**باب پہلا** اعتقاد کے بیان مین	″	داخل ہونا ملائکہ کا پیدائش عالم مین۔	″	غالب اور برتر ہونا گرڑ کا بشن خدا ہنود سے اور انعام دینا گرڑ کا
	اور اسمین آٹھ فصلین ہین	۱۰	بیان اوصاف برہما بشن مہادیو کا۔		بشن کو غلبہ قمار بازی مین۔
۸	**فصل پہلی** خدا تعالیٰ کی پہچان مین۔	۹ حاشیہ	فارغ ہونا خدای ہنود کا برہما کی اسید پر۔	″	اوزیدگا رعالم کا پوجنا مہادیو کو موجب دین ہنود کے۔
۹	خدا کا تین قسم ہونا بموجب دین ہندون کے۔	″	مہادیو اور نارائن کی لڑائی اور صلح۔	۱۲	احوال گنپت یعنی گنیش کا
۹ حاشیہ	مایا کے معنی۔			۱۳	برہما اور بشن کا اپنا ایک آلت کو
″	محض نام ہونا برہما بشن وغیرہ کا بیان۔	″	خدا کے ہنود کا سونا اور صورت عیب بشن کا اوتار ہونا	″ حاشیہ	برہما وغیرہ کی ہجو بعضے شاستر مین ہونا تمام قدرت بشن بھگوان کی مہادیو کے لنگ سے۔
″	بشنو کی مدد حاصل سے آٹھ بشن خدای مقرر ہنود کا زمین مین آنا اور گنگا کے پیٹ سے پیدا ہونا۔	۱۱	سارے دیوتونکا عاجز ہونا ایک دیت کے ہاتھ سے۔	۱۳	خدا کے ساتھ نادانی کی نسبت بقول بیدانت شاستر کے۔
		″	بشن کا زنا کرنا اور پتھر بنجانا۔	″	خدا کے خالق ہونے مین شاستر ونکا اختلاف۔
		″	سالگرام کی پوجا کا بیان۔		

۱۵	خدا کا جسم مین اُترنا بقول شاستر کے۔		یاکث جانا سر برہما کا		اور اندر کے قصہ مین۔
		″	پھر نا برہم ہتیا دور کرنے کو	۲۳	ہاروت وماروت کا ذکر۔
۱۶	چودہ ۱۴ رتن کا بیان	۱۹	زنا کرنا پراسر کا ستوتی کے ساتھ	۲۴	**فصل تیسری** مین
″ حاشیہ	دھوکا کھانا پرمارتھ اوتار کا	″	چار حصہ کرنا بیاس کا بیدون کو		کتاب آسمانی کا ذکر۔
″	وغیرہ ہونا کرن کا کرشن سے	۲۰	پکڑلانا بھیم کا بنارس کے راجہ کی بیٹی کو	″	قرآن مجید کی خوبیان۔
″	افضل ہے۔	″	جماع کرنا بیاس کا بھائیون سے	″ حاشیہ	اصول دین ہنود کے۔
۱۸	**فصل دوسری** فرشتون کے بیان مین +	۱۹ حاشیہ ۲۱ حاشیہ	ثبوت زنا پراسر کا	″	اختلافات بید کے باوجود دعوی ہونے کلام الٰہی کے۔
			ہندؤن کے نکاح کا مسئلہ عجیب		
۱۷ حاشیہ	کرشن اور ارجن کا برابر ہونا	۲۱	پانچ پانڈؤن کی ماں ایک اور باپ دو	۲۶ حاشیہ	کلام خدا نہونا بید کا۔
	اور کرن کا افضل ہونا	″	ایک عورت کے پانچ شوہر۔	۲۷	**فصل چوتھی** دین کے
″ حاشیہ	پرستش کرنا کرشن خدائے ہنود کا	″	قصہ عجیب برہسپت کا کہ دیو قوان		رسمائون کا ذکر اور پیغمبرون کی پہچان
	برہمنون کی اور مہادیو کی		کا مرشد ہے +	۲۸	معجزہ چاند کا پھٹ جانا۔
″	ملاحظہ فرمانا سری کرشن جیو کا	۲۲ حاشیہ	ردقول اندرمن کا اور ثبوت زنا بہار کا	۲۸ حاشیہ	منسوخ کے معنی۔
	گنگا بلن عورتون کا مع شرنگا کے	۲۰ حاشیہ	جواب طنز کا یوسف علیہ السلام	۲۹	خاک پڑنا کافرون کی آنکھون مین
″	ردقول اندرمن اور ثبوت	۲۲	عورتکا دوسرا خاوند ہونا ہندؤن	۳۰	تمام لشکر کا سیر ہونا تھوڑے طعام سے
	تولد کرشن کا دیو کے پیٹ سے		کے مذہب مین۔	″	حضرت کی انگلیون سے پانی جاری ہونا
۱۸	دیوتون اور دیویون کا بیان	″	راجہ بال کا برہمن سے اولاد حاصل کرنا	″	گواہی گوہ کا حضرت کی پیغمبری پر
۱۸ حاشیہ	جھگڑا برہما اور مہادیو کا خدائی پر	″	ہنمانا اندر کا عبادت سے۔	۳۱	مسجد کے ستون کا رونا۔
″	خدا ہونا مہادیو کا بقول بید کے	″	اندر اور چندرمان کا عجیب	۳۲ حاشیہ	لات اور عزیٰ کا بیان۔
	کہ ہندؤن کے نزدیک کلام خدا ہے		قصہ +	۳۲	رونا پہاڑ کا دوزخ کے خوف سے
″	نہانا برہما کا قول بید کرا دریا جانا	حاشیہ	جو تجمل اندرمن کا برہسپت	″	درختون کا حاضر ہونا۔

۳۰	اونٹ کا کلام کرنا۔		ہندوؤنکے دین مین۔		**فصل پانچوین قیامت کے بیان مین۔**
″	سنگریزونکا تسبیح کرنا۔	″	شرک کرنا برہا بشن مہادیو کا		
۳۳	درخت کا سلام کرنا۔		بموجب حکم خدائے ہنود کے	۵۰	تناسخ یعنی بہت جنم لینے کا بیان
″	بیری کے درخت کا پھٹ جانا	″	برہما کے سب کلام کا پانچوان		کہ بقول اندرمن کے تناسخ کا
″	ایک پیالہ دودھ سے بہت		حصہ جھوٹ اور فحش ہے۔		اصول دین مین سے ہونا صہ ۲۴
	آدمیونکا پیٹ بھرنا۔	″	تحریف ہونا بیدن مین		حاشیہ پر مرقوم ہے۔
″	لڑکے کا تندرست ہونا۔	۴۶	پیغمبر کا پیغمبر کا ہونا ضرور ہے	۵۰ حاشیہ	معلوم ہنوا برہا بشن مہیش کو
۳۴	بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔	۴۷ حاشیہ	وجہ ثبوت فسق برہما کا یہ حال		کیفیت تناسخ کی۔
۳۵ حاشیہ	بیان اخلاق بد اور نیک کا		صہ ۱۵۵ و ۱۵۷ و ۱۶۳ و ۱۷۲	″	لنگ پوجا کا ذکر۔
۳۵	قرآن کی مانند بشر سے نہو سکنا		مین مرقوم ہے۔	۵۱	اولاد کے گناہ پر پکڑے جانا
″	حضرت کے بعضے اخلاق کا بیان	۴۷	حکایت عجیب۔	″	اختلاف شاستروں کا جہان کے
۳۹	حضرت کے بعضے اہل بیت اور		کشن کنھیا کا حال بموجب کتب		فنا ہونے مین۔
	اصحاب کے مناقب۔		دین ہنود کے۔	۵۲	سلمان کے مسائل متفق علیہ
۴۰ حاشیہ	صبر و شکر۔	۴۷ حاشیہ	معنی لفظ پیشر۔		سبب اختلاف بعضے مسائل جزئی کا
۴۲	بعضے اولیاء کے مناقب۔	″	جواب شبہ اندرمن اب بی بی حوا	۵۲	پانچ بنائے اسلام کی۔
۴۲ حاشیہ	ساری رات کا جاگنا۔	″	سد انکت بقول اندرمن کے		**فصل چھٹی معبود کا بیان**
۴۵	نماز کا اہتمام۔		بیٹی اور زوجہ مہادیو کی ہے		اور کلمہ طیبہ کے معنی۔
″	ہندوؤں کے پیشواؤنکا بیان	۴۸ حاشیہ	در باب عصمت کشن اندرمن کا	۵۴	ہندوؤں کی عبادت کا طریق۔
″	برہما کا عاشق ہونا بیٹی پر۔		مذمت۔ اذ گناہ۔	۵۴ حاشیہ	عبث اور بیہودہ ہونا تمام اعمال
	مفصل بیان صفحہ ۱۵ مین ہے	۴۸	پہاڑ کا جماع کرنا بچھوڑی کے تھ		اور خرافیت ہنود کا
۴۵ حاشیہ	عام اور ظاہر ہنوا مسئلہ توحید کا	۴۹	بسوامتر کا عاشق ہونا اپسرا	۵۰	آگ کو عبادت سمجھنا ہندوؤنکا

۵۵	جوالا مکھی کا بیان		کرشن کے خاندان شریف	۶۵	نجومی وغیرہ سے پوچھنا
۵۴ حاشیہ	رد قول اندرمن ثبوت شرک		اسکی اولاد میں ہیں۔		فال دیکھنا۔
	بخوبی از دین ہنود۔	〃	بی بی کنتی کشن جیو کی پھوپی نے	〃	غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا
۵۵ حاشیہ	ہندوؤں کے خدا کا زور نہ چلنا ماسوا		کوار پن میں اپنے جد سوج سے بیٹا	〃	غیر اللہ کے نام پر قسم کھانی۔
〃	شرک کرنا کشن جی کا۔		حاصل کیا کرن نام برہسپت دیوتا	〃	اللہ کے نام کے ساتھ اور کا نام ملانا
〃	پوجا دیوی کی اور درج کی اور		کے مرشد کا چھل اور فریب		بعضی جگہ شرک ہے۔
	سونے چاندی کے دریاؤں کی	〃	سورج ہندوؤں کا بڑا معبود کہ	〃	اللہ کے سوا اور سے حاجت مانگنا
	مٹی کے گھوڑے ہاتھی قلم دوات		برہما کا پڑوتا اور اسی کمار کا	〃	خود کبیر تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب
	ہتیار وغیرہ کی اور مہادیو		باپ ہے اسنے اپنی زوجہ سے		کی عبارت شرک فی التصفات میں
	کے آلت کی۔		جماع کیا تھنوں کی راہ سے۔		اللہ کے نام کی طرح اور کا نام جپنا
۵۶ حاشیہ	ثبوت شرک در دین ہنود	۶۱ حاشیہ	سورج کی پرستش کی تاکید	۶۶	اولاد کے نام رکھنے۔
〃	ثبوت شرک از بید سطر ۳۱	۶۱	ہندوؤں کا اعتراض مسلمانوں	〃	بزرگوں کا وسیلہ پکڑنا۔
〃	رد قول اندرمن بوجہ تعظیم		پر شرک و بدعت کے باب میں	〃	زمین بوسی کرنا۔
〃	جواب چند اقوال اندرمن کا۔	۶۱ حاشیہ	مرکب ہونا سوج کا اور چاند کا	۶۷	کھیل اور تماشے کو دین پکڑنا
۵۹	گائے کی پوجا اور گوبر موت کا		اگ پانی مٹی سے۔	۶۸	حضرت سید عبدالقادر کا قول
	کھانا پینا۔	〃	مختلف قول بیدوں کے عناصر	〃	خلاف شرع کام میں پیر کی
۶۰	ستاروں کی پوجا۔		اور بعضے انکے معبودوں کی		متابعت نہ چاہیے۔
〃 حاشیہ	مناقب چاند معبود ہنود کے۔		پیدائش میں۔	۶۹	حضرت نظام الدین اور قاضی
〃	دچھ کی بد دعا سے بیمار ہونا	۶۳	جواب معقول اعتراض ہنود کا بعضے		ضیاء الدین کی حکایت عجیب
〃	مرشد کی جورو سے زنا کرنا۔		اقسام شرک جلی خفی اور بدعت کے	〃	صوفیوں کی راک کا بیان۔
〃	بدھ یعنی عطارد کا دلدادہ ہونا	۶۴	جانوروں کی آواز سے شگن لینا۔	۷۰	مردے کو پکارنا یا زندہ کا قبر کے پاس

۷۰	حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ا		ہنود کے۔
۷۱	آپکے نابجون کا فیض۔	〃	اختلاف بڑے اصول مین
〃	بعضے اماموں کا ذکر۔		**فصل آٹھوین** مین
۷۰ حاشیہ	وسعت علم حق تعالیٰ۔		دعوت کا بیان۔
۷۲	اللہ کے سوائے کسی سے حاجت	〃	کسیکے مسلمان کرنے مین توقف
	مانگی ہوئی میسترآنیکا سبب		کرنا بہت برا ہے۔
〃	سراوگی مذہب کا بیان۔	〃	سوال عجیب۔
〃	حکایت عجیبہ۔	۸۱ حاشیہ	قتل کرنا کشن جیو کا دھوبی
۷۳	نانک کے مذہب کا بیان۔		کو بیگناہ۔
۷۵	**فصل ساتوین** مذہبون	〃	اندر دیوتا کی بدشعاریان
	کے اختلاف مین۔	۸۲	حکایت عجیب۔
۸۴ حاشیہ	سکھون کے مرشدون کا ذکر۔	۸۲ حاشیہ	آٹھ بشن کا قصہ +
۷۶	ہندوؤن کے اصول اعتقاد اور جھو	〃	انزال ہوجانا نارد دیوتا کا
	شاستروں کا بیان۔	〃	خترک کرنا بیاس کا۔
۷۶ حاشیہ	اختلاف اخبار دین ہنود	〃	سری برہما جو کہ بقول ہندوؤن
۷۸ حاشیہ	اختلاف بڑے اصول مین ہنود مین		کے خالق اور بقول اندرمن
〃	سب رج تم نے جکڑ لینا۔		کے رسول ہین حکمت کرنا انکا
〃	خدائے ہنود کو جہل اور نادانی		عبادت سے ہٹانے کو۔
	کی نسبت۔	۸۴ حاشیہ	پانچ منہ سے نطاہر کرنا جناب مہادیو
۷۹	سراست عزیزی کا روح اور خدا		صاحب کا غیر عورت کو
	اور بے زوال ہونا بوجہ بین	۸۵	مہادیو دیوتاؤنکا عورتون کے

			فریب دینے سے۔
۸۵	حکایت بحث۔		
	جواب ہندوؤن کے اس قول کا کہ		
	جنکے گھر پیدا ہوئے انہین کے		
	دین مین رہنا چاہئے۔		
۸۳ حاشیہ	سونا نارائن کا دودھ کے سمندر		
	مین۔		
۸۴ حاشیہ	انزال ہوجانا کشن جیو کی رانیون		
	کا بہلا خطا فرزند کشن جیو کے۔		
〃	قصہ عجیب وغریب انزال ہوجانا		
	جناب مہادیو صاحب خدائے		
	مقرر ہنود کا۔		
〃	فسق وفجور کی اور الحاد کی ترغیب		
	دینا سری بشن بھگوان اور برہما		
	کا مل دیوتاؤنکا اور نہایت		
	مکر وفریب کرنا۔		
۸۶	تقریر دلپذیر۔		
۸۵ حاشیہ	مہادیو کے ذکر سے نکلنا سکا		
۸۶ حاشیہ	پیدا ہونا ہندوؤن کے معبود بشن		
	مہادیو کی جدو کی نگاہ سے		
〃	حکمت عملی سری رما جیو کی وجہ کے		

	واسطے ملاحظہ جمال عروس مہاجی	۹۲	
	کے اور زوال ہو جانا	۰	
۸۸	اعتراض عجیب ہندؤن پر	۹۳	
	بندے کو خدا جاننے پر۔		
۸۸ حاشیہ	منع فرمانا حضرت خیر الانبیاء صلعم	۰	
	کا اوراد تعظیم سے۔		
۰	جواب اعتراض مذمن کا در باب	۰	
	مسئلہ کذاب اور سوء منسی کے		
۸۹	بیان تقلید کا اور چھوڑ دینے	۰	
	رسوم بزرگان کو جو خلاف		
	شرع ہو۔		
۹۰	حنفی شافعی کہلانا۔	۹۵	
۹۰ حاشیہ	بیان ہولی کا۔	۰ حاشیہ	
حاشیہ	بیان سوم بدعات میت کا		
۹۰ حاشیہ	جیسے متعلقوں کا بیان۔		
۰	بیان تقلید کا مجمل۔		
۹۰	مجتہد کو خاص ثواب ملنا۔	۹۶	
۰	قرآن، حدیث پر عمل کرنا	۹۷	
۰	اگر کسی بزرگ کا قول افضل		
	خلاف شرع معلوم ہو تو کیا		
	کرنا چاہئے۔	۹۷	

	مرنے شادی اور عبادات کا رد	۹۲	
	جھوٹ باندھنا بزرگان دین پر	۰	
	اللہ اور رسول کے برخلاف کسی کے	۹۳	
	حکم کو پسند کرنا کفر ہے۔		
	رد اس قول کا کہ ہندو مسلمان	۰	
	میں کچھ فرق نہیں۔		
	باب دوسرا بیع بیان	۰	
	عبادات کے مشتمل چھ فصل پر		
	فصل پہلی پاکی اور	۰	
	ناپاکی کے بیان میں۔		
۹۲ حاشیہ	روایات غلط بنام بزرگان دین		
	سوتک اور پاتک کا بیان عجیب	۹۵	
حاشیہ	جواب قول اذرمن کا		
	اور میت کے گھر سے نہ کھانا		
	تین دن تک واسطے بڑی		
	مصلحت کے۔		
	بیان چونکا دینے کا۔	۹۶	
	فصل دوسری	۹۷	
	نماز کا بیان		
	ہندؤن کی سندھیا کا	۹۷	

	بیان۔		
	برہما وغیرہ کی صورت کا	۹۸	
	دھیان باندھنا۔		
۹۷ حاشیہ	مسئلہ ضروری نماز کا۔		
	بیان گائتری منتر کا۔	۹۹	
	فرض اور سنت میں فرق	۹۹	
	حضرت فاطمہ رضہ کی نماز		
	بغداد کی طرف چند قدم چلنا		
	بعد نماز کے۔		
	فصل تیسری روزہ کا بیان	۱۰۰	
	ہندؤن کے برت۔		
	اللہ کے سوائے کسی کے نام کا	۱۰۱	
	روزہ رکھنا شرک ہے۔		
	فصل چوتھی صدقہ کا بیان		
	عبادت بدنی اور مالی کا بیان		
	فصل پانچویں حج کا بیان		
	حج ذکر کعبہ کی طرف ہے نہ کعبہ کو	۱۰۲	
	ہندؤنکی زیارتوں کا مختلف		

۱۰۲ حاشیہ	گناہونکی بخشش کے اسباب		بہن بیٹی سے فراغت سے
	مجیب موجب دین ہنود کے۔		مزہ اٹھانے۔
۱۰۳	قبرونکی زیارت سنت اور	۱۱۰	پیدا ہونا شوہر کا جورو کے
	اسکی بدعت کا بیان۔		پیٹ سے۔
۱۰۴	بہشتی دروازہ کا بیان	۱۱۱	ایک عورت کئی مرد کا فراش
۱۰۴	قطعی جنتی اور دوزخی کون ہے		ہونا بموجب دین ہنود کے
۱۰۴	مردونکو ثواب پہنچانا اور اسکی	۱۱۰	ہندو نکے نکاح کی رسوم۔
	شرائط۔	۱۱۱ حاشیہ	ایک عورت کئی مرد کا فراش
۱۰۵	رسوم بے اصل اور مشابہ ہنود	۱۱۱ حاشیہ	مزہ عیش کرنا دیوتونکا ہندؤن
	کا بیان۔		کی عورتون سے اول مین۔
۱۰۶ حاشیہ	جواب قول اندرسن کا ہوم کے	۱۱۱	غصہ ہوجانا ارجن کا اُرپسی
	باب مین۔		کی بددعا سے بسبب جماع کرنے کے
۱۰۸	کافرونکے تہوارون مین شامل	۱۱۱	بیاہ مین جھوٹی گالیان دینا
	ہونا منع ہے۔		اور ہنسی مین جھوٹ بولنا ہندؤن
۱۰۸	دوسرے دین کی بات جو اپنے		کے مذہب مین درست ہے۔
	دین مین نہو چھوڑنی ضرور ہے۔	۱۱۲	رانڈونکا نکاح۔
۱۰۹	ہندؤنکے تہوارونکی عیدی	۱۱۲ حاشیہ	اقسام عجیبہ اولاد کے بموجب
	لکھکر دینا نچاہیئے۔		دین ہنود کے۔
۱۱۰	**باب تیسرا** معاملات مین	۱۱۳	مسئلہ عجیب مہابھارت کا
۱۱۰	**فصل پہلی** نکاح کا بیان		**فصل دوسری** حلال
۱۱۰ حاشیہ	ارشاد شن بھگوان کا کہ جورو		اور حرام کے بیان مین اور شراب

	بیان عجیب۔		
۱۱۰	**فصل تیسری** تحیہ اور		
	سلام کا بیان اور اسکی بدعتون		
	کا ذکر۔		
۱۱۶	**فصل چوتھی** شروع		
	کرنا ہر کام کا۔		
۱۱۷	جواب قول اندرسن کا شراب		
	مین۔		
۱۱۷ حاشیہ	ہندؤنکی اشراف قومون		
	کے حالات۔		
۱۱۷ حاشیہ	جواب معقول اُنکی بدکاریونکا		
	کہ توفیق دے کیا انہین کرنے		
	جواب قول اندرسن کا بابی		
	ہاجرہ کے کنیز ہونے مین		
۱۱۷ حاشیہ	برہمن کے آگے جورو حاضر کردینا		
	قوم کا بدل جانا۔		
۱۱۹	**فصل پانچوین** شراب		
	اور رذالت اور حرفت		
	معاش کا بیان۔		
۱۲۰	**فصل چھٹی** بعضے		
	مسائل عدالت کے		

۱۲۰	حلف اور قسم کا بیان	۱۳۳	دینِ اسلام کی خوبیان	۱۴۴ حاشیہ	بعضے بزرگان مشرف باسلام -
۱۲۱	**باب چوتھا** ہندوؤں کے اعتراضوں کے جواب -	۱۳۴ حاشیہ	دینِ اسلام کی خوبیان اور حضرت صلعم کے اوصاف کتب حکماء مصنف مزاج انصاری سے -	۱۴۷	کتھا سلوئی تصنیف شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ -
۱۲۲	حضرت کا حکم بجالانا			۱۵۰	رسالہ تحکمہ تحفۃ الہند -
۱۲۳	حدیث کے راویوں کی تحقیق -	۱۳۵	بعضے بزرگان مشرف باسلام کا نام	〃	ہندوؤں کی روایات کے کئی احتمال -
	معجزہ اور کرامت کا بیان - اور خرقِ عادت کے اقسام -	۱۳۵ حاشیہ	حلیہ و اخلاق حضرت کا	〃	کفارہ گناہ قتل برہمن و شراب نوشی وغیرہ بموجب دین ہنود -
۱۲۴ حاشیہ	استدراج کا بیان -	〃	کلام حضرت یعنی حدیث -	〃	شرارت اندر دیوتا -
۱۲۴	جھوٹے مدعی نبوت کا ذکر	〃	معارف و الہام و وحی -	〃	بہکانا بشن کا نارد کو
۱۲۵ حاشیہ	جائز ہونا رشتہ نکاح کا قرابت مین -	۱۳۶ حاشیہ	بشارت حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام	〃	دہاب حضرت ۳ -
۱۲۸	توبہ کی حقیقت -	۱۳۷ حاشیہ	برکت ظاہری و باطنی حضرت	۱۵۱	بشن کی مخاطبہ زیون کا بیان
〃	گائے کا حلال ہونا ہندوؤں کے مذہب مین -	〃	صلی اللہ علیہ وسلم کی - وہم اور قیاس کی متابعت	〃	بد دعا نارد کی بشن کے حق مین -
۱۲۹ حاشیہ	گائے کا ذبح کرنا بحکم بید کے		نکرنا اہل اسلام کا -	〃	مشرک ہونا بشن کا اور حکم شرک کا کرنا -
۱۳۱ حاشیہ	رد قول اندرمن کا کہ ستی ہونا ریاضت ہے -	〃	سید ہی وصی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی -	۱۵۲	قول برہما کا کہ سدا شیو خالق و مالک ہے -
۱۳۲ حاشیہ	گوشت کا حلال ہونا مذہب ہنود مین -	〃	دفع شرک و اصلاح عالم و تہذیب اخلاق -	〃	سبب پانچ منہ اور تین آنکھ مہادیو کا نظارہ جمال نارد مین اور بد دعا دینے
〃	آدمی کا گوشت کھانا اور گوزنا نا +	۱۳۹ حاشیہ	دفع شبہات متعصبان مذہب		
		۱۴۰	تکذیب مذمت کنندہ دین اسلام		

	دچھ کے۔	〃	نازو کرشما اُسی صاحبزادی کا	۱۹۹	خراب کرنا مہادیو کا جگت کو
۱۵۱	حکمت علی سے برہما جیو کی عبادت	〃	عاشق ہونا برہما اور برہما کے		اور قتل کرنا دیوتون اور
	سے باز رکھنے کو۔		بیٹون کا برہما کی لڑکی پر		عابدون کو ناحق۔
〃	پیدا ہونا زوجہ مہادیو کا مہادیو	۱۵۵	اور لعنت ملامت کرنا مہادیو کا	〃	نہایت بیقرار ہونا شیو یعنی
	کے جسم سے اور پیدا ہونا بشن	〃	مناقب حضرت سید المرسلین		مہادیو کا زوجہ کے فراق
	کا نگاہ زوجہ مہادیو سے اور		صلی اللہ علیہ وسلم۔		مین اور اُسکے جسم مُردہ کو
	فارغ ہونا مہادیو کا بشن کو	〃	مناقب ہندوؤن کے اکابر اور		لیئے پھرنا۔
	نائب کرکے۔		معبودون کے۔	۱۶۱	قایم ہونا دیویون اور لنگون
〃	پیدا کرنا مہادیو کا برہما کو	〃	تدبیر کرنا برہما کا مہادیو سے		کا جہان جہان ستی کے اعضا
〃	غفلت ہندوؤن کے خدا کی۔		بدلا لینے کو اور مشورہ دینا بشن		گر پڑے تھے اور پوجا دیوتون
〃	برہما اور مہادیو کا جھگڑنا		کا کہ برہما کی پوتی کا نکاح		اور ہندوؤن کے معبودونکا انکو
	خدائی مین۔		مہادیو سے ہو کردہ عورت	〃	ننگا ہونا مہادیو کا عورتون مین
۱۵۲	تینون بید تین حصہ لنگ کے ہونے		مہادیو کو فریفتہ کرے۔	〃	اور جھڑ جانا اُنکے لنگ کا عابدون
	پہچاننا مہادیو کو لنگ	〃	چھوڑ دینا دچھ فرزند برہما		کی بد دعا سے۔
	سے۔		کا نجات اُخروی کو واسطے	۱۶۲	پھر اختیار کرنا مہادیو لنگ کو
〃	فضیلت شیو یعنی مہادیو		ذلیل کرنے مہادیو کے۔		بعد لینے وعدۂ پرستش کے۔
〃	اور لنگ پوجا کی۔	۱۵۸	انزال ہونا برہما کو مہادیو		اور پوجا بشن وغیرہ کا لنگ
۱۵۴	بیان فرمانا برہما جیو کا صفت		کی عروس کا جمال دیکھکر۔		کو اور شادی کرنا۔
	حسن اپنی صاحبزادی کا	〃	گالیان دینا برات کو	〃	نکاح شیو کا گورجا سے اور
〃	بشن وغیرہ کا شہوت کے	〃	حرام موت مرنا ستی کا مع		انزال ہو جانا برہما کو گورجا
	قابو مین ہونا		بیس ہزار دیوتہ کے۔		کا انگوٹھا دیکھ کر۔

۱۶۳	گفتگوئے عجیب دیوتون کی عورتون کی شیو کے ساتھ ناز و کرشمہ کے ساتھ +	بدن کے میل سے -	فریب اور امور خلاف شرع کے
"		جہاد ہونا شیو اور گورجا مین اور گنپت اور بہت دیوتون	اور ارشاد فرمانا واسطے بیدین اور بے ایمان کرنے تین
۱۶۴	روانہ ہونا نطفہ مہادیو کا اور حاملہ ہوجانا تمام دیوتاؤنکا	کا قتل ہونا اور ہاتھی کا سر لگانا -	شہرون کے +
			" خوش ہونا مہادیو کا لوگون
۱۶۵	اور جابدونکی عورتون کا	۱۶۸ مہادیو کی پرستش نکرنے پر	کے مرتد ہوجانے سے -
"	حال عجیب شیو کی منی کا اور	حکم قتل کا بموجب طریقہ	۱۷۰ پوجنا مہادیو کا گنپت کو -
	پیدا ہونا اسگندھ کا -	بید و پوران کے -	" نجات پاکر شیو کے گنون مین
۱۶۶	گنپت کے اختیار مین ہونا برہما	" مناسب جاننا مہادیو کا	داخل ہونا تینون شہرون
	وشن مہادیو کا -	بھگتون کے قتل کو لیکن	کے باشندون کا کہ سب مرتد
"	ارشاد شیو جی کا گورجا کو گنپت	اُسکی تدبیر بتانا -	اور بے ایمان مرے تھے
	کے نام کا روزہ رکھنے کو +	" ارشاد سری وشن جیو کا کہ	طیار ہونا ایسا رتھ کہ جسکے
"	پیدا ہونا گنپت کا مہادیو کی	قدیم سے شیو کی پرستش دھرم	گھوڑے چارون تیل کو رہیلیان
	منی سے کہ بستر پر پڑی تھی	وصواب ہے -	برہما -
۱۶۷	رقص و سرود ہونا مہادیو کا	۱۶۹ پرستش کرنا وشن وغیرہ کا	" دھوکا دینا وشن کا جالندھر کی
	گورجا کے آگے -	کروڑ لنگ کو -	عورت کو بموجب حکم مہادیو
"	اڑجانا سر گنپت کا سنیچر کی	" مضر نہ ہونا گناہ کا شیو کے	کے اور اُس سے مباشرت
	نظر پڑنے سے اور ہاتھی کا	پرستش کرنے والے کو +	کرنا اور پھر اُسکے فراق مین
	سر لگانا گنپت کے بدن پر	" تدبیر وشن کی مثل ملہم باغور کے	بیقرار ہونا -
"	روایت پیدا ہونے گنپت	" تصنیف کرنا سری وشن جیو	۱۷۱ ظاہر ہونا برہما اور شیو کی
	کی دوسرے طور پر گورجا کے	کا کتاب سراپا ریاکاری و	جورون کا عورتون کی

	صورت پر اور بشن کو اپنی		۱۸ کے حاشیہ پر یہ قصہ -	۱۷۴	برہمن کا سوال رد کرنا اگرچہ
	طرف مائل کرنا اور جنت		اسکندھ پران سے منقول		جورو مانگے -
	مین جانا بشن کا اُنکے		ہے اور دونو مین بہت	〃	ریوانڈی کے پتھرون کی
	ساتھ -		اختلاف ہے +		پوجا سب کو لایق ہے -
۱۷۱	کشن اوتار بشن کا اور رادھا		جنم لینا مہادیو کا بندرون	〃	برہما اور بشن کا جھگڑا خدائی
	پچھمن کا اوتار ہونا -	۱۷۲	کے خاندان مین پہنچن		مین کہ بار بار ہوتا ہے جو
〃	زنا کار کہنا رادھا کشن کو		دیوتا کی نسل سے مسماۃ انجنی		لنگ کو چھو لے وہی خدا
〃	جھگڑا بشن اور برہما کا خدا		کیشری کی جورو کے پیٹ		نعوذ باللہ منہا +
	ہونے مین -		سے اور عجیب قصہ جماع کا	〃	عاجز ہونا دونو کا لنگ
۱۷۲	بید کو حکم مقرر کرنا اور پھر		اور عجیب تر یہ کہ نہ یہ زنا		کے چھونے سے +
	اُسکا حکم نہ ماننا -		گناہ اور نہ لڑکا ولد الزنا	۱۷۵	عجز و اضطرار و فسق مجبو منہود
〃	برہما کا سر کٹ جانا اور سر کو		اور تمام دیوتاؤن مین	〃	سوال عجیب اور جواب حق
	لیے پھرنا بھیرون کا کہ صفحہ		مبارکباد ہونا -	۱۷۴	اثبات توحید و رسالت
			تمام ہوئی فہرست		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی **اما بعد** بعد چھپنے تحفۃ الہند کے ۱۲۷۵ ہجری مطبع ہاشمی مین جس سے یہ نسخہ منقول ہوا ہے بہت لوگ اچھے مسلمان ہوے ہین کہ اگر اُن سب بزرگون کے مناقب لکھے جاوین تو دفتر طویل ہوجاوے **فقیر عبدالحق** نے اُنہین سے بعضے بزرگون کے نام جو اِس وقت یاد تھے واسطے اختصار کے محض نام بدون کیفیت مفصل احوال کے نقل کردیے جناب نواب **محمد عبدالواسع خان** بہادر والی ریاست راج گڈھ مع صدہا برادران اور ملازمان کے بدولت اسلام فایز ہوے پہلے انکا نام تھا راجہ موتی سنگھ جی **عبدالستار** مرحوم برادر بزرگوار راقم حروف کے اور حاجی منشی **محمد اسحاق** بھتیجے اس فقیر کے ان دونو صاحبون کا کچھ ذکر خیر حاشیہ پر ص۱۱۴ مرقوم ہے **عبدالکریم** نیک سیرت بمقبول صورت جوان صالح حمیدہ خصائل امیرزادہ درویش صفت صاحب مال و جائداد سب کچھ چھوڑکر مشرف باسلام اور مہاجر ہوئے بعد چندے **عبداللہ** انکا فرزند صغیر اور عبداللہ کی ماں بھی داخل خاندان اسلام اور اُنکے ساتھ ہوئے پہلا نام انکا تھا تھل بیٹا جواہر سنگھ ساہوکار کا اور لڑکے کا نام تھا دھرم سنگھ قوم کھتری ساکن پور ضلع مظفرنگر **عبدالرحیم** نوجوان دین کا پہلوان عبدالکریم کا رفیق اور ہموطن پہلا نام ہردواری برہمن گوڑ **عبدالرحمن** صالح جوان پہلا نام ہرگنیش برہمن ساکن پور **عبدالصمد** متقی بلند ہمت پہلا نام دین دیال قوم کھتری ساکن گڈھی بچنہ منشی **عبدالکریم** خوب سیرت مرغوب صورت صاحب مکنت اہل حشمت چچا عبدالصمد کے اور بعد مدت اُنکی اہل خانہ مع اولاد صغیر کے مشرف باسلام ہوئی۔ **عبدالرحمن** نیک جوان مع زوجہ کے مسلمان ہوے نام اول اُنکا سیام لال اگروال متوطن جھنجانہ حاجی منشی **محمد صدیق** عالی ہمت صاحب مکنت پہلا نام طوطارام ساہوکار متوطن سیون ضلع کیتھل وطن ہی مین اظہار اسلام کیا بعد اندک مدت اُنکے چھوٹے بھائی شیخ

عبدالکریم اور عبدالرحیم اور عبدالرحمن اور عبدالصمد چاروں نے ایک وقت اظہار اسلام کیا اور منشی عبدالکریم چچا عبدالصمد کے پہلے سے مشرف باسلام ہوچکا تھا

بدرالاسلام نام اول راجارام مشرف باسلام ہوکر دونو صاحب مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے
اب شیخ محمد صدیق ٹونک مین ملازم اور بدرالاسلام علم پڑھتے ہین شیخ **عبدالعزیز** نازپسند سیرت
پاکیزہ صورت صاحب مکنت وعلم نام اول بہاری لال اگروال **عبدالرحمن** نازک جوان
صلاحیت نشان ناگری دان پہلا نام جانکی داس برہمن متوطن اجمیر وارد دہلی **عبدالرحمن**
لب خندان مسائل پرسان تحقیق جویان نام اول چھتر برہمن میواتی **امیرالدین** نام
سابق سردار امیر سنگھ کھتری افسر ملیشن مع اہل وعیال دولت دنیا کو ترک اور دولت اسلام کو حاصل کیا
مولوی **محمد عبدالحفیظ** فرزند امیرالدین موصوف باشغل تحصیل علم ادب ومعقول اور فقہ اور
اصول مین مشغول ہین پہلا نام انکا شیر سنگھ **عبدالرحمن** ہین اور **عبداللہ** حسین دونو چچا زاد
بھائی اور برادر دین پہلا نام پہلے صاحب کا خوشی رام اور دوسرے کا جزرام قوم برہمن اور
دین محمد نام اولین مہاسنگھ قوم سکھ یہ تینون جوان راسخ الایمان تارک دنیا و وطن و خانمان
مدرسۂ دیوبند مین مشغول بطلب علم ہین **مسعود** باہبود صورت سیرت معقول طلب علم
مین مشغول قوم کھتری ساکن جگرانوان **محی الدین** حق گزین طالب علوم دین پہلا نام ہرگلال
اگروال ساکن انبلی ضلع سہارنپور **نور محمد** طالب دولت سرمد تارک فضول علوم دین مین
مشغول پہلا نام لچھمن نرائن برہمن ساکن دیوبند منشی **سعداللہ** پہلا نام نندسنگھ قوم راجپوت
اور منشی **محمد سعید** پہلا نام نندرام دونو صاحب مرد صالح صاحب مروت وفتوت
ملازم سرکاری بمشاہرۂ پچاس پچاس روپیہ متوطن قصبۂ جگرانون منشی **محمد جمیل** صاحب
اخلاق جزیل وکلام قلیل ملازم سرکاری بمشاہرۂ اللہ اور انکی زوجہ صالحہ بھی مشرف باسلام
ہوئی قوم انکا تھانیا مولوی **عبدالعزیز** صاحب تمیز اور **رحمت اللہ** شجاعت و شکوہ
ساکنان دینانگر دونو صاحب نے ایک وقت مین اظہار اسلام کیا ہندؤن نے بہت چین
چپڑ کیا صاحب ضلع نے دفع شر کیا **امیر محمد** عالی ہمت آغاز شباب مین مسلمان
ہوئے انکا باپ انکو لے گیا باپ کے ساتھ چند روز باستقلال تمام رہے اور پھر آئے اب محدث ہین

محمد سعید نوجوان رشید لاہور مین اظہار اسلام اور کوٹلہ الیر مین قیام کیا انکا باپ پہنچا اور غلبہ کرکے انکو گنگا لیگیا بوقت واپسی ظالمون کے ہاتھ سے بھاگ کر نکل آئے اب تحصیل علوم کرتے ہین **شیخ عبدالرحمن** پٹواری مرد صالح صوفی منش شب بیدار پرہیزگار بڑے حیادار آپ مسلمان ہوے بیوی اور بیٹیون مین سے کوئی ایمان نہ لائے قوم نے ہجوم کیا گنگا کو لیگئے بوقت واپسی لاہور مین آئے اور گروہ اسلام مین شامل ہوئے پہلا نام میتا داس کھتری۔ **محمد منورالدین** ڈاکٹر شفاخانہ حصار فیروزہ بمشاہرہ ۵۰ بعد مسلمان ہونے انکیلئے باپ اور قوم نے ہجوم کیا اور گنگا کو لیگئے باپ نے کہا اگر تو مسلمان رہیگا مین اپنے آپکو ہلاک کرونگا چند روز وطن مین رہے آخر فرصت پاکر ظالمون کے ہاتھ سے بھاگے اور با ایمان و اسلام دارالامن مین آئے پہلا نام انکا پنڈت منالال کشمیری **سردار غلام قادر** بڑے سردار مالدار کے بیٹے ہم اپنے **فرزند** صالح کے مسلمان ہوے متوطن ضلع چونیان **خدابخش** نام سابق ناگرمل قوم بنیا ساکن جگادھری **عبدالغفور** نام اول منولال ساکن جونیر **حاجی محمد عثمان** از قوم بنیا اور **محمد ابراہیم** از قوم برہمن اور **عبداللہ** از قوم حجام تینون صاحب ساکن چوڈیالہ ضلع انبالہ ایک ہی وقت مین مظہر اسلام ہوے بعد چندے **محمد عمر** نوجوان قوم کہار ساکن چوڈیالہ مسلمان ہوے چارون صاحب اہل صلاح و تقویٰ ہین محمد عثمان حج کو گئے پھر آئے پھر گئے وہان ہی رہ پڑے **عبداللہ** پہلا نام جی سکھ قوم روڑ ساکن موضع طلبیر و علاقہ اندری کا پٹواری ہے **منشی محب اللہ** نوجوان مقبول صورت حیامند کم گو خوشخو صالح قانع از قوم برہمن ساکن بوڈھانہ **عبدالعد** حجام ساکن ہیوہ مع زن و پسر مسلمان ہوئے اور وطن چھوڑ مکہ معظمہ مین رہنا اختیار کیا **دین محمد** ساکن ضلع امرتسر قوم سابق سکھ بعد اظہار اسلام نوکری کو ترک کیا **شیخ عبدالرحمن** صالح جوان کتاب فروش فرزند شیخ محی الدین جنکا ذکر خیر ص۱۱۵ مین ہے **شیخ عبدالرحمن** نوجوان فرزند شیخ عبدالرحیم مذکور ص۱۱۱ آگے انکا نام تھا نوک **شیخ عبدالرحمن** ہوشیار عیار المعروف بہ شیخ پھر کی قوم کایت **نور محمد**

نام اول کنھیا ساکن امراؤتی **کریم الدین** نام اول گنگا دین **عظیم الدین** نام اول گیا پرشاد
ساکن بالاپور **مولا بخش** فقیر ہیراگی ساکن سیون **محمد رمضان** اور انکی بیوی اور بیٹیا
اسماعیل ساکن سیون تحصیل کیتھل **عبد الصمد شاہ** فقیر ہیراگی ساکن سیون **عبد الخالق**
صابر شاکر ساکن سنولی **منشی عبد اللہ** مرد عاقل ذہین متقی زن و فرزند و جائداد سب کچھ اللہ کے
واسطے چھوڑ کر دولت اسلام سے مشرف ہوے نام پہلا منشی کنھیا لال قوم کلال ساکن کوٹلہ مالیر
منشی محمد حسن یگانۂ زمن خوش روئے فرخندہ خوئے کم گوئے حق جوئے ریاضی دان عربی
خوان مدرس درجۂ کلان مدرسۂ لودھیانہ نام سابق منشی عطر سنگھ **منشی الطاف الرحمن**
مرد صالح فہیم عقیل ساکن جال حصار فیروزہ متوطن قدیم شاہجہان آباد ناظر عدالت کمشنر اسسٹنٹ
ضلع گورگانوہ بڑی تحقیق اور مناظرہ اور گفتگو کے بعد اوپر ہاتھ مولوی محمد اکبر خان صاحب دہلوی
کے کفر سے توبہ کی اور دین اسلام اختیار کیا **عبد الرحمن** پنڈت ساکن سیکری ساکن جال بھوپال
مولوی خلیل الرحمن ساکن روڑکی **شیخ حبیب الرحمن** دونو صاحب آسپین قراءت دار
ہین اور دونو نے مکرر حج کئے **مولوی ولی اللہ** سررشتہ دار شملہ اور انکا **بیٹا** جوان دونو
صاحب مشرف باسلام ہوے اول و اول پسر بعدہٗ پدر جہان گذران سے گذر گئے **منشی عبد اللہ**
خلیق جمیل نام اول منشی جمعیت رائے قوم کلال ساکن تھانیسر **دین محمد** اور **عبد الصمد**
اور انکی **والدہ** ساکنان بوتاہانہ ضلع میوات **منشی فتح محمد** محبت پناہ صاحب جاہ ساکن
حال بٹالہ بعد اظہار اسلام بسبب عداوت ہنود کچھ تکلیف اٹھائی آخر اللہ نے مدد فرمائی اب بفضل
الٰہی صاحب حشمت و مکنت و جائداد ہین اور اپنے اقارب کا تعاقب اور خویش و بیگانہ سے
بمروت پیش آتے ہین نام قدیم انکا منشی فتح چند قوم برہمن گوڑ ساکن قدیم منگلور **مرزا محمد جان**
فخر خاندان اہل دولت و حشمت صاحب مکنت و اہبت محقق مدقق تارک دنیا طالب عقبیٰ پہلا
نام مونکا تھا مس جان صاحب قوم انگریز خاندان شریف **مرزا عبد الرحمن** پہلا نام
انکا **نول** صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع سرسہ امیر و عالی خاندان **مسٹر ہنری نلرمن** صاحب

اول لندن میں بڑے واعظ تھے قسطنطنیہ میں مذہب کی تحقیقات شروع کی ایک بڑے مہر سلمان سے کئی سال بحث کرتے رہے آخر تحقیق ہوا کہ دین اسلام کے منجانب اللہ ہونے میں کچھ شک نہیں اور سوائے اس کے نجات نہیں تو ایمان لائے اور اپنا شیوہ ٹھیرایا کہ مشرکوں اور بت پرستوں کو دین حق کی دعوت کی جاوے چنانچہ یہ صاحب اب امریکہ میں تشریف رکھتے ہیں اور وہاں کے پادریوں کو ملزم بناتے ہیں اور دین اسلام کی دعوت میں سرگرم ہیں اور اپنے علم اور لیاقت سے ثابت کر رہے ہیں کہ مذہب اسلام کے سوا کل مذاہب باطل ہیں ای اللہ ہم سبکو اسلام پر رکھے اور ایمان پر دنیا سے اٹھا آمین یارب العالمین والصلوٰۃ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین فقط ۔ تمت

التماس واضح ہو کہ اس سے پہلے اس کتاب کو کئی صاحبوں نے باجازت میری چھپوایا جناب عزیز باتمیز عبدالحق نے مع حواشی جدیدہ اور مضامین میرے کے تصحیح سے چھپوایا ہے میں حق تصنیف اس کتاب کا بنام عزیز موصوف کے بالکل کر دیا ہی دا سطے تصدیق اس امر کے مہر اپنی کر دی گئی اب عزیز مذکور کو اس کتاب کے چھپوانے کا اختیار ہے العبد محمد عبداللہ

اشتہار ۔ اس فقیر نے کتاب تحفہ الہند کو مع حواشی جدیدہ و تکملہ جناب مخدومی اساتذی مولانا محمد عبداللہ صاحب کے زور طبع سے آراستہ کرایا اور بہ کامل حق التصنیف اس کتاب کا مولانا ممدوح نے بخیر نام کر دیا ہے لہذا عرض ساھون کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بخرس اس فقیر کے خیال طبع اس کتاب کا نکالے فقیر ائین سیاہ کو کہیں نفع کے عوض مضرت اٹھائیں ورنہ حسب منشاء قانون ستم ۱۲ ہ محنت ایگان ہوگی العبد

محمد عبداللہ

فقیر عبدالحق ساکن چاں قصبہ سنت

خاتمۃ الطبع

حمد و صلوٰۃ کے بعد جاننا چاہیے کہ بعد تصنیف تحفہ الہند کے اندر مدت دراز کے کتاب تحفۃ الاسلام وغیرہ کو مشتمل شبہات و مہمل خرافات باطلہ مضمون اہانت بزرگان دین مبین کے تالیف کیا اللہ تعالیٰ ان الہار مجرد تکبر کا کیا جنانچہ اسکی تخوت اور کبر کا نتیجہ ہوا کہ تمامی علماء اسلام نے ایسی کتابیں تصنیف فرمائیں کہ موجب اثبات حق و ابطال باطل مشتمل تھیں اور سوائی متکبر تخوت شعار کی ہیچ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ الآیہ چنانچہ **ہدیۃ الاصنام** تصنیف مولانا فضل حق صاحب اور **اعجاز خمدی** تصنیف مولوی امجد الدین صاحب **خلعۃ الہنود** تصنیف مولانا سید حسین شاہ صاحب حرم اور **سوط اللہ** الجبار علی متن الکفار اور **فتح المبین** اور **سیف اللہ** اقتدار اور **ظفر مبین** تصنیف عالم عامل فاضل کامل جناب مولانا محمد علی صاحب رام پوری اور چونکہ کتاب تحفہ الہند بفضل حقتعالیٰ بہت پسند اور مقبول لہا اور باعث ہدایت بہ لوگوں کے ہوئی اور ہزار ہا نسخے بار ہا چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے اور پھر خواہش دیکھنے کی ہوئی تھی اب جناب فاضل الہند عمدۃ مولوی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کہ تلمیذ اور تربیت یافتہ صحیحہ

خیر ۱۳۲۶ھ و ۱۳۲۷ھ میں رقوم ہی بہت مضامین اور جوابات شبہات اندر میں تحفہ الہند کے جو ہر ایک سال الملہ بعد ہوا تحفہ الہند کے کہ باوجود کثرت مضامین مجملہ و اختصار کے گویا کہ دریا کو بہ در کوزہ جمع کر دیا ہے اس کتاب کو چھپوا انتخاب مضامین کثیر شرح سے من کہ فہرست کے دیکھنے سے معلوم ہوتے ہیں ۔ کتاب کے مقن اور حاشیہ کو تحریر فرمایا ہے تاکہ حظ وافر اٹھائیں اور شاد شاد ہوں مخالف مذہبوں کو سمجھا دیں آلہ نوائب عظیم باد ہیں اور مؤلف کو حق تعالیٰ اجر کثیر عطا فرمائے اور مؤمنین اور مؤمنات کے حق میں دعائے خیر فرمائیں **اور واضح ہو** کہ بتاریخ بحصول اجازت مولوی عبدالحق صاحب اسکو زیور طبع سے آراستہ کیا اور اپنے نام پر جسٹری کرالی کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد نہ فرماویں فقط راقم اثم فقیر محمد منعم

مالک و مہتمم مطبع فاروقی دہلی ۔ مطبوعہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۷ھ

ع - ت ص ۲۹۷۶۴۴

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

8 FEB 1954

۴۳۲۵